

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا إِذْ هَدَانَا رَبُّنَا لَأَكُنَّا مِنَ الْخَاسِرِينَ

رب کریم کی رحمت کا باعث ہوا کہ ہم نے اس راہ پر گامزن ہو سکیں اور اگر نہ ہوتا تو ہم ہلاکت میں پڑ جاتے۔

عَمَّا شَانَهُ وَاصِلِهِ بِالْهَيْجَالِ وَشَانَهُ هَذَا رِسَالَتُنَا سَمِعْتُمَا

ہماری اور اس کا دل اور حال اور کار و بار کبریٰ کہتا ہے کہ یہ رسالہ ہے جس میں ہم نے اس کا نام

عَقْدًا حَجِيدًا أَحْكَامَ اجْتِهَادٍ وَالتَّقْلِيدَ حَجْمَةً عَلَى تَحْرِيرِهَا

عقداً حجیداً یعنی احکام الاجتہاد و التقلید کے ساتھ رکھنا۔

سَوَّالَ بَعْضِ الْأَحْكَامِ عَنْ مَسَائِلَ مُهِمَّةٍ فِي فَرْكَ

بعض احکام کے سوال کے ساتھ ضروری مسائل سے جو اس باب میں تھے۔

الْبَابِ بَابٌ فِي بَيَانِ حَقِيقَةِ اجْتِهَادٍ وَشَرْطِهِ وَ

باب اجتہاد کی ماہیت اور شرط اور

أَقْسَامِهِ حَقِيقَةُ اجْتِهَادٍ عِلْمًا يَفْهَمُ مِنْ كَلَامِ الْعُلَمَاءِ

اقسام کے بیان میں اجتہاد کی ماہیت جو علماء رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے معلوم ہوتے ہیں

اسْتَفْرَاجُ الْجَهْدِ فِي إِدْرَاكِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ الْفَرَعِيَّةِ

کوشش کو احکام شریعی فرعی کے حاصل کرنے میں بذریعہ

عَنْ أَدْلَتِهَا التَّفْصِيلِيَّةِ الرَّاجِعَةِ كُلِّهَا إِلَى الرَّبْعَةِ

دلائل تفصیلی کے کہ کلمات کا انجام چار

أَقْسَامُ الْكِتَابِ السُّنَّةِ وَالْإِجْمَاعِ وَالْقِيَاسِ وَيَفْهَمُ

اسم کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس کی طرف سے خوب صاف کرنا

مِنْ هَذَا أَنَّهُ أَعَمُّ مِنْ أَنْ يَكُونَ اسْتِفْرَاجًا فِي

اور اس سے ظریف معلوم ہوتا ہے کہ اجتہاد اس سے عام ہے کہ صرف کوشش

إِدْرَاكِ مَا سَبَقَ التَّكَلُّمُ فِيهِ مِنَ الْعُلَمَاءِ السَّابِقِينَ

ابو اس کے کلمہ حاصل کرنا ہے کہ جو پہلے علماء سابقین سے گفت ہو چکی ہے

حَاجَةً إِلَى الْكَلَامِ وَالْفَقِيرُ قَالَ الْغَرَالِيُّ إِنَّمَا يَحْصِلُ الْجُتْهَادُ

کلام اور فقہ کی کچھ حاجت نہیں ہے غرالی کہتا ہے کہ ہماری زمانہ میں اجتہاد

فِي زَمَانِنَا بِمَا رَسَبَتْ الْفَقْهَ وَطَرِيقُ تَحْصِيلِ لَدَيْهِ فِي

انجرفقہ کے زمانہ میں پچھوڑے کے حاصل نہیں ہوتا اور اس زمانہ میں فقہ کی تحصیل کا

هَذَا الزَّمَانِ وَلَمْ يَكُنِ الطَّرِيقُ فِي زَمَنِ الصَّحَابَةِ رِضَ

بہم ہی طریقہ ہے اور یہ طریقہ صحابہ رضہ کی زمانہ میں نہیں تھا

ذَلِكَ قُلْتُ هَذَا إِشَارَةٌ إِلَى أَنَّ الْجُتْهَادَ الْمَطْلُوقَ الْمُنْتَسِبَ

میں یہ کہتا ہوں یہ اور ہر اشارہ ہی کہ جہاد و مطلق منتسب

لَكُمْ إِلَّا بِمَعْرِفَةِ نَصْرِحِ الْمُجْتَهِدِ الْمُسْتَقِلِّ وَكَذَلِكَ لَا بُدَّ

بدون معرفت مجتہد مستقل کے لغویوں کے پورے نہیں ہوتا اور ایسی ہی مجتہد

لِلْمُسْتَقِلِّ مِنْ مَعْرِفَةِ كَلَامٍ مِنْ مَضَى مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّالِعِينَ

مستقل کو معرفت کلام گذشتگان نیز صحابہ اور تابعین

وَيَجْعَلُ فِي أَجْوَابِ الْفَقْهِ وَهَذَا الَّذِي ذَكَرْنَاهُ مِنْ شَرْطِ

الدرجہ تابعین کے جواب فقہ میں ضرور چاہیے اور اجتہاد کی بہرہ نہ صرف ہماری بیان کی ہے

الْجُتْهَادِ مَبْسُوطٍ فِي كُتُبِ الْأَصُولِ وَالْكَاسِ أَنْ يُؤَرِّدَ

کتاب اصل میں خوب مذکور ہے اور

كَلَامَ الْبَغَوِيِّ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ قَالَ الْبَغَوِيُّ وَالْمُجْتَهِدُ

اس مقام پر بغوی کے تقریر کو بیان کرنا

مَنْ جَمَعَ خَمْسَةَ أَنْوَاعٍ مِنَ الْعِلْمِ عِلْمُ كِتَابِ اللَّهِ

کچھ مضائقہ نہیں ہے بغوی کہتا ہے اور مجتہد وہ ہے جو پانچ قسم کے علم جمع کرے علم

عَزَّ وَجَلَّ وَعِلْمُ سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کتاب اللہ عزوجل کا اور علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

عَلَيْهِ وَالْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْوَمُ بِلِ عِلْمَاءِ السَّلَفِ مِنْ أَجْمَاعِهِمْ
 حدیث اور علماء سلف کے اجماعی

وَاخْتِلَافِهِمْ وَعِلْمُ اللَّفْظِ وَعِلْمُ الْقِيَاسِ هُوَ طَرِيقُ اسْتِنبَاطِ
 اور اختلاف ان کے احوال کا اور علم لغت کا اور علم قیاس کا اور وہ طریق جو حکم کے استنباط کا

أَحْكَمُ عَنِ الْكِتَابِ السُّنَّةِ إِذَا الْمَجِيدُ لَا صَبِيحًا فِي نَصِ
 کتاب اور سنت سے جید اور صبح کو نص

كِتَابٍ وَسُنَّةٍ أَوْ جَمَاعٍ فَيَجِبُ أَنْ يُتَّكَمَلَ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ
 کتاب یا سنت یا اجماع میں نہایت پس اس پر واجب ہے کہ علم کتاب میں سے

النَّاسِ وَالْمُسَوِّخُ وَالْمَجْلُ وَالْمُفْسَدُ وَالْخَاصُّ وَالْعَامُّ وَالْمَحْكَمُ
 نامحکم اور مسوخی اور مجمل اور مفسد اور خاص اور عام اور محکم

وَالْمُتَشَابِهُ وَالْكِرَاهَةُ وَالْحَرِيمُ وَالْإِبَاحَةُ وَالنَّدْبُ وَ
 اور متشابه اور کراہت اور حرمت اور اباحت اور تحجب اور

الْوَجُوبُ وَيَعْرِفُ مِنَ السُّنَّةِ هَذِهِ الْأَشْيَاءَ وَيَعْرِفُ مِنْهَا
 وجب کو جان سے اور سنت میں سے ان سب چیزوں کو جان سے اور سنت کی محبت اور ضعیف کو

الضَّعِيفُ وَالضَّعِيفُ الْمُسْنَدُ وَالْمُرْسَلُ وَيَعْرِفُ تَرْتِيبَ السُّنَّةِ عَلَى الْكِتَابِ
 اور مسند اور مرسل کو جان سے اور سنت کو کتاب پر

وَتَرْتِيبَ الْكِتَابِ عَلَى السُّنَّةِ حَتَّى لَوْ وَجَدَ حَدِيثًا لَا يُوَافِقُ ظَاهِرَ
 مرتب کرے اور کتاب کو سنت پر مرتب کرے یا جان سے یہاں تک کہ اگر کسی حدیث کو ایسا پاوے کہ اس کا ظاہر سنت سے

الْكِتَابِ يَهْتَدِ إِلَى وَجْهِ حُكْمِهِ فَإِنَّ السُّنَّةَ بَيِّنَاتُ
 کتاب کو سوائے نہیں ہیں لہذا اس کے مطابق حکمت کی وجہ باجادی کیونکہ سنت

الْكِتَابِ لَا يَخَالِفُهُ وَإِنْ مَآيِمَ مَعْرِفَةٍ مَا وَرَدَ مِنْهَا فِي
 کتاب کا بیان ہوا ہے اور مخالف نہیں ہوتا اور معرفت واجب اتنی ہی ہے کہ جو حدیث میں

لَمْ يَكُنْ بَيِّنَاتُ بَيِّنَاتُ بَيِّنَاتُ بَيِّنَاتُ بَيِّنَاتُ بَيِّنَاتُ بَيِّنَاتُ
 کہ جو حدیث میں

أَحْكَامُ الشَّرْعِ دُونَ مَاعَدَا هَٰذَا مِنَ الْقَصَصِ وَالْأَخْبَارِ

احکام شرعی میں وارد ہوئی ہیں اس سے علاوہ حکایات اور اخبار اور

أُمُورَ عِظَا وَكَذَٰلِكَ يَجِبُ أَنْ يُعْرَفَ مِنْ عِلْمِ اللُّغَةِ مَا آتَى

ہو اخصائے وجہ نہیں ہوا اور انکی علم لغت میں آئی ہے وجہ ہے

فِي كِتَابٍ وَسُنَّةٍ فِي أُمُورِ الْأَحْكَامِ دُونَ الْأَحْاطَةِ

جو کتاب اور سنت کی اندر احکامی امور میں وارد ہوئی ہیں تمام لغات عرب کا احاطہ

بِجَمِيعِ لُغَاتِ الْعَرَبِ يَنْبَغِي أَنْ يُتَجَرَّعَ فِيهَا جِبْتٌ يَقِفُ

واجب نہیں ہے اور مناسب یہ ہے کہ اس میں اتنی بھفت کرے

عَلَى مَرَامٍ كَلَامِ الْعَرَبِ فِيمَا يَدُلُّ عَلَى الْمُرَادِ مِنْ اخْتِلَافِ

جو کلام عرب کی مقصود ہو وقف ہو جاوی کہ مختلف محل اور مختلف احوال میں

الْمَحَالِّ وَالْأَحْوَالِ لَأَنَّ الْخُطَابَ وَرَدَّ بِلِسَانِ الْعَرَبِ فَمِنْ

اس سے کیا مراد ہوتی ہے کیونکہ خطاب الہی نوعی زبان میں وارد ہوا ہے

لَمْ يُعْرَفْ لَا يَقِفُ عَلَى مُرَادِ الشَّارِعِ وَيَعْرِفُ أَقَاوِيلَ الصَّحَابَةِ

جو شخص لغت کو نہیں جانے گا تو شارع کے مراد سے واقف نہیں ہوگا اور صحابہ

وَالْتَّابِعِينَ فِي الْأَحْكَامِ وَمُعْظَمَ فِتَاوَى فُقَهَاءِ الْأُمَّةِ

اور تابعین کے اقوال کو احکام میں ہیں اور اہل سنت کی فقہاء کی بڑی بڑی فتاویٰ کو جان سے

حَتَّى لَا يَقَعَ حُكْمٌ خِلَافَ الْقَوْلِ أَوْ لَيْسَ فِيهِ خَرَقٌ

تاکہ اس کا حکم اس کے اقوال کے برخلاف واقع نہ ہو کیونکہ اس میں

الْأَجْمَاعُ وَإِذَا عُرِفَ مِنْ كُلِّ مِنْ هَٰذَا الْأَنْوَاعِ مُعْظَمُهُ

اجماع کا ترط نام ہے اور جب ان تمام میں سے ہر ایک کے معظم کو جان لیا

فَهُوَ حِينَئِذٍ مُجْتَهِدٌ وَلَا يَشْتَزُّ طَمَعُهُ فِي جَمِيعِهَا جِبْتٌ لَا

تو اب یہ شخص مجتہد ہے اور تمام احکام کا جان لینا ایسا کہ اس میں سو کوئی امر

يَسْتَدْنِعُهُ شَيْءٌ مِّنْهَا وَإِذْ لَمْ يَعْرِفْ نَوْعًا مِّنْ هَذِهِ

باقی ترجیحی شرط نہیں ہے اور ان علوم میں سے اگر کسی ایک شیخ کو بھی نہیں جانتا تو پھر اس کی راہ

الْأَنْوَاعِ فَسَبِيلُهُ التَّقْلِيدُ وَإِنْ كَانَ مُتَبَحِّرًا فِي مَذْهَبٍ

تقلید ہی ہے اگرچہ افراد اس سلف میں کسی ایک مذہب کا متبحر جامع ہے

وَأَحَدٌ مِّنْ أَحَادِ أُمَّةِ السَّلَفِ فَلَا يَجُوزُ لَهُ تَقْلِيدُ الْقَضَاءِ

پس اس کو قاضی ہونا جائز نہیں ہے اور فتویٰ دینے کو امیدوار نہیں اور اگر اس نے یہم تعلم

وَلَا التَّرْصُدَ لِلْفِتَا وَإِذَا جُمِعَ هَذِهِ الْعُلُومُ وَكَانَ

جمع کر لے اور ہوا ہوسن اور مدحیات کا ماراں

مُحَازِنًا لِلْأَهْوَاءِ وَالْبِدْعِ مُدْرِعًا بِالْوَرَعِ مُحْتَرِزًا

اور فتویٰ کا لباس پہنے ہوئے کبار سے بچو ڈالا ہو

عَنِ الْكِبَرِ غَيْرُ مُصِرِّعٍ عَلَى الصَّغَائِرِ جَازِلُهُ أَنْ

صغائر پر اڑا ہوا نہ ہو و اس کو جائز ہے کہ خاصہ ہر جاد سے

يَتَقَلَّدُ الْقَضَاءُ وَيَتَصَرَّفُ فِي الشَّرْعِ بِالْاجْتِهَادِ وَ

اور منزع احکام میں اجتہاد اور

الْفَتْوَى وَحِبُّ عَلَى مَنْ لَمْ يَجْمَعْ هَذِهِ الشَّرَاطِطَ

فتویٰ کے راہ سے تصرف کرے اور ایسی شخص کو کہ جہین

تَقْلِيدًا فِيهِ أَيْعِنْ لَهُ مِنَ الْحَوَادِثِ اشْغَى كَلَامُ

بہم شرطین جہ نہیں ہیں اس کی تقلید اس کم میں جو حوادث میں پیش آوی و جب

الْبُغْوَى وَقَدْ صَرَّحَ الرَّافِعُ وَ النُّوَى

بغوی کا کلام تمام ہوا اور رافعی اور نووی

وغيرهما ممن لا يخفى كثرة أن

وغیرہ جو سبب کثرت کی شمار نہیں ہو سکتے فقہ کی ہے اور

وغيرها من لا يحصى كثرة ان المجتهد المطلق الذي مر

وغيرہ نے جو بے کثرت کو شمار نہیں ہو سکتی تصریح کی ہے کہ مجتہد مطلق جس کے

تفسیرہ علی قسمین مستقل ومنتسب بظہر من کلامہم

تفسیر گذر چکی ہے دو قسم پر ہے مستقل اور منتسب اور علماء کی کلام سے ظاہر ہوتا ہے

ان المستقل یمتاز عن غیرہ بتلاف خصائص حدیث التصرف

کہ مجتہد مستقل غیر مستقل سے تین وصف میں ممتاز ہوتا ہے ایک تو ان اصول میں تصرف

فی الاصول التي عليها بنا مجتهدا انه وثانيها تتبع الايات و

کہ جبہر الکی اجتہادی مسائل کی بنا ہے اور دوسری آیات

الاحادیث والآثار المعرفه الاحكام التي سبق بالجواب

اور احادیث و آثار کے متعلق وہ علم و معرفت اول احکام کے جن میں جواب

فيها واختيار بعض الأدلة المتعارضة على بعض وبين الرأى

پہلے ہو رہا ہے اور متعارض دلیلوں میں سے کسی پر اختیار کر لینا اور اسکی احتمالی مضمون کو

من محتملاته والتنبیه لما خذ الاحكام من تلك

راجح کا بیان کرنا اور ان دلائل میں سے احکام کے ماخذ پر

الأدلة والذي نرى والله اعلم ان ذلك ثلثا علم الشافعي

تنبیہ کرنا اور ہم پر ہیں سمجھنے والے خدا اعلم کہ یہی ثلثا علم کے علم کا

لحمه الله عليه والثالثة الكلام في المسائل التي لم يسبق بها

بڑا اور دہری اور غیرے اور ان مسائل میں کہ جسکا پہلے پہر

الجواب فيها اخذ من تلك الأدلة والمنتسب من سلم اصول

جواب نہیں ہوا اور اسے دلائل سے مل کر بحث کرنی اور مجتہد منتسب وہ ہے

لشيخه واستعان بكلامه كذا في تتبع الأدلة

جو اپنی شیخ کی اصول مانے اور شیخ کے کلام سے دلائل کے تلاش میں

۲
کے مجتہدین کے لیے
کے مجتہدین کے لیے
کے مجتہدین کے لیے

وَالْبَيِّنَةُ لِمَا خِذَ وَهُوَ مَعَ ذَلِكَ مُسْتَقِينٌ بِالْأَحْكَامِ

اور اتحادی تبیین کے اثر ادا کیا کرے اور مع اس کے وہ احکام کو بذریعہ دلائل کے

مِنْ قَبْلِ ادْلَتِهَا فَادْرُجَتْ فِي اسْتِنْبَاطِ الْمَسَائِلِ مِنْهَا قُلْ ذَلِكَ

یعنی جاننا ہوا دن دلائل سے مسائل کے استنباط پر قادر ہو اس پر ایسا حال قلیل ہو

مِنْهُ اَوْ كُنْتُمْ اَوَّلًا يَشْتَرِطُ الْاُمُورَ الْمَذْكُورَةَ فِي

الکثیر اور یہ امور مذکورہ مجتہد مطلق ہی میں شرط ہیں

الْمَجْتَهِدِ الْمَطْلُوقِ سَائِلًا الَّذِي هُوَ دُونَهُ فِي الْمُرْتَبَةِ فَهُوَ مُجْتَهِدٌ

اور جو مجتہد کہ مرتبہ میں اس سے کمتر ہو سو وہ

فِي الْمَذْهَبِ هُوَ مُقَلِّدٌ لَا اِمَامَهُ فِي مَا ظَهَرَ مِنْهُ نَصًّا

مجتہد ہے مذہب اور وہ اپنا امام کا ادن احکام میں جو نصوص ظاہر کر چکا ہے مقلد ہوتا ہے

لَكِنَّهُ يَعْرِفُ قَوَاعِدَ اِمَامِهِ وَمَا نَجَى عَلَيْهِ مِنْ هَبِهِ فَاِذَا

پر وہ اپنے امام کے قواعد اور جب اس نے اپنا مذہب کی بنیاد رکھی ہے

وَقَعَتْ حَادِثَةٌ لَمْ يَعْرِفْ اِمَامَهُ فِيهَا نَصًّا اجْتَهَدَ فِيهَا

جانا کرتا ہے چون وقت یا حادثہ پیدا ہو جاوے جس میں اس کو امام کی کچھ نص معلوم نہیں رہتی تو اس میں امام مذہب کے

عَلَى مَذْهَبِهِ وَخَرَجَهَا مِنْ اقْوَالِهِ وَعَلَى مَنَاقِلِهِ وَدُونَهُ

کرتا ہے اور اس کو امام کے اقوال سے اور اس کی وضع پر نکالتا ہے اور اس سے

فِي الْمُرْتَبَةِ مُجْتَهِدٌ الْفَتَا وَهُوَ الْمُتَحَرِّيُّ مِنْ مَذْهَبِ اِمَامِهِ

مرتبہ میں کمتر مجتہد الفتا ہوتا ہے اور وہ اپنا امام کے مذہب کا منہج

الْمُسْتَحْكِمُ مِنْ تَرْجِيهِ قَوْلٍ عَلَى آخَرٍ وَجِهٍ مِنْ وَجْهِ الْاَصْحَابِ عَلَى

الای قول کو دوسرے پر اور صاحبان علم کے وجہ میں سے ایک دوسرے کی وجہ پر ترجیح دیتا ہے

آخَرُ وَاللَّهِ اَعْلَمُ بِالْبَيِّنَاتِ خِلَافِ الْمُجْتَهِدِينَ اَخْتَلَفُوا فِي

قادر ہوتا ہے واللہ اعلم باب مجتہدین کے اختلاف کو بیان میں مجتہدین کے

باب مجتہدین کے اختلاف

تصویب المجتہدین فی المسائل الفرعیۃ التي لا قاطع فیہا

صواب پر ہونے میں اور ان مسائل فرعی میں کہ انہیں حکم قطعی نہیں ہے اختلاف کیا ہے

هل كل مجتهد فيها مصيب او المصيب فيها واحد قال

آیا اور ان مسائل میں ہر ایک مجتہد صواب پر ہے یا انہیں ایک صواب پر ہے

بالاول الشيخ ابو الحسن الأشعري والقاضي ابو بكر ابو يوسف

راوی اول کے تو شیخ ابو الحسن اشعری اور قاضی ابوبکر اور ابو یوسف

ومحمد بن الحسن وابن شريح ونقل عن جمهور المتكلمين

اور محمد بن الحسن اور ابن شریح نقل ہوتی ہیں اور اشاعرہ کی جمہور متکلمین سے

من الأشاعرة والمعتزلة وفي كتاب الخراج لابن يوسف

اور معتزلہ سے منقول ہے اور ابو یوسف کی کتاب الخراج میں اس طرف

إشارته إلى ذلك تقارب التصريح وبالنسبة قال جمهور

ایسے اشارے میں کہ تصریح کے قریب قریب ہیں اور راوی ثانی کے جمہور

الفقهاء ونقل عن الأئمة الأربعة وقال ابن السمعاني في

فہمائی قائل ہیں اور چاروں امام سے منقول ہے اور ابن السمعانی

القواطع أنه ظاهر من ذهب الشافعي قال البصراوي في المذهب

قواطع میں کہتا ہے کہ شافعی کا ظاہر مذہب یہی ہے جیسا وہی سنہ سج میں کہتا ہے

اختلف في صواب المجتهدين بناء على الخلاف في أن لكل صورة

کہ مجتہدین کے صواب پر ہونیکا اختلاف اس خلاف پر ہوتا ہے جو ہر ایک صورت کیوں آتی

حكم معيناً عليه دليل أو ظني واختار ما صح عن الشافعي

ایک حکم معین ہو نہیں ہے جب قطعی یا ظنی دلیل ہو اگر نہ ہو اور مختار وہ جو امام شافعی سے صحیح و کثیر ہے

أن في حادثة حكم معيناً أما ردة من وجد لها أصاب من

کہ حادثہ میں حکم معین ہو نہ ہے اور اگر نشان ہو تو میں جس نے اذ کو پایا مصیب ہوا اور اگر نہ

فَقَدْ هَامَ أَصْحَابُكُمْ يَأْتُمُونَكَ لَأَجْلِهَا مَسْبُورٌ بِالْكَذِبِ لَكِنَّهُ
گم کیا چون گیا اور گنہگار حسین ہو اس لیے کہ اجتہاد دلائل سے بے جا کیونکہ
طَلَبُهَا وَاللَّامَةُ مُتَاخِرَةٌ عَنِ الْحُكْمِ فَلَوْ حَقَّقُوا اجْتِهَادَ انْجَمَ
اجتہاد دلائل کی تلاش آہستہ ہے اور دلائل حکم سے متاخر ہوتی ہے پھر اگر دو اجتہاد فقیر ہوں تو
النَّبِيُّ صَانٌ وَلَا نَهْ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَنْ أَصَابَ فَسَلَهُ
اجتہاد فقیرین ہو جاوے اور اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جہتہد صیب ہو گا وہ اس کے لیے
أَجْرَانِ مَنْ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ وَاحِدٌ قِيلَ لَوْ تَعَيَّنَ الْحُكْمُ فَالْمُخَالَفُ
دوہرہ اجر ہو اور چونکہ کیا اس کی ایک اجر ہے کیا اگر ہم از اگر حادثہ کا حکم متعین ہو تو اس کے مخالف یعنی خطا کرنے والا
لَهُ كَمْ حِجْرٌ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَيَفْسُقُ لِقَوْلِهِ تَعَاوَمَ كَمْ حِجْرٌ
کے حکم موافق انزال الہی کے نہیں دیا پھر وہ فاسق ہو گا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور چونکہ کوئی حکم تحریر
بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ قُلْنَا أَمْ دِيَا الْحُكْمِ لِمَا ظَنُّوا
اللہ کی ادائیگی ہوئی پر سودھی لوگ ہیں بے حکم ہم جواب دیتی ہیں یہ امر اس کے
وَأِنْ أَخْطَأَ الْحُكْمُ لِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ قِيلَ لَوْ لَمْ يَصُوبَ الْجَمِيعُ
مشنوں حکم کا ہے اگرچہ حکم منزل الہی ہو چونکہ جاوی کوئی کہتا ہو اگر سب جہتہد فقیر سے جاوین
لِمَا جَازَ نَصَبَ الْمُخَالَفِ وَقَدْ نَصَبَ أَبُو بَكْرٍ زَيْدًا قُلْنَا لَمْ يَخْجُزْ
نوع مخالف کا منصب کرنا جائز نہیں ہو گا اور حال یہ کہ ابو بکر بن زید کو منصب کیا ہو جواب دیتی ہیں
تَوَلَّيْتُ الْمُبْطِلَ وَالْمُخْطِئَ لَيْسَ بِمُبْطِلٍ أَنْتَ بَكَلَامُ الْبَيْضَاءِ قِيلَ
مبطل کا دالی کرنا جائز نہیں ہے اور خطی مبطل نہیں ہوتا بیضاء کی کلام نام ہوا قول
لِكُلِّ صُورَةٍ حُكْمٌ إِنَّ قُلْنَا حُكْمًا عَلَى الْغَيْبِ لَا دَلِيلَ قَوْلِهِ مَا صَحَّ
کُل صورتہ حکم آفرین ہم کہتے ہیں غیب پر بلا دلیل حکم ہے قول
عَنِ الشَّافِعِيِّ أَنَّ فِي الْحَادِثَةِ الْقُلْنَا مَعْنَاهُ فِي كُلِّ حَادِثَةٍ
اسم عن الشافعي ان في الحادثة القلنا معناه في كل حادثة میں کہتے ہیں الکی معنی میں کہ ہر ایک حادثہ میں

قَوْلُهُ هُوَ أَفْقٌ بِالْأَصُولِ وَاقْعَدُ فِي طَرَفِ جَهَنَّمَ وَعَلَيْهِ مَادَّةٌ

قوله اصول کے موافق اور جہنم کے طریقوں سے چپان ہونا ہے اور سیر جہنم کی دلائل

ظاہرہ مِّن دَلَائِلِ اجْتِهَادٍ مِّنْ جَدِّهَا أَصَابَ وَهْنٌ فَقَدْ

میں بظاہر نشانی ہوئی ہے جہنم کی اور اس کی کوبلیا صواب پر پہنچا اور جہنم کی کوبلیا

هَافَقْدَ أَخْطَا وَلَمْ يَأْتِ بِذَلِكَ لَكِنَّهُ تَخَرَّفَ فِي أَوَّلِ كَلِمَةٍ بَانَ

یہ شک ہو گیا اور گنہگار نہیں ہوتا اور یہ اس لیے کہ ائمہ کے اوائل میں بہت نص موجود ہے کہ

الْعَالِمُ إِذَا قَالَ لِلْعَالِمِ أَخْطَاَتُ فَمَعْنَاهُ أَخْطَاَتُ الْمَسْلُوكِ السَّيِّئِ

ایک عالم اگر دوسرے عالم کو کہے کہ تو نے خطا کی تو اس کے یہ معنی ہیں کہ تو نے اس راہ مجھ سے

الَّذِي يَنْبَغِي لِلْعُلَمَاءِ أَنْ يَسْلُكُوا وَبَسْطَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ بِأَمْثَالِ

کہ علماء کو اس پر چلنا سزاوار ہے خطا کی اور اس کو بڑی تفصیل سے کہا ہے اور اس کی بہت مثالیں لایا ہے

كَثِيرٍ وَأَوْعْنَاهُ إِذَا كَانَ فِي الْمَسْئَلَةِ خَبَرُ الْوَاحِدِ فَقَدْ أَصَابَ

بہت سے اس کے یہ معنی ہیں اگر مسئلہ میں خبر واحد ہوئی ہے تو جس نے اس کو بولا یا یہ کہ صیب ہوا

مِنْ وَجْدَةٍ وَأَخْطَا مِنْ فَقْدَةٍ وَهَذَا أَيْضًا لِبَسْطِ طَرَفِ الْكَلِمِ

اور جس نے کلمہ کیا اور اس نے خطا کی امین یہ بھی مفصل ہے

قَوْلُهُ لَئِنْ أَجْتِهَادَ مَسْبُوقٌ إِلَى آخِرِهِ قُلْنَا نَعْبُدُ نَا اللَّهَ نَعْبُدُ

قوله لان الاجتهاد مسبوق اللاحقة ہم کہتے ہیں ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کو یہی عبادت شہر الی ہے

يَا نَعْمَلُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ إِلَيْهِ اجْتِهَادُ نَا فَنَطْلُبُ الَّذِي نَعْمَلُ رَجَاءَ

کہ ہم وہ عمل کریں جس پر ہمارا اجتہاد پہنچا ہے پس ہم اپنی اجمالی علم کو تلاش کریں

لِنَحْطِرَ بِهِ تَفْصِيلًا قَوْلُهُ لَاجِمَةٌ التَّقِيضَانِ قُلْنَا هُوَ كَخَصَالِ

نہ کہ اس کی ذریعہ سے تفصیل علم حاصل کریں قوله لاجمۃ التقضیان ہم کہتے ہیں

الْكَفَّارَةُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهَا وَاجِبٌ لِّكُلِّ وَاحِدٍ مِنْ أَصَابِ

جیسے کفارہ کی چیز میں کوہ سب واجب ہیں اور وہ جہاں نہیں ہیں قوله من اصحاب

یہ کہ ہر ایک کے لیے واجب ہے

فَكَذَلِكَ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُخَالَفُوا فِي مَا خُيِّرَ فِيهِ وَلَا لَكَ وَالْحَقُّ أَنْ

ترجمہ یہی ہے کہ اگر آپ نہیں ہو کہ جہاں اختیار دی دلائل و ثابت ہو خلاف کہ بین اور حق تو یہی

الْخِتْلَافُ أَرْبَعَةُ أَقْسَامٍ أَحَدُهَا مَا تَعَيَّنَ فِيهِ الْحَقُّ قَطْعًا

کہ اختلاف چار قسم کا ہوتا ہے ایک تو وہ کہ جس میں حق یقیناً متعین ہے

وَيَجِبُ أَنْ يَنْقُضَ خِلَافَهُ لِأَنَّهُ بَاطِلٌ يَقِينًا وَثَانِيهَا مَا تَعَيَّنَ

اور واجب ہو کہ اس کا خلاف توڑا جادی کیونکہ یقیناً باطل ہے اور دوسری قسم یہ کہ اس میں حق

فِيهِ الْحَقُّ بِغَلَبِ الرَّأْيِ وَخِلَافُهُ بَاطِلٌ ظَنًّا وَثَالِثُهَا مَا كَانَ

باعتبار غالب کے متعین ہو اور اس کا خلاف ظنی باطل ہوتا ہے اور چوتھی قسم وہ کہ

كِلَا طَرَفٍ الْخِلَافُ مُخَيَّرٌ فِيهِ بِالْقَطْعِ وَرَابِعُهَا مَا كَانَ كِلَا طَرَفٍ

خلاف کی دو طرف میں ہر قسم اختیار دی ہوئی ہوں اور چوتھی قسم وہ کہ

الْخِلَافُ مُخَيَّرٌ فِيهِ بِغَلَبِ الرَّأْيِ وَتَفْصِيلُ ذَلِكَ أَنَّهُ إِنْ كَانَتْ

خلاف کی دو طرف میں باعتبار غالب ایسی کے اختیار دی ہوئی ہوں اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر

الْمَسْئَلَةُ مِمَّا يَنْقُضُ فِيهَا قَضَاءُ الْقَاضِي بَانَ يَكُونُ فِيهَا نَصٌّ

مسئلہ اس قسم کا ہے جس میں قضا کا قاضی کا نقص لازم آتا ہے اس طور کہ اس مسئلہ میں

حُجَّتُهُ مَعْرُوفٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَكُلُّ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نص صحیح معرُوف ہے

اجْتِهَادٍ خِلَافُهُ فَهُوَ بَاطِلٌ نَعَمْ رَبِّمَا يَحْدُرُ رَجُلٌ نَصَبَهُ صَلَّ

اجتہاد اس کے خلاف ہوگا سودہ باطل ہوگا مان آتا ہے کہ سبب دنگر بعض

اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْهَيْكَلُ إِلَى أَنْ يَبْلُغَ وَيَقُومَ الْحُجَّةُ وَإِنْ كَانَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معذور رکھا جانا چاہیے کہ وہ لغزینچ اور حجت قائم ہوا

اجْتِهَادِي مَعْرِفَةٍ وَاقِعَةٍ قَدْ وَقَعَتْ ثُمَّ اسْتَبَاهُ

اگر اجتہاد کسی ایسے واقعہ کی دریافت کر نہیں ہو کہ وہ ہو چکا ہے پھر اس کا حال مشتبہ ہو گیا ہے

الْحَالِ مِثْلُ مَوْتٍ كَيْدٌ حَيَاتِهِ فَلَا جِسْمَ إِلَّا لِحَقِّ وَاحِدٍ نَعَمْ

معلوم نہیں رہا جس سے زید کے موت اور حیات سوا بالضرورت حق ایک ہی جانب ہوگا

رَبِّمَا يَبْعَثُ رَحْمَتِي بِأَجْتِهَادِهِ وَإِنْ كَانَ الْأَجْتِهَادُ فِي أَمْرِ

اُن بعض وقت اجترار کا بخفی معذور ہوتا ہے اور اگر اجتہاد ایسے باب میں ہو

فَرَضَ لِي سَخَرَتْنِي الْجَهْدُ وَكَانَ الْمَاخِذَانِ مُتَقَارِبَيْنِ وَ

کہ مجھ پر کی اکل بوجہ اہل ہے اور اس کی دونوں ماخذ باہم قریب قریب ہیں اور

لَيْسَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا يَبْعِدُ مِنَ الْأَذْهَانِ جِدًّا اِجْتِادِي يَرَى

اور میں سے کوئی سا اذہان سے ایسا نہایت بعید نہ ہوگا اور اس ماخذ والا

أَنَّ صَاحِبَهُ مَقْصُورٌ قَدْ خَرَجَ مِنْ عُرْفِ النَّاسِ وَعَادَ نَهْمُهُ

تفسیر و اس کا چاہئے کہ بیشک لوگوں کے محاورہ اور عادت سے باہر ہو گیا ہے

فَالْجِتْهَادَانِ مُصِيبَانِ مِثْلُ رَجُلَيْنِ قِيلَ لِكُلِّ وَاحِدٍ

ایسی دونوں جتہد مصیب ہوتے ہیں مثلاً کسی نے دو شخصوں میں سے ہر ایک کو بھی کہا

مِنْهُمَا أَعْطَى كُلَّ فَقِيرٍ وَجَدَ دَرَاهِمًا مِنْ مَّا لِي قَالَ كَيْفَ

کہ ہر ایک کو بیشک اس کو میرے مال میں سے ایک درہم دیدیا کہ اوس نے کہا کہ میں کیونکر

أَعْرِفُ أَنَّهُ فَقِيرٌ قِيلَ إِذَا جُمِعَتَا فِي تَلْبَعٍ قَرَأَ ابْنُ الْقَطْرِ

معلوم کروں کہ وہ فقیر ہے کہا جب تو قرآن کی تلاش میں گردش کر چکا

فَمِنْ أَمَّاكَ الشَّيْءُ أَنَّهُ فَقِيرٌ فَأَعْطَاهُ فَأَخْتَلَفَا فِي رَجُلٍ قَالَ

پھر جبکہ اطمینان ہو کہ یہ فقیر ہے پس اس کو دیدیا کہ میں نے دو شخصوں کی ایک آدمی کی مال میں اختلاف کیا

أَحَدٌ هُوَ فَقِيرٌ قَالَا الْآخِرُ وَالْمَاخِذَانِ مُتَقَارِبَانِ

ایک ہی کہا یہ فقیر ہے اور دوسری نے کہا فقیر نہیں ہے اور ماخذ و وزن کے باہم ایسی قریب ہیں

لَيْسَ وَالْآخِذَانِ بِمَا فَهَمَا مُصِيبَانِ لَأَنَّهُمَا أَدَارُ الْحُكْمِ الْأَعْيُنِ

کہ اویں دونوں ماخذ سے ملتا جلتا نہیں ہیں وہ دونوں مصیب ہیں اس لیے کہ اوس نے اپنی حکم کو اس میں بردار کیا ہے

مَنْ يَقْعُرْ فِي تَحْرِيرِ بَنَانِهِ فَقِيرٌ وَقَدْ وَقَعَتْ فِي تَحْرِيرِهِ ذَلِكَ

کہ جسکی انگلی میں وہ فقیر معلوم ہو اور بیشک اس کے اکل میں بلا ظاہری فقر کے بہرہ

مَنْ غَيْرُ تَقْصِيرٍ ظَاهِرٍ بِخِلَافِ مَا إِذَا أُعْطِيَ تَاجِرٌ كَيْدًا

ایک فقیر ہے برخلاف ایسی صورت کے کہ کسی بڑے سوداگر

لَهُ خَدَمٌ وَحَشَمٌ فَإِنَّ الْقَائِلَ بِفَقْرِهِ رَجُلٌ مُقْصِرٌ أَوْ لَا كَسُوْعٌ

خدمت والی کو دیدی کیونکہ جو شخص اس سوداگر کو فقیر سمجھے وہ تصور والا گناہا ہے ایسے

أَلَا خَذْلُ الشُّبْهَةِ الَّتِي ذَهَبَ إِلَيْهَا فِي هَذَا مَقَامٍ أَحَدٌ

شبهہ کی تائید نہ کی جائے بلکہ یہاں در مقام میں ایک

هَكَذَا أَنَّهُ فَقِيرٌ فِي الْحَقِيقَةِ أَمْ لَا كَلَا شُبْهَةٌ إِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ

تو یہ کہ آیا وہ حقیقت میں فقیر ہے یا نہیں اور بلاشبہ یہاں تو حق ایک ہی بات ہے

وَاحِدٌ وَأَنَّ الرِّقِيضَيْنِ لَا يَجْتَمِعَانِ وَالثَّانِي أَنَّ

اور بیشک دو فقیرین جمع نہیں ہو سکتے اور دوسرا مقام یہ ہے کہ جس نے

مَنْ أُعْطِيَ غَيْرَ الْفَقِيرِ عَلَى ظَنِّ فَقْرِهِ هَلْ هُوَ مُطِيعٌ أَمْ لَا

تو کہ اگر اپنے گمان میں غلام سمجھ کر دیا

وَلَا شُبْهَةٌ أَنَّهُ مُطِيعٌ لِحُكْمٍ مِنْ وَافَقَ ظَنَّهُ حَقِيقَةً قَدْ

اور بلاشبہ وہ مطیع ہے بان جبکہ گمان حقیقت کے مطابق ہو گیا اور نہ

نَالَ خَطَاؤًا وَافَرَّ وَأِنْ كَانَ الْأَجْتِهَادُ فِي اخْتِيَارِ مَا خَيْرٍ

بڑا ہی کام کیسے اور اگر اجتہاد اختیار دی ہوئی بان کے اختیار کرنے میں بہرہ

فِيهِ كَأَحْرِفِ الْقُرْآنِ وَصَبِيغِ الْأَدْعِيَةِ وَكَذَا مَا فَعَلَهُ

جیسے قرآن کے حروف اور دعاؤں کے کلمات اور ایسی ہی

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى وَجْهِ تَسْهِيلٍ عَلَى

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کئی کئی دفعہ کے اظہار امت پر سہولت کو واسطی

النَّاسِ مَعَ كَوْنِ تَكْلِيفِهَا حَاقِبَةً لِأَصْلِ الْمَصْلُوحَةِ فَالْجَهْدُ فِي

بادجو دیکر وہ ہر ایک وضع اصل صحت کر دیتی ہے۔ سو ایسی۔ دونو مجتہد

مُصِيبَانِ فِي هَذَا كُلِّهِ بَيْنَ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدِي أَنْ يَتَوَقَّفَ فِيهِ

معیب ہونے میں ہیں یہ سب ظاہر ہے کیونکہ اگر نہیں ہے کہ اس میں توقف کرے

وَمَوَاضِعُ الْاِخْتِلَافِ بَيْنَ الْفُقَهَاءِ وَمُعْظَمُ أُمُورِ أَحَدِهَا

اور فقہاء میں اختلاف کی مواضع اور معظم مواضع کے امر میں

أَنْ يَكُونَ وَاحِدٌ قَدْ بَلَغَ الْحَدِيثُ وَالْأَخْرَاجُ بِلَاغِهِ

ایک تو یہ ہے کہ حدیث ایک کو قوی لگے اور دوسرے کو نہ پہنچے

وَالْمُصِيبُ هَهُنَا مُتَعَيِّنٌ وَالثَّانِي أَنْ يَكُونَ عِنْدَ كُلِّ

اس صورت میں معیب جین ہے یعنی ایک دوسرا امر یہ ہے کہ ہر ایک کے پاس

وَاحِدٌ حَدِيثٌ وَأَنَّا رَمَخْنَا لَفَةً وَقَدْ جُتِّهْدَ فِي تَطْبِيقِ

حدیث میں اور آثار آپس میں متخالف ہوں اور اس نے ایک کو ایک مطابقت کرنے میں

بَعْضُهَا بِبَعْضٍ أَوْ تَرْجِيهِ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ فَادْعَى جُتْهَادَهُ إِلَى

اور ایک کو ایک ترجیح دینے میں استہاد کیا سو اس کے اجتہاد نے

حُكْمٌ فَيَخْتَلِفُ مِنْ هَذَا الْقَبِيلِ وَالثَّلَاثُ أَنْ يَخْتَلِعُوا

ایک حکم پیدا کیا پس اسبطور ہی اختلاف داغ ہو گیا اور تیسرا امر یہ ہے

فِي تَقْسِيمِ الْأَفْظِ الْمُسْتَعْمَلَةِ وَحَدِّدَهَا الْجَامِعَةُ الْمَانِعَةُ

کہ الفاظ مستعمل کی لغت میں اور الفاظ جملہ اور مانع حدود میں

أَوْ مَعَ فِتْرَةِ ارْتِكَانِ الشَّيْءِ وَشُرُوطِ مِنْ قَبِيلِ السَّيْرِ وَالْكَدِّ

یا ایک شے کے ارکان اور شے کی ضرورت کی صورت میں بطور سیر اور کد

وَحَيْثُ الْمَنَاطُ وَحَدِّدِي مَا وَصَفَ صِفَاتِهَا عَلَى هَذِهِ

اور جہاں پر اس کی بنا ہو کر ہے اس طرح کی اس میں صورت پر وہ مفہوم صادق آجائے جو وصف عام ہے

الصُّورَةُ الْخَاصَّةُ وَالنُّظَائِقُ الْكَلْبِيَّةُ عَلَى جُزْئِيَّتَيْهَا وَخَوَافِئِهَا

موصوف ہوتا ہے یا اس طور کہ کلبہ اپنی خبریات پر منطبق ہو جاوی اور کسی اور طور سے

فَادَىٰ جُتْمَاهُمَا كُرَّ وَأَحَدًا لِمَنْ هَبَّ الرُّبْعُ أَنْ يَخْتَلِفُوا

پھر ہر ایک کی اجتہاد سے ایک ایک مذہب ٹھہر جاوے اور جو وقتی یہ امر ہے

رَفِي الْمَسَائِلِ الْأَصُولِيَّةِ وَيَقْتَضِي عَلَيْهِ الْأَخْتِلَافُ فِي الْفَرَائِغِ

کہ فقہاء اصول کے مسائل میں اختلاف کریں اور اس اختلاف پر زعم میں اختلاف ہو جاوی

وَالْمَجْتَهِدَانِ هَذَا الْأَقْسَامُ مَحْبُوبَانِ إِذَا كَانَ مَا خَلَا هُمَا

ان اقسام میں دونوں مجتہد صیب ہوتے ہیں جس صورت میں کہ اون دونوں کا ماخذ

مُتَقَارِبَيْنِ بِالْمَعْنَى الَّذِي ذَكَرْنَا وَالْحَقُّ أَنَّ الْمَسَائِلَ الَّتِي كَوَّرَ

ہماری معنی ذکر کیے گئے کہئے اعتبار سے ملتا جلتا ہو اور حق یہ ہے کہ کتب اصول کے

فِي كِتَابِ أَصُولِ الْفَقْهِ عَلَى قِسْمَيْنِ قِسْمٌ هُوَ مِنْ بَابِ تَبَعٍ

مسائل مذکورہ دو قسم پہ ہیں ایک قسم تو باعتبار تلاش

لُغَةِ الْحَرْبِ كَالْخَاصِّ وَالْعَامِّ وَالنَّصِّ وَالظَّاهِرِ وَمِثْلِهِ

عربی لغت کے جیسے خاص اور عام اور نص اور ظاہر اسکے مثال

كَمِثْلِ قَوْلِ الْبَغَوِيِّ هَذَا اسْمٌ نَكِرَةٌ وَذَلِكَ مَعْرِفَةٌ

جیسے بغوی کا قول ہے یہ اسم نکرہ ہے اور وہ معرفہ ہے

وَهَذَا أَعْلَمُ مِنْ ذَلِكَ اسْمٌ جَانِسٌ وَالْفَاعِلُ مَرْفُوعٌ وَالْمَفْعُولُ

اور یہ علم ہے اور وہ اسم جنس ہے اور فاعل مرفوع ہوتا ہے اور مفعول

مَنْصُوبٌ وَلَيْسَ فِي هَذَا الْقِسْمِ كَثِيرٌ اخْتِلَافٍ وَقِسْمٌ هُوَ

منصوب ہوتا ہے اور اس قسم میں کچھ بہت اختلاف نہیں ہے اور ایک قسم

مِنْ بَابِ تَقْرِيبِ الزَّهْنِ إِلَى مَا يَفْعَلُهُ الْعَاقِلُ بِسَلْيَقَتِهِ

باعتبار ذہن پہنچانے کے اس بات پر جو عاقل لوگ اپنے سلیقہ سے کیا کرتے ہیں

تَفْصِيلُهُ أَتَكَذَا الْقِيَتِ إِلَى عَاقِلٍ كِتَابًا عَتِيقًا قَدْ تَغَيَّرَ

اسکی تفصیل یہ ہے کہ کسی عاقل کو ایک ایسا پرانا کتاب دی جسکی

بعض حروف و اُمروں پر قراءتہ فائدہ لاکہا اذ اُشْتَبِهَ عَلَيْهِ

بعض حروف و اُمروں کے ہون اور اسکو یہ سہ کہ کہا جس ذہ عاقل بیشک جب اسکو کوئی حرف الگ

نہی یتَّبِعُ الْقُرْآنَ وَ يَتَجَرَّى الصَّوَابَ وَ سَمَّا يَخْتَلِفُ

تو قرآن تلاسن اور صواب کے اُٹھل کر گیا اور بعضی وقت ایسی جگہ دو عاقل مختلف ہو جاتی ہیں

عِلَاقَانِ فِي مِثْلِ ذَلِكَ فَرَادَا عَنْ الْعَاقِلِ طَرِيقَانِ كَيْفَ يَتَّبِعُ

اور جب عاقل کو دو راہ پیش آتے ہیں تو دلائل کو کیا تلاسن

الذَّلِيلُ وَ يَفْخَصُ حِينَ الْمَصَارِحِ وَ يَجْتَازُ لَدَجًا وَ الْفَاقِلُ يَنْسَرُ

اور مضاعف کو کیا نقص کرتا ہے اور عجزہ کہ اور حسین نقصان کستہ ہو پسند کر دیتا ہے ایسی ہے

فَكَذَلِكَ لَا وَائِلَ مَا وَرَعَاهُ عَلَيْهِمْ حَادِثٌ مُخْتَلِفٌ أَجَالُوا

اول فقہار تھے جب انکو مختلف حدیثیں ملین تو انہوں نے اپنی اپنی

قَدَاحَ كُفْرِهِمْ فِي ذَلِكَ فَأَفْضَلُ اجْتِهَادِهِمْ إِلَى الْحُكْمِ عَلَى بَعْضِهِ

نظر کی بنا و انہیں لگائی غلطی کیے پھر انکے اجتہاد کا یہ انجام ہوا کہ کسی حدیث پر تو سنوئے بیونیکا

بِالْمُسْنَدِ وَ طَبِيقِ بَعْضُهُمَا بِبَعْضٍ وَ تَرَجَّحَ بَعْضُهُمَا عَلَى بَعْضٍ

حکم لگایا اور کسی حدیث کو کسی سے مطابقی کیا اور کسی حدیث کو کسی پر ترجیح دینی اور

كَذَلِكَ كَمَا وَرَدَ عَلَيْهِمْ مِنْ سَائِلِ كَمِ يَكُنِ السَّلَفُ تَكَلَّمُوا

ایسی ہی جب انہیں ایسے مسائل پیش آئے کہ سلف کی انہیں کلام نہیں کیا تھا

فِيهَا اخْذُوا النَّظِيرَ بِالنَّظِيرِ وَ اسْتَنبَطُوا الْعِلَلَ وَ بَا جَمَلَةٍ

تو انہوں نے ایک نظیر کو نظیر کیا اور انکی طہین نکالین اور خلاصہ یہ ہے

فَكَانَتْ لَهُمْ صِنَاعَةٌ أَنْدَفَعُوا إِلَيْهَا بِسَلِيْقَتِهِمْ الْخُلُوفَ فِيهِمْ

کہ انکی یہ ذہن پرستی کہ اپنی اپنی پیدائشی سلیقتہ سے اسطیقن سہارا لیا

کما یندفع العاقل فی امر یعین کذا فاراد قوم ان یتسردوا
 جیسے عاقل اپنے امر میں سہارا لےتا ہے ہر ایک قوم نے تو یہ ارادہ کیا کہ اپنی عقل درانداز
 صنائعہم الی ذکر وہا مفصلة فی کتابہم او اشاروا الیہا
 حدیث کی روایت میں جید ترین وہ مسلک راہد حکما بنی کتاب میں مفصل ذکر کیا ہے
 فی خیر کلامہم او خرجت من مشاکلہم وان
 یا اپنی کلام کے ضمن میں اس طرف اشارہ کیا ہے یا وہ صنائع اولیٰ مسائل میں سے نکالیں اور
 لم ین کمر وہا وتلقیت عقول الخلف اکثر صنائعہم
 اگرچہ انہوں نے ان صنائع کو ذکر نہیں کیا اور پچھلون کی عقلوں نے اولیٰ اکثر صنائع کو اس سلیقہ
 یا القبول لما جیلوا علیہ من السلیقة فمقتل ذلک
 کے ذریعہ جسم اسباب میں مخلوق ہوئی ہیں ان یا
 ثم صارت امور مسلمة فیما بینہم وعواقب ذلک
 پھر وہ صنائع ان کے اندر امور مسلمہ بن گئے اور اس سے قیاس پر
 لما افرغوا جھکھم فی روایت الحدیث ومعرفۃ الصحیح
 جب وہ اپنی کوشش کو حدیث کی روایت میں اور صحیح حدیث کو صحیح سے
 من السلیقۃ المستفیض من الغریب مہر فتر احوال
 اور مستفیض کو غریب سے بچاؤ بنی اور باعتبار جرح اور
 الرأیۃ جرحا وتعدیلا و کتابۃ کتب الحدیث والصحیح
 تبدیل کے راویوں کے حالات کو معرفت میں اور کتب حدیث کے کلمہ اور صحیح کرنے میں خوبصورت
 جسر و اول ذلک الیٰ دین بسلیقۃ ہم الخلوقة فی عقولہم
 کہ جب زندہ اپنے سلیقہ کے زور سے جو انکی عقلوں میں پیدا کیا گیا تھا اول ہی مبدیٰ الٰہی
 ثم جاع قوم اخرون وجعلوا صنائعہم ذلک ککتاب
 میں چلی پھر اور لوگ ان کو اور انہوں نے انکی وہی صنائع سے انہر مسلک کو ناعدیٰ کیلئے

مَدَارُهَا وَهَذَا فَايِدٌ مُجَلِّدٌ هُوَ أَنَّ مِنْ شَرْطِ الْعَمَلِ

مدونہ بنائی اور یہاں بڑا عمدہ فائدہ ہے کہ ایسی ایسی مقدمات

مِمْتَلِ هَذِهِ الْمَقْدِمَاتِ الْكَلِمَاتُ أَنْ لَا يَكُونَ الصُّورَةُ

کلمہ پر عمل کرنے کے منطقیہ ہے کہ وہ خاص جز کے صورت

الْجَزِيَّةُ الَّتِي يَقَعُ فِيهَا الْكَلَامُ هَا سَبَقَ إِلَى الْعُقُلَاءِ فِيهَا

جسین بحث ہو رہی ہے اس قسم کے نہو کہ عقلا کو اس میں

صِدْقُ كَلِمَاتِ الْكَلِمَاتِ لِأَنَّهُ كَثِيرٌ أَمَا يَكُونُ هُنَاكَ قَرَأْنُ خَا

کلیات کے حکم کے ضد حاصل ہو چکی ہو کیونکہ ایسا بہت اتفاق ہوتا ہے کہ وہاں خاص خاص

تَفِيدُ غَيْرُكُمْ كَلِمَاتِ وَأَصْلُ الْجَدُلِ هُوَ

فہمے ایسی ہوتے ہیں کہ اول سے خلاف کلیات حکم پیدا ہو جاتا ہے اور جدل کی حقیقت یہ ہوتا

اتِّبَاعُ الْكَلِمَاتِ اثْبَاتِ حُكْمٍ قَدْ قَضَى الْعَقْلُ الصَّرْحُ بِخِلَافِ

ہے کہ کلیات کے بیرونی اور اس سے حکم کا ثابت کرنا کہ عقل صرف

مُخْصِصٌ لِمَقَامٍ كَمَا إِذَا رَأَيْتَ حَجْرًا أَلَيْقَنْتَ أَنَّهُ حَجَرٌ

حسوسیت مقام کی وجہ سے اس حکم کے برخلاف حکمدی جیسے توئی ایک پتھر دیکھا اور یقین

فَجَاءَ الْجَدْلُ فَقَالَ الشَّيْءُ إِنَّمَا يَعْرِفُ بِاللَّوْنِ

کہ لبا کہ پتھر ہے پھر ایک جد لے آیا اور کہا کہ شے رنگ اور شکل وغیرہ سے

وَالشَّكْلِ وَخَوَهَا هَذِهِ الصُّورَةُ قَدْ تَتَشَابَهُ الْأَشْيَاءُ

معلوم ہونے سے اور یہ صورت اس شکل اور رنگ میں اور اسے شے کہہ لی ہوئی ہے

فِيهَا فَقَضَى ذَلِكَ الْيَقِينُ بِأَمْرٍ كَلِّمْ وَلَا يَعْلَمُ الْمُسْكِينُ

پھر وہ یقین اس امر کے سے ٹوٹ گیا اور بیچارہ کو یہ معلوم نہوا

أَنَّ الْيَقِينَ لَمْ يَحْصِلْ فِي هَذِهِ الصُّورَةِ الْخَاصَّةِ الْكَبِيرِ

کہ اس صورت خاص وہ یقین جو حاصل ہو چکا ہے کلیات کی بیرونی سے بہت بڑا ہے

مِنْ اتِّبَاعِ الْكَلَيَاتِ فَإِنَّكَ أَنْ يَخْرُكَ أَقُولَ اللَّهُ عَنْ حَكِيمٍ
 سوچتو رہنا مبادا کہ تجھ کو اونکے ایسے اقوال

صرح

السُّنَّةُ وَالْاِخْتِلَافُ فِي هَذَا الْقِسْمِ رَاجِعٌ إِلَى الْحَرَمِ
 سنت سے مذاہبن اور اس قسم میں اختلاف کا انجام اہل اور دیکھ

وَسُكُونِ الْقَلْبِ بِالْجُمْلَةِ الْاِخْتِلَافُ فِي أَكْثَرِ أَصُولِ
 اطمینان کیطرت ہی اور خلاصہ یہ ہے کہ اکثر اصول فقہ میں اختلاف

الْفَقْهِ رَاجِعٌ إِلَى الْحَرَمِ وَاطْمِئْنَانِ الْقَلْبِ بِمُشَاهَدَةِ
 قرآن کے دیکھنے سے اہل اور دلی اطمینان کیطرت رجوع

الْقُرْآنِ وَقَدْ أَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 کرنا ہے اور پیشاب بنی صل اللہ علیہ دالہ وسلم

إِلَى أَنَّ التَّكْلِيفَ رَاجِعٌ إِلَى مَا يُؤَدِّي إِلَيْهِ الْحَرَمُ فِي
 اپنی کلام سے کئی مواضع میں یہ اشارہ فرمایا ہے کہ تکلیف اور رجوع کرتی ہے

مَوَاضِعَ مِنْ كَلَامِهِ مِنْهُ بِأَقْوَلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اہل بجاوے دن مواضع میں سے یہ حدیث مختصراً

فِطْرَتُهُ يَوْمَ تَفْطَرُونَ وَأَصْحَابُكُمْ يَوْمَ تَفْطَرُونَ قَالَ الْخَطَّابِيُّ
 افطار اسی دن ہے جب دن افطار کرو اور تمہارے قرابانی اسیدن جو جوں قرابانی کرو

مَعْنَى الْحَدِيثِ أَنَّ الْخَطَاةَ مَوْضُوعٌ عَنِ النَّاسِ فَمَا كَانَ
 خطابی کہتا ہے حدیث کے یہ معنی ہیں کہ اجتہاد کے راہ میں لوگوں کی خطا سوائے

سَبِيلِهِ الْأَجْتِهَادُ فَلَوْ أَنَّ قَوْمًا اجْتَهَدُوا فَلَمْ يَدْرُوا الْهَلَا
 ہیں اگر ایک قوم نے محنت سے ڈھونڈا اور

الْأَبْعَدُ ثَلَاثِينَ فَلَمْ يَفْطَرُوا وَاحْتَتِ اسْتَوْفُوا الْعَبَادَ
 طال نہ دیکھا اگر بعد تیس دن کے اور نہ ہونے افطار بخیا بیٹا تک کہ مہینہ کی گنتی پوری کرے

ثُمَّ كُنْتُ عِنْدَ هَمَّانَ الشَّهْرَكَانِ تِسْعًا وَعِشْرِينَ
 ہر ادن کو ثابث ہوا مہینا تیس دن کا تھا

فَإِنَّ صَوْمَهُمْ وَفِطْرَهُمْ مَا خَرُّوا شَيْءًا عَلَيْهِمْ مِنْ زَكَاةٍ
 تو بے شک ان کا روزہ اور افطار حیرانی اور انہیں کچھ نہ آہ اور سزا

أَوْ عَتَبٍ وَكَذَلِكَ فِي الْحَجِّ إِذَا أَخْطَأَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَإِنَّهُ لَيْسَ
 نہیں ہے اور البیہمی حج میں اگر انہوں نے یوم عرفہ میں خطا کی تو ان پر حج کے

عَلَيْهِمْ لِعَادَتِهِ وَحُجَّتِهِمْ أَضْحَا هُمْ ذَلِكَ وَإِنَّمَا هَذَا
 نقصان نہیں ہے اور ان کو وہی قربانی کافی ہے یہ اللہ سبحانہ تعالیٰ

خَفِيفٌ مِنَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَرَفِئُ بَعَادَتِهِ وَمِنْهَا قَوْلُهُ الْحَاكِمُ
 کی طرف سے تخفیف اور ایتر ہندون پر آسانی ہے اور ایک

إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَكَأَجْرَانِ وَإِذَا اجْتَهَدَ
 موضع یہ حدیث ہی کہ حکم و پیروی الا اگر اجتہاد کرے اور صواب پر پہنچ جاوی تو اس کی دو سزا

فَلْخَطَاؤُهُ أَجْرٌ وَكُلُّهُ مِنْ اسْتِقْرَافِ نُصُوصِ الشَّارِعِ وَ
 اجر ہو اور اگر اجتہاد کرے اور چوک جاوی تو ایک اجر ہے اور شخص شارع کی نصوص اور فتاویٰ کو

فَتَاوَاهُ يَحْصُلُ عِنْدَ قَاعَةِ كَلْبَةٍ وَهِيَ أَنَّ الشَّارِعَ
 حزب تلابن کر لیا تو اس کو کلبہ قاعدہ مل جاوے گا کہ بے شک شارع

قَدْ ضَبَطَ أَوْرَاعَ الْبِرِّ مِنَ الْوُضُوءِ وَالْغُسْلِ وَالصَّلَاةِ
 نے عمدہ اقامت و حضور اور غسل اور نماز

وَالزَّكَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَغَيْرِهِمَا أَجْمَعَتِ الْمَلَائِكَةُ
 اور زکوٰۃ اور روزہ اور حج وغیرہ جہر مذہب متفق ہیں ہر

عَلَيْهِمُ بِأَنْحَاءِ الضَّبْطِ فَشَرَعَ لَهُمْ أَرْكَانًا وَشُرُوطًا وَآدَابًا
 طرح ضبط کر دیے ہیں ان کے لئے کہن اور شرطیں اور آداب مقرر کر دیے ہیں

وَوَضَعَ لَهَا مَكْرُوهَاتٍ وَمُفْسِدَاتٍ وَجَوَائِزَ وَأَشْبَعَ

اور ان کی وہاں مکر و مفسدات اور جائز امور مقرر کر دی ہیں اور

الْقَوْلُ فِي هَذَا أَحْوَاكَ شَبَاعٌ ثُمَّ لَمْ يَجْتَزِ عَنْ قَلْبِكَ

اس میں کہنے کا حق خوب ادا کر دیا ہے بہر اداں ارکان و غیرہ

الْأَرْكَانَ وَغَيْرَهَا بِحُدُودِ جَامِعَةٍ مَّارِعَةٍ كَثِيرٍ

الطور تعریف جامع اور مانع کے خوب بحث نہیں کے

بِحُجَّتٍ وَكَلَّمَاسِئِلَ عَنْ أَحْكَامٍ جُزْئِيَّةٍ تَتَعَلَّقُ بِتِلْكَ

ہے اور جب کہ جزئی احکام سے جو کہ اون

الْأَرْكَانَ وَالشَّرُوطَ وَغَيْرَهَا أَحْكَامًا عَلَى مَا يَفْهَمُونَ

ارکان اور شرط وغیرہ سے متعلق ہیں پوچھتا تو اس کو اون کے

فِي نَفْسِهِمْ مِّنَ الْاَلْفَاظِ الْمُسْتَعْمَلَةِ وَ

والتی سمجھ کر جو الفاظ مستعملہ

أَرْشَدَهُمْ إِلَى الْجُزْئِيَّاتِ تَحْتَ الْكُلِّيَّاتِ

یہ بتا دیتے کہ جزئیات کو کلیات سے منطبق کر لیں

وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ اللَّهُ إِلَّا فِي مَسَائِلَ قَلِيلَةٍ

اور اتنے پر کہے نہ بڑھائے یا اس کے کہ کئی مسائل میں

لِسَبَابِ طَارِيَةِ مِّنْ حَاجَةِ الْقَوْمِ وَخَوْفِ شَرِّ ع

عارضی اسباب کی وجہ سے کہ قوم کا اصرار کرنا وغیرہ پس و ضرور

غَسَلَ الْأَعْضَاءَ الْأَرْبَعَةَ فِي الْوُضُوءِ ثُمَّ لَمْ يَجِدْ الْغُسْلَ

میں چاروں اعضاء کا دھونا منسوخ کیا بہرہ برتنے کے کوئی

بِحُدُودِ جَامِعَةٍ مَّا يَعْرِفُ بِهِ أَنَّ ذَلِكَ دَخَلَ فِي حَقِيقَتِهِ

جامع مانع حد نہیں مقرر ہے جس سے معلوم ہو کہ عضو کی بالمشروطی حقیقت میں داخل ہے

أَمْرًا وَإِنْ إصَالَه الْمَاءُ دَاخِلَةً فِيهَا أَمْرًا وَلَمْ يُقَيَّمِ الْمَاءُ

یا نہیں اور پائے کا بہا نا حقیقت میں داخل ہے یا نہیں اور پانی کے

إِلَى مُطْلَقٍ وَمُقَيَّدٍ وَلَمْ يَمَيِّنْ أَحْكَامَ الْبَيْرِ وَالْخَنْزِرِ

اقتسام مطلق اور مقید مقرر نہیں کیے اور کوئی اور تالاب وغیرہ

وَنَجَّوْهِمَا وَهَذِهِ السَّائِلُ كُلُّهَا كَثِيرَةٌ الْفَوْزُ لَا

کے احکام نہیں بیان کیے اور یہ نام مسائل بہت پیش آنے والے ہیں

يَتَّصِرُ عَدَمُ وَقُوعِهَا فِي زَمَانِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

بہر خیال نہیں کیا جاسکتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں پیش

إِلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمَّا سَأَلَهُ السَّائِلُ فِي قِصَّةِ بَيْرٍ بَضَاعَةٌ

نہیں آئے اور جب آپس کے سائل نے بیر بضاعہ کا حال

وَحَدِيثَ الْقَلَتَيْنِ لَمْ يَزِدْ عَلَى الرَّدِّ إِلَى مَا يَفْهَمُونَ مِنْ

اور قلتین کے حدیث پر جو ہے تو ان پر کچھ طول کلام نہیں کے یہی پر حوالہ کیا کہ جو معصومان لفظ

الْفِطْرِ وَيَعْتَادُونَ فِيهِمَا بَيْنَهُمْ وَلِهَذَا الْمَعْنَى قَالَ سَفِيَانُ

سے وہ سمجھتا ہوں اور آپس میں عادت کر کے ہر اور اس وجہ سے سفیان ثوری نے فرمایا

الثَّوْرِيُّ مَا وَجَدْنَا فِي أَمْرِ الْمَاءِ إِلَّا سَعَةً وَلَمَّا سَأَلَتْهُ امْرَأَةٌ

کہا کہ پائے کے حوزہ میں تو بیکجا پیش ہی پائے ہے اور جب حضرت س

عَنِ الثَّوْبِيِّ بِصِيْبِهِ دَمًا خِيضَةً لَمْ يَزِدْ عَلَى أَنْ قَالَ

ایک عورت نے خون میں سے بہرے ہوئے کپڑے کا مسئلہ پوچھا تو اس نے فرمایا کہ

حَتَّى يَهُتَّمَ أَقْرَبُ حَيْثُ ثُمَّ أَنْضَجِيهِ ثُمَّ صَلِّي فِيهِ فَلَمْ يَأْتِ

اس کو کہ چڑا ل بہر لڑا ل بہر ہو ڈال پھر اس سے نماز پڑھے سو مجھوہ جا ہوئے

بِأَكْثَرِ مَا عِنْدَهُمْ وَأَمَّا بِاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَلَمْ يَعْلَمْنَا

اُس سے زیادہ نہ فرمایا اور استقبال قبلہ کا امر فرمایا اور اس کو قبلہ کے

طَرِيقَ مَعْرِفَةِ الْقُبُلَةِ وَقَدْ كَانَتْ لَصْحَابَةِ يُسَافِرُونَ

معرفت کا طریق تعلیم نہیں کیا اور بیشک صحابہ سفر کیا کرتے تھے اور

وَيَجْتَهِدُونَ فِيْ أَمْرِ الْقُبُلَةِ وَكَانَتْ لَهُمْ حَاجَةٌ شَدِيدًا

قُبُلَةِ كَيْ جَهَتْ سَوَاجَهَاد كَرْتِے تھے اور ان کا طریق اجتہاد کے

إِلَى مَعْرِفَةِ طَرِيقِ الْاجْتِهَادِ فَمِنْ ذَلِكَ لَتَفْوِضِهِمْ مَثَلِ

معرفت کے نہایت حاجت تھی یہ سب اس لیے تھا کہ حضرت کیطون سے ایسے امور

ذَلِكَ إِلَى سِرِّهِمْ وَهَكَذَا أَكْثَرُ فَنَأْوَاهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

ادنیٰ راہی پر حوالہ اور اسطور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اکثر فتاویٰ

إِلَهُ وَسَلَّمَ كَمَا لَا يَخْفَى عَلَى مَنْصُفٍ لَبِيبٍ وَقَدْ

چنانچہ اس صفت و نام پر پوشیدہ نہیں ہے اور بے شک

فَهُمْ مِمَّنْ تَتَّبِعُ أَحْكَامَ اللَّهِ رَاعِي فِي تَرْكِ التَّعَمُّقِ وَعَدَمِ

حضرت کا احکام کے پیروی سے سمجھ لیا ہے کہ حضرت مسلم نے جہان بین کہ ہو کر نہیں اور

الْأَكْثَارِ مِنْ رُجُوهِ الصُّبُطِ مَصْلَحَةٌ عَظِيمَةٌ وَهِيَ أَنْ

وجوہ صبط کے گنہ گشت میں بڑی مصلحت کے رعایت کے ہے اور مصلحت یہ ہے

هَذِهِ الْمَسَائِلُ تَرْجِعُ الْحَقَائِقَ تَسْتَعْمَلُ فِي الْعُرْفِ

کہ ان مسائل کا مال ایسی حقائق کیطون ہے کہ عرفین مجمل

عَلَى أَجْمَلِهَا أَوْ يَعْرِفُ حَدَّهَا الْجَامِعُ الْمَانِعُ الْإِبْعَاسِ

مستعمل ہوئے ہیں اور ان حقائق کے جامع اور مانع حدود شوریٰ بغیر معلوم نہیں ہوتے

وَرَبَّمَا يَحْتَاجُ عِنْدَ إِقَامَةِ الْحَدِّ الْقَائِمِ بَيْنَ الْمُشْكَلِينَ

اور بسا اوقات حد قائم کرنے ہوئے دو شکل کے نیز کے لیے

بِأَحْكَامِهِمْ وَضَوَائِجُ جَوْنِ بِإِقَامَةِ مَا لَمْ يَنْضَبُصْ

ایسے احکام اور ضابطوں کے حاجت پڑتی ہو کہ ان کو قائم کر دینا جرم بین نہیں ہے جب ان کو

مختصراً اور

فِي سِرِّ كَيْفِ تَفْسِيرِهَا لَا يَحْقَاقُ مَثَلَهَا وَهَلْ جَرَّ

اور او کی تفسیر کے تو او کی تفسیر بدون دینے سے حقائق کے ممکن نہیں اور اس طرح کسی جا

فَاتَسْكُلُ الْأَمْرَ أَوْ يَقِفُ فِي بَعْضِ هَذَا لَكَ فِي التَّفْوِيزِ

بکھرا دین میں تسلسل پیدا ہوتا ہے یا بعض جگہ بہتے بہتے کے

عَلَى رَأْيِ الْمُسْتَلَكِ بِهِ وَالْحَقَائِقُ الْآخِرُ لَيْسَتْ بِأَحَقَّ

رای پر حوالہ کرنا ہوتا ہے اور دوسرے درجہ کے حقائق میں رای بہتو بہتو

مِنْ الْأَوَّلَى فِي التَّفْوِيزِ الْمُبْتَكَئِينَ فَلَا جُلْ هَذَا

حوالہ کرنے میں پہلے حقائق کے مجھ او کے زخنین ہے سو ای مصلحت کے

الْمَصْلَحَةِ فَوْضَ الْحَقَائِقُ أَوَّلَ مَرَّةٍ الرَّاغِبُ وَلَمْ يَشِدَّ فِيهَا

دوسری مرتبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے پہل سے حقائق کو اون کے رہے جو الگ کیا اور

يَخْتَلِفُونَ حِينَ كَانَ الْأَخْتِلَافُ فِي أَمْرِ فَوْضَ إِلَيْهِمْ

خلائی امور میں جب کہ اختلاف امر مفوض میں واقع ہو مجھ تشدد نہیں کیا

كَهَذَا فِي ذَلِكَ مَسَاعٍ فَلَمْ يَعْنِفْ عَلَى عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ

اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ جائز تھا سو عمر ابن العاص پر اس میں کہ وہ اس

فَرَأَى مِنْ قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تَقُولُوا بَأْسَ بَكُمُ إِلَى التَّهْلُكَةِ

آیت سے مستدلو اپنے ہاتھ طرف ہلاکت کے

مِنْ جَوَازِ التَّكْيِيمِ حِينَ أَخَافَ عَلَى نَفْسِهِ مِنَ الْبُرْدِ وَلَمْ

جنب کے لیے تیم کا جواز سمجھا اگر سردی کے ماری جان کا خوف ہو مجھ سخت گیری

يَعْنِفُ عَلَى عَمْرٍو بْنِ الْخَطَّافِ يَكْفُرُ مِنْ قَائِلٍ وَلَا مَسْلَمَةٍ

نہیں کے اور عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ اس آیت کے معنوں سے یا چہرہ

النِّسَاءُ أَنَّهُ فِي مِثْلِ الْأَوَّلَةِ لَا الْجَنَابَةِ فَبَقِيَتْ مَسْئَلَةُ الْجَنَابَةِ

عورتوں کو یہ سمجھے کہ یہ حکم عورت کو چھوٹے میں ہے جنابت میں نہیں اور جناب کا مسئلہ

غَيْرَ مَذْكُورَةٍ فَيَنْبَغِي أَنْ لَا يَتَأَمَّرَ الْجَنْبَ اصْلًا أَخْرَجَ

یہاں مذکور نہیں کچھ سخت گیری نہیں کی اب جائز ہے کہ جب ہرگز تیمم نہ کرے

النَّسَاءُ عَنْ طَارِقٍ أَنَّ رَجُلًا اجْتَنَبَ فَلَمْ يَصِلْ فَأَتَى النَّبِيَّ

سے طارق سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص کو جنابت عارض ہوئی سو اس نے نماز

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ فَنَذَرَ ذَلِكَ لَهُ

نبی پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور یہ ذکر کیا

فَقَالَ صَبِثْ فَاجْتَنِبْ رَجُلٌ فَتَمِيمٌ وَصَلَّى فَأَمَّا فَقَالَ

اپنی فرمایا اچھا کیا اور ایک اور شخص کو جنابت ہوئی اس نے تیمم کر کر نماز پڑھ لی وہی حاضر ہوا

نَحْوَمَا قَالَ لِلْآخِرِ يَعْنِي أَصِيبْتَ أَتَيْتَهُ وَلَمْ يَعْرِفْ عَلَى أَحَدٍ

اپنی وہی فرمایا یعنی اچھا کیا تمام ہوا اور کسی پر ادون صحابہ میں سے

مِنْكُمْ آخِرُ صَلَوةِ الْعَصْرِ وَأَدَّاهَا فِي وَقْتِهَا حِينَ كَانُوا جَمِيعًا

جس نے وقت سے نماز پیر ادا کی یا عین وقت پر پڑھی جب کہ وہ سب

عَلَى تَأْوِيلٍ مِنْ قَوْلِهِ لَا تُصَلُّوا الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ

اس حدیث کے تاویل پر ہے کہ تم نماز نہ پڑھنا مگر بنے قریظہ

وَبِأَجْمَلَةٍ فَمِنْ أَحَاطَ بِجَوَائِبِ الْكَلَامِ عَلِمَ أَنَّ

من جا کر سخت گیری نہیں کے اور خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص کلام کے پہلو کو خوب جانتا ہے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَوَضَّاهُ كَمَا وَضَّاهُ فَذَكَرَ

وہ جانیگا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ان حقائق کا حال جو عرف

الْحَقَائِقُ الْمُسْتَعْلَى فِي الْعُرُفِ عَلَى أَجْمَلِهَا وَكَذَا

میں جملہ مستعمل ہیں اور ایسی ہے ایک کو ایک سے مطابق کرنا ادون کے

وَتَصْدِيقُ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ لِيَأْمُرَهُمْ وَتَطْيِيرُ تَفْوِضُ

تسبیح پر تفویض فرمایا ہے اور اس کی تطییر فقہار کا

الْفُقَهَاءُ كَثِيرٌ وَأَمَّا الْأَحْكَامُ وَالْأَلْفَاظُ فَالْمُتَّبَعَةُ وَعَادَتُهُمْ

اکثر احکام کو سب سے پہلی عین اور عادت پر حوالہ کر دینا۔ سو ان کے نزدیک

فَلَا عَنُفَ عَلَى أَحَدٍ مِنَ الْمُخْلِفينَ عِنْدَهُمْ وَنُظِيرُهُ أَيْضًا

دونوں خلاف کرنا اور ان میں سے کسی پر کثرت نہیں ہے اور اس کی بھی نظیر ہے

مَا أَجْمَعَتْ أُمَّةٌ مِنَ الْأَجْتِهَادِ فِي الْقَبْلِ عِنْدَ الْغَيْبِ

کہ امت کا اصل اجتہاد پر اجماع ہو چکا ہے کہ اگر کسی دن حجت قبلہ اٹل ہو سین کر لین اور

وَتَرَكَ الْعَنُفَ عَلَى وَاحِدٍ فِي مَا أَدَّى تَحْرِيدَ الْيَدِ وَنُظِيرُهُ

کسی پر اس کی آگے سے جبر ہو کر نہ کیا گرفت نہیں کے اور

هَذِهِ الْمَصْلُحَةُ مَا ذَكَرَهُ أَهْلُ الْمَنَاطِرَةِ مِنَ الْأَصْطِلَاحِ

اس مصلحت کا نظیر یہ کہ اصل مناظرہ نے جو اصطلاح دلائل

عَلَى تَرْكِ الْجُحْتِ عَنْ مُقَدِّمَاتِ الدَّلِيلِ

کے مقدمات سے بحث ترک کر کے ہر ذکر کیا ہے تاکہ بحث

لَيْسَ يَكُنْ مِنْ أُنْتِشَارِ الْجُحْتِ فَمَنْ عَرَفَ هَذِهِ الْمَسْئَلَةَ

کے تفویق لازم نہ آجادی پس جو شخص کہ اس مسئلہ کو کا جفتہ جانتا ہے

كَمَا هُوَ عَلِيمٌ أَنَّ أَكْثَرَ صُورِ الْجُحْتِ يَكُونُ الْحَقُّ فِيهَا

وہ یہ جانتا کہ اجتہاد کے اکثر صورت میں حق الامر اختلاف کو دونوں

دَائِرِ اجَابِي لِاخْتِلَافِ أَنْ فِي الْأَمْرِ سَعَةً وَأَنَّ

جانب ہیں دائر ہو سکتے اور یہ جان لیگا کہ حکم میں گنجائش ہے اور ایک

الْيُسْرُ عَلَى شَيْءٍ وَاحِدٍ وَالْجُحْمُ بِنَفْيِ الْمُخَالَفِ لَيْسَ

سہجہ پر اڑ جانا اور مخالف کی نفی کا یقین کر لینا کچھ نہیں ہے

وَأَنَّ اسْتِثْنَاءَ طَحْدٍ وَدِهَارٍ كَانَ مِنْ بَابِ تَقْرِيبٍ

اور اس کے حدود کا استنباط اگر وہ استنباط اس قسم کا ہے کہ ذہن اس کو قریب کرتا ہے

الَّذِينَ إِلَى مَا يَفْهَمُهُ كُلُّ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ اللِّسَانِ

اور جس محاورہ کی طرف جسکو زبان دان ہر ایک سمجھتا ہے تو وہ علم کے

فَاعَانَتْ عَلَى الْعِلْمِ إِنْ كَانَ بَعِيدًا مِنَ الْأَذْهَانِ

اعانت ہوتے ہیں اور اگر جب یہ سنبھال دہنوں سے بے

وَلَيْزِلَ لِلْمَشْكِلِ مُقَدَّمَاتٌ مُخْتَرَعَةٌ فَحَسْبَى أَنْ

اور خزانے مقدمات کو فریقہ سے مشکل کے نیز کرتے ہیں تو بسا اوقات

تَكُونُ شَرْعًا جَدِيدًا وَإِنَّ الصَّحِيحَ مَا قَالَهُ الْأَمَامُ عَزَّ

نما شرع ہو جاتی ہے اور بیشک صحیح وہ ہے جو امام عزا الدین

الَّذِينَ بَنَى عَبْدُ السَّلَامِ وَلَقَدْ أَفْلَحَ مَنْ يَأْتِيهِمْ

بن عبد السلام نے کہا ہے اور بیشک خوش ہے کہ جس نے وہی اختیار کیا

عَلَى وَجْهِهِ وَاجْتَنَبَ مَا أَجْمَعُوا عَلَى تَحْرِيمِهِ اسْتَبْلَحَ

جسکے وجہ پر اتفاق ہوا ہے اور یہی بجا جسکے حرام ہوا ہے اور اسی

مَا أَجْمَعُوا عَلَى إِبَاحِهِ فَعَلَ مَا أَجْمَعُوا عَلَى اسْتِحْبَابِهِ

علم کو مباح جانا جسکے اجابت ہوا ہے اور وہی کیا جسکے استحباب ہوا ہے

وَاجْتَنَبَ مَا أَجْمَعُوا عَلَى كَرَاهَتِهِ وَمَنْ أَقْدَرُ كَيْمَا اخْتَلَفُوا

اور اس سے بجا جسکے کراہت ہوا ہے اور جس نے مختلف فیہ کو کیا

فِيهِ فَكَهَ حَالًا إِنْ كَانَ يُكُونُ الْمُخْتَلَفُ

اور اس کے لیے دو حال ہیں ایک تو یہ کہ مختلف فیہ اس قسم کا ہو

فِيهِ مَا يَنْقُضُ الْحُكْمَ بِهَذَا السَّبِيلِ إِلَى

کہ حکم کے نقیض ہے ایسی مختلف فیہ میں تطبیق کے کوئی راہ نہیں ہے

التَّقْلِيدُ فِيهِ لَا يَخْطَأُ مُحَضَّرٌ مَا حُكِمَ فِيهِ بِالنَّقْضِ إِلَّا

کہ جبکہ صرف خطا ہی خطا ہی اور نہیں نقیض کا حکم اس لیے ہی ہوا ہے

لِكُونِهِ خَطَاً بَعِيدًا مِّنْ نَّفْسِ الشَّرِّ وَمَا خَذَنَهُ وَرِعَايَةً

کہ وہ خطا ہے نفس شرع اور باخیز شرع سے اور فرعی حکم کے رعایت

حُكْمُهُ الثَّانِيَّةُ اَنْ يَكُوْنَ هَا لَا يَنْقُضُ الْحُكْمَ فِيهِ فَلَا بَأْسَ

سے دور ہے اور دوسرا حال یہ ہے کہ اس حکم کا ہو کہ حکم اسی نہیں تو

يَفْعَلُهُ وَلَا يَبْزُكُ اِذَا قُلْنَا فِيهِ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ لَانَّ

اوسکی کرنی اور نہ نیک کچھ دور نہیں اگر کسی عالم کے تقلید کرے تو

النَّاسَ لَمْ يَزَالُوا عَلٰى ذَلِكَ يَسْأَلُونَ مِمَّنْ اتَّفَقَ مِنْ

کیونکہ لوگوں کا ہمیشہ بھی حال رہا ہے کہ جو عالم مل گیا اسی سے

الْعُلَمَاءِ مِنْ غَيْرِ تَقْيِيدٍ بِمَذْهَبٍ وَلَا اِنْكَارِ عَمَّا

پوچھ گیا مذہب کچھ قید نہ تھے اور نہ کسی سیال پر کوئی

اَحَدٌ مِّنَ السَّائِلِينَ اِلَى اَنْ ظَهَرَتْ هَذِهِ الْمَذَاهِبُ وَ

اعتراض تھا یہاں تک کہ یہ مذاہب اور

مَتَعَصِبُوْهُمَا مِنَ الْمُقْلِدِيْنَ فَاِنْ اَحَدًا هُمْ يَتَّبِعُوْنَ اِمَامًا

متعصب مقلد پیدا ہو گئے کیونکہ بعض شخص مقلد ہو کر اپنے ہی امام

مَعَ بَعْدٍ مِّنْ هَيْبَةٍ عَنِ الْاَدِلَّةِ مُقْلِدًا لَهُ فَيَقَالَ قُلُوبُ

کے قول کی پیروی کرتا ہے باوجودیکہ اس کا مذہب دلائل سے الگ ہوتا ہے گو یا کہ وہ امام

رَبِّيْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ وَهَذَا اَنَا اِيَّ عَنِ الْحَقِّ وَبَعْدُ عَنِ

نبی ہی اوسکی طرف رسل ہوا ہے اور یحییٰ سے جدائی اور

الصَّوَابِ لَا يَخْضِبُهُ اَحَدٌ مِّنْ اُولَى الْاَلْبَابِ اِنْ هِيَ

صواب سے دوری ہے کوئی وانا پسند نہیں کرتا قول تمام ہوا

وَقَالَ مَنْ قُلْنَا اِمَامًا مِّنَ الْاَكْثَرِ ثُمَّ اَرَادَ تَقْلِيْدَ غَيْرِهِ

اور کہا ہے جو شخص کسی ایک امام کا مقلد ہو چھپر اور کسی تقلید کا ارادہ کرے

فَمَنْ لَّهُ ذَلِكَ فِيهِ خِلَافٌ وَالْمُخْتَارُ التَّفْصِيلُ فَإِنْ كَانَ

نوا کیا اور مکروہ جازم ہے اس میں خلاف ہے اور مختار یہ تفصیل ہے پس اگر وہ

الْمَذْهَبُ الَّذِي رَأَى أَنَّ الْقَالَ إِلَيْهِ مِنْهَا يَنْقُضُ فِيهِ

مذہب جس طرف تقلید کیا جاتا ہے اس قسم کا ہے کہ اس میں

الْحُكْمُ فَلَيْسَ لَهُ الْأَنْتِقَالُ إِلَى حُكْمٍ يَحْتَاجُ لِقَضِيَّةٍ

حکم ٹوٹ جاتا ہے تو اس کو ایسا حکم کی طرف جکا نقص واجب ہے

فَإِنَّهُ لَيَحْتَاجُ نَقْضَ الْأَبْطَالَةِ وَإِنْ كَانَ الْمَأْخُذَانِ

انتقال کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس کا نقص اس کے لیے واجب ہے کہ وہ باطل ہے

مُقَارِبَيْنِ جَاذِ التَّقْلِيدِ وَالْأَنْتِقَالِ لِأَنَّ النَّاسَ لَمْ

اور اگر دونوں کے مابین قریب ہیں تو تقلید اور انتقال دونوں جائز ہیں کیونکہ صحابہ کو زمانہ سے

يُرَاكُوا مِنْ زَمَنِ الصَّحَابَةِ إِلَى أَنْ ظَهَرَتْ الْمَذَاهِبُ

یہاں تک کہ یہم چاروں مذہب پیدا ہوئے

الْأَرْبَعَةُ يَقْلُدُونَ مِنَ اتَّفَقَ مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنْ غَيْرِ

لوگوں کا ہمیشہ بھی حال رہا کہ جو عالم علیاً تقلید کر لے اسے ایسا کہ

نَكِيرٍ مِنْ أَحَدٍ يَعْتَبِرُ نَكَارَةً وَلَوْ كَانَ ذَلِكَ بِإِطْلَاقِ

انکار نہیں تھا جبکہ اعتبار ہو اور اگر ایسی تقلید باطل ہو تو

لَا تُكَرَّوْهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ أَتَشْهَى وَإِذَا تَحَقَّقَ ذَلِكَ

بے شک وہ انکار کرنے والے اعلم بالصواب تمام ہوا اور جب چھو

مَا بَيَّنَّا عَلَيَّا أَنَّ كُلَّ حُكْمٍ تَحْكُمُ فِيهِ الْمُجْتَهِدُ بِاجْتِهَادِهِ

ہمارا بیان دہین ہو گیا تو یہ جان گیا کہ جس حکم میں مجتہد اپنے اجتہاد سے بحث کرتا ہے

مَنْسُوبٌ إِلَى صَاحِبِ الشَّرْعِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

نورہ صاحب شرع علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب ہوتا ہے

إِنَّمَا إِلَى الْقَضَاءِ أَوْ إِلَى الْعِلَّةِ مَا خُذَتْهُ مِنْ لَفْظِهِ وَإِذَا كَانَ

یا تو حضرت کو فرمودہ کی طرف یا علت کی طرف کہ او کی فرمودہ کو یا خود پر ہی ہے اور جب یہ

الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فَفِي كُلِّ اجْتِهَادٍ مَّقَامَانِ أَحَدُهُمَا أَنَّ

انتساب قائم ہوا تو ہر ایک اجتہاد میں دو مقام ہیں ایک تو یہ ہے

صَاحِبُ الشَّرْعِ هَلْ ارَادَ بِكَلَامِهِ هَذَا الْمَعْنَى أَوْ غَيْرَهُ

کہ آیا صاحب شرع میں اپنی کلام کے یہ معنی مراد لیے ہیں یا اور

وَهَلْ نَصَبَ هَذِهِ الْعِلَّةَ مَذَارِئِي نَفْسِهِ حِينَ مَا

اور آیا اسے علت کو اپنی دل میں بروقت فرماتے حکم

نَكَّمَ بِالْحُكْمِ الْمَنْصُوصِ عَلَيْهِ أَوْ لَا فَإِنْ كَانَ التَّصْوِيفُ بِالنَّظَرِ

منصوص علیہ کے مد نظر آیا ہے یا نہیں پس اگر باعتبار اس سے مقام نہ کر

إِلَى هَذَا الْمَقَامِ فَاحِدُ اجْتِهَادٍ لَا يَجِيزُهُ مَصِيبُ دُونِ

تصویب کی بحث ہوتی ہے تو دو نو مجتہدین سے بلا تعین ایک مصیب ہو

الْآخِرُ وَثَابِتُهُمَا أَنَّ مِنْ جُمْلَةِ أَحْكَامِ الشَّرْعِ أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ

دوسرا نہیں اور دوسرا مقام یہ ہے کہ منجملہ احکام شرعی کے ہے کہ حضرت

عَلَيْهِ وَالْه وَسَلَّمَ عَرَدَ إِلَى أَمْتِهِ صَرِيحًا أَوْ دَلَالَةً أَنَّهُ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے امت کو بالصریح یا بدلالة پہنچا دیا ہے

مَتَى اخْتَلَفَ عَلَيْهِمْ نَصُوصٌ اِخْتَلَفَ عَلَيْهِمْ مَعَانِي

کہ جب اوپر نصوص مختلف ہو جائیں یا نصوص میں سے کسی فقر کے سامنے

نَصٌ مِنْ نَصُوصِهِ فَمَّا مَوْكِنٌ بِالْاجْتِهَادِ وَاسْتِفْرَاحٌ

مختلف ہو جائیں تو ان کو جستہاد کریگا اور ان سے معافی میں سے حق بات

الطَّائِفَةُ فِي مَعْرِفَةِ مَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ ذَلِكَ فَإِذَا تَعَيَّنَ عِنْدَ

در یافت کر نہیں جب طاقت صحت کر لیا حکم ہے پھر جب مجتہد کو ان میں سے

مُجْتَهِدًا شَيْءٌ مِّنْ ذَلِكَ وَجِبَ عَلَيْهِ اتِّبَاعُهُ كَمَا عَهْدُكَ

کو ایک ایک معنی میں ہوا ہے تو اس پر اسیکا اتباع واجب ہے جیسا کہ اوں سے

إِلَيْهِمْ أَنَّهُ مَتَى اشْتَبَهَ عَلَيْهِمُ الْقِبْلَةَ فِي السَّيْلَةِ

یہ عہد کیا کہ جب اوپر اندھیرے رات میں قبلہ کے بہت مشابہ ہو جاوے

الظُّلُمَاءُ شَبَّحَ عَلَيْهِمْ أَن يَخْرُؤُوا وَيَصِلُوا إِلَى جِهَةِ وَقَعِ

تو اندھیرا اٹھ کر نہ جب ہی اور نماز اوپر پڑھ لیا کہ میں جدھر اوں کے اکل تمام

تَحَرُّمٌ عَلَيْهِمْ فَهَذَا أَحْكَمُ عِلْقَةِ الشَّرْعِ بِوُجُودِ التَّحَرُّمِ كَمَا عَلَّقُوا

ہو پس بھیہ حکم ہے کہ شرع نے اکل کرنے پر منع کیا ہے جیسا کہ

وَجِبَ الصَّلَاةُ بِالْوَقْتِ وَكَمَا عَلَّقَ تَكْلِيفَ الصَّيِّ

نماز کے وجوب کو وقت پر بھیہ رکھا ہے اور جیسے بچہ کے مکلف ہونیکو اوس کے بالغ

يَبْلُغُ فَإِنْ كَانَ الْبَحْثُ بِالنَّظْرِ إِلَى هَذَا الْمَقَامِ فَظَرَّ

ہونے پر بھیہ نظر لیا ہے پس اگر بخاطر اس مقام کے بحث ہی تو عذر کرے

فَإِنَّكَ نَتِ السَّلَّةُ مِمَّا يَنْقُضُ فِيهِ اجْتِهَادُ الْمُجْتَهِدِ فَإِذَا

پس اگر مسئلہ اس قسم کا ہے کہ اس میں مجتہد کا اجتہاد ٹوٹتا ہے

جُتِهَادُهُ بَاطِلٌ قَطْعًا وَإِنْ كَانَ فِيهَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

تو یقیناً اسکا اجتہاد باطل ہے اور اگر اوس باب میں حدیث صحیحہ موجود ہو

وَقَدْ حَكَمَ بِخِلَافِهِ فَأُجْتِهَادُهُ بَاطِلٌ ظَنًّا وَإِنْ كَانَ

اور اونی اوس کے خلاف حکم دیا تو اسکا اجتہاد ظننا باطل ہے اور اگر

الْمُجْتَهِدُ أَنْ جَمِيعًا قَدْ سَلَكَ مَا يَنْبَغِي لَهُمَا أَنْ يَسْلُكَاهُ

مردو مجتہد وہی راستہ چلیں جو دونوں کو چلنا چاہیے تھا

وَلَمْ يَخْلُفَا حَدِيثًا صَحِيحًا وَلَا أَمْرًا يَنْقُضُ اجْتِهَادَ

اور نہ حدیث صحیح کے مخالفت کے ہے اور نہ ایسی امر کے مخالفت کے ہے

الْقَاضِي وَالْمُقْتَضَى فِي خِلَافِهِ فَهُمَا جَمِيعًا عَلَى الْحَقِّ هَذَا

کہ اوس کے خلاف میں قاضی اور مقتضی کا اجتہاد و ثبوت جاویں تو وہ دونوں مجتہد و ثبوت پر

وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَكِيدُ الْأَخْذُ بِهَذِهِ الْمَذَاهِبِ أَرْبَعَةٍ

ہمیں بہت یاد رکھو و اللہ اعلم باب ان چاروں مذہب کی اتباع کی ناکید کا اور

وَالشَّيْءُ يَدِينِي تَرْكُهَا وَأَخْرُجُ عَنْهَا أَعْلَمُ أَنَّ فِي الْأَخْذِ

اون کے چھوڑنے میں اور ان سے باہر ہونے میں تشدید کا سمجھ لے کہ ان چاروں

بِهَذِهِ الْمَذَاهِبِ أَرْبَعَةٍ مَصْلَحَةٌ عَظِيمَةٌ وَفِي الْأَعْرَاضِ

مذہب کی اتباع میں بڑی مصلحت ہے اور ان سب سے عوارض

عَنْهَا كُلُّهَا مَفْسَدَةٌ كَبِيرَةٌ خُذْ بَيِّنَاتٍ ذَلِكَ بوجوهٍ أَحَدٌ

ہو یہ میں بڑھتی مفسدہ ہے ہم اس کو کئی طرح سے بیان کرتے ہیں

أَنَّ الْأُمَّةَ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ تَعْتَمِدَ وَاعْلَمْ

ایک یہ کہ امت اس پر متفق ہے کہ شریعت کی معرفت میں سلف پر

السَّلَفُ فِي مَعْرِفَةِ الشَّرِيعَةِ فَالْتَّابِعُونَ اعْتَمَدُوا فِي

اعتماد کیا کریں سونا بیعون نے اس معرفت میں صحابہ پر

ذَلِكَ عَلَى الصَّحَابَةِ وَتَبِعَ التَّابِعِينَ اعْتَمَدُوا عَلَى التَّابِعِينَ

اعتماد کیا اور تبع تابعین نے تابعین پر اعتماد کیا

وَهَكَذَا فِي كُلِّ طَبَقَةٍ اعْتَمَدَ الْعُلَمَاءُ عَلَى قَبْلِهِمْ وَ

اور اسی طور پر ہر طبقہ کے علمائے اپنے سے پہلےوں پر اعتماد کیا ہے

الْعَقْلُ يَدُلُّ عَلَى حَسَنِ ذَلِكَ لِأَنَّ الشَّرِيعَةَ لَا يَعْرِفُ

اور عقل اس امر کو نیک جانتی ہے کیونکہ شریعت بدون نقل اور

إِلَّا بِالنَّقْلِ وَالْإِسْتِنبَاطِ وَالنَّقْلُ لَا يَسْتَقِيمُ إِلَّا بِأَنْ

استنباط کی معلوم نہیں ہوتی اور نقل جب ہی راستہ ہی ہے کہ

يَا خذْ كُلَّ طَبَقَةٍ عَمْدٍ قَبْلَهَا بِأَلَا تَصَالُ الْكِبْدُ فِي الْأَسْتِنْبَاطِ

کہ ہر طبقہ اپنی سی پہلی متصل طبقہ سی دریافت کری اور استنباط میں

أَنْ يَعْرِفَ مَذَاهِبَ الْمُتَقَدِّمِينَ لِئَلَّا يَخْرُجَ مِنْ أَقْوَالِهِمْ

ضروری کہ متقدمین کی مذاہب کو سمجھ لی تاکہ انہی اقوال سی باہر نہ ہو جاوے

فَيَخْرُقَ الْأَجْمَاعَ وَيُنْجِي عَلَيْهَا وَلَيْسَتْ عَيْنٌ فِي ذَلِكَ

کہ اجماع ٹوٹ جاوے اور اس پر بنا رکھے اور اس میں اپنی سادہ بین سے

مَنْ يَسْبِقُ لَأَنْ جَمِيعَ الصَّنَاعَاتِ كَالصَّرْفِ وَالْخَوِّ

استغانت میری کہ نہ تمام علوم جیسے صرف اور نحو اور

الطِّبِّ وَالشَّعْرِ وَالْحَدِّ أَدَّةٌ وَالنَّجَارَةُ وَالصِّيَاغَةُ لَمْ

طبابت اور شعر اور آشگری اور درودگری اور زرگری سیکو

يَتَيَسَّرُ لِأَحَدٍ إِلَّا زَمَّةَ أَهْلِهَا وَغَيْرَ ذَلِكَ فَادْرُسْ بَعِيدَ

بدون خدا شکر ابری ال مناعت کی بسر نہیں ہوتی اور اسکی علاوہ ناممکن ہے

لَمْ يَقِعْ وَإِنْ كَانَ جَائِزًا فِي الْعَقْلِ وَإِذَا تَعَيَّنَ

واقف نہیں ہوتی اور اگرچہ عقل کے تجویز میں جائز ہی اور جب سلف کی

الْأَعْيَادُ عَلِمَ أَقَاوِيلَ السَّلَفِ فَلَا يَكُنْ أَنْ يَكُونَ

اقوال پر اعتماد نہیں کیا تو یہ ضروری ہے کہ اس کے اقوال

أَقْوَالِهِمُ الَّتِي يَعْتَدُ عَلَيْهَا مَرْوِيَّةٌ بِالْأَسْنَادِ الصَّحِيحِ

جس پر اعتماد ضروری صحیح صحیح سند سے مروی ہوں

أَوْ مِنْ زَنَةِ فِي كُتُبٍ مَشْهُورَةٍ وَإِنْ يَكُونُ مُحَدِّثًا وَمَنْ

یا مشہور مشہور کتابوں میں مندرج ہوں اور بحث کی ہوئی ہوں

بِأَنْ يَبِينَ الرَّاجِحُ مِنْ مُحْتَمَلَاتِهَا وَتَخَصُّصُ عُمُومِهَا فِي

اسطور کہ اس کے تمام احتمالات میں سی راجح کا اور بعض مباح میں عام میں سی خاص

بَعْضُ الْمَوَاضِعِ وَنَقِيذُ مَطْلَقَاتِنَا فِي بَعْضِ الْمَوَاضِعِ وَ

اور بعض مباحث میں مطلق میں سے مقتدا کا بیان ہو اور

یَجْمَعُ الْخْتَلَفَ مِنْهَا وَبَيْنَ حُكْمِ أَحْكَامِهَا وَلَا يَكُونُ

اور نہیں سے مختلف کو جمع کیا ہو اور اس کے احکام کی علتوں کا بیان ہو اور نہیں کہ

الْإِعْتِدَادُ عَلَيْهَا وَلَيْسَ مِنْهَا فِي هَذِهِ الْأَرْضِ

اور اعتناء اس پر نہ ہو گا اور اس آخری زمانہ میں اس طرح کا مذہب

الْمُتَأَخِّرُونَ بِهَذِهِ الصِّفَةِ الْأَهْلُ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ

بجراں جہاں مذہبوں کے اور کوئی مذہب نہیں ہے

أَلِلَّهِ الْأَمْذَاهِبِ الْأَمَامِيَّةِ وَالرِّيَاضِيَّةِ وَهُمْ أَهْلُ

مگر امامیہ اور زیدیہ کا مذہب اور وہ دونوں

الْبِدْعَةِ لَا يَجُوزُ الْإِعْتِدَادُ عَلَيْهِمْ أَقَاوِيلُهُمْ وَثَانِيهَا قَاك

بدعتی میں ان کے احوال پر اعتناء کرنا جائز نہیں ہے اور دوسری وجہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اتَّبَعُوا السَّوَادَ

پیہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے انہوہ کثیر کے

الْأَعْظَمُ وَلَمَّا أُنْزِلَتْ رِسَالَتُ الْمَذَاهِبِ الْحَقَّةِ الْأَهْلُ الْأَرْبَعَةِ

بہر وی کرنا اور چونکہ اور مذاہب حقہ بجز ان جہاں کے سب سے

كَانَ اتِّبَاعُهَا اتِّبَاعًا لِّلْأَكْثَرِ الْأَعْظَمِ الْخُرُوجُ عَنْهَا

اور نہیں کا اتباع سواد عظم کا اتباع ہے اور ان سے باہر ہونا

خُرُوجًا عَنِ السَّوَادِ الْأَعْظَمِ وَقَالَتْهَا أَنَّ الزَّمَانَ

سواد عظم سے باہر ہونا ہے اور نہیں کے پیہر و جہر ہی کہ چون کہ

لَمَّا طَالَ وَبَعْدَ الْعَهْدِ وَضِيعَتِ الْأَمَانَاتِ لَمْ يَجُزْ أَنْ

دست دراز گذر گئے اور زمانہ دور ہو گیا اور امانتیں جالی رہیں تو اب جائز نہیں ہو

يَعْتَدُ عَلَى أَقْوَالِ عُلَمَاءِ السُّوءِ مِنَ الْفَضَائِلِ الْجَوْسِرِ وَ

کہ نیکو علمائے غلط فہمیوں اور براہوں کے گفتار مستندین کے

الْمُفْتِينَ التَّالِعِينَ لَا هُوَ لَيْسَ بِمَنْسُوبٍ إِلَيْهِمْ

اقوال پر استناد کیا جاویں یہاں تک کہ وہ اپنے قول کو سلف میں سے

إِلَى بَعْضٍ مِّنْ أَشْتَهَرٍ مِّنَ السَّلَفِ بِالْصِّدْقِ وَالذِّيَانَةِ

کسی شخص صدق اور دیانت اور امانت میں مشہور کیطرف

وَالْأَمَانَةِ إِمَّا صَرِيحًا أَوْ دَلَالَةً وَحُفَظَ قَوْلُهُ ذَلِكَ وَلَا

بہر اجماع یا بدلائل منسوب کریں اور اس کا قول محفوظ ہر اور نہ

عَلَى قَوْلٍ مِّنْ لَّدُنِّيْ هَلْ جَمَعَ شَرُوطَ الْأَجْتِهَادِ

ایسے کیقول پر استناد کیا جاتا ہے جبکہ ہم نہیں جانے کہ اسناد کی شرطیں ہیں جمہور کی ہیں

أَوْ لَا فَإِذَا رَأَيْنَا الْعُلَمَاءَ الْمُحَقِّقِينَ فِي مَذَاهِبِ السَّلَفِ

یا نہیں بھڑبھڑا رہے مذہب سلف کی تحقیق علیٰ کہ وہ ہیں تو ترتیب ہو کہ وہ اپنے

عَسَى أَنْ يَصْدُقُوا فِي تَخْرِيجَاتِهِمْ عَلَى أَقْوَالِهِمْ أَوْ اسْتِنْبَاطِ

تخریجات میں سلف کے اقوال سے یا اپنی استنباط میں کتاب و سنت

هُمُ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَأَمَّا إِذَا لَمْ يَزِمْنَاهُمْ ذَلِكَ فَهِيَ بَاتٍ

کے تصدیق کیے جاویں اور نہ وہ حال کہ انہیں یہ بات نہ دیکھیں تو تصدیق

وَهَذَا لِمَعْنَى الَّذِي أَشَارَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَحَيْثُ

دور ہی اور یکجہ وہی ہے میں کہ عمر ابن الخطاب نے جہدہرا اشارہ کیا ہے جہاں

قَالَ يَهْدِمُ الْإِسْلَامَ حِدَالُ الْمَنَافِقِ بِالْكِتَابِ بَنِي الْمَسْعُودِ

کہا ہے منافق کا ہلکا کر کتاب کہتا ہے اسلام کو براؤ کر دیتا ہے اور ابن مسعود نے

حَيْثُ قَالَ مَنْ كَانَ مُتَّبِعًا فَلْيَتَّبِعْ مَنْ مَضَى فَمَا ذَهَبَ

اشارہ کیا ہے جہاں کہتا ہے جو شخص اتباع کری تو چاہیے کہ گزری ہوئی کا اتباع کریں ابن حزم

إِلَيْهِ ابْنُ حَزْمٍ حَيْثُ قَالَ التَّقْلِيدُ حَرَامٌ وَتَحْيِيلُ أَحَدٍ

تقول یہ جو کہتا ہے کہ تقلید حرام ہے اور کسیکو بدل نہیں ہے

أَنْ يَأْخُذَ قَوْلَ أَحَدٍ غَيْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کے قول کو

أَلَهُ وَسَلَّمَ يَلَاذِبُهُ أَنْ لَقَوْلِهِ تَعَالَى اتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ

بلواذیبیل اخذ کرے بدلیل اس آیت کے چلو اسے پر جو اُنرا

مَنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى إِذَا

مگر نہ تباری رب سے اور نہ چلو اس کے سوا اور رفیقوں کے پیچھے اور بلاذیل اس آیت

قِيلَ لَهُمْ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ

اور جو انکو کہیں چلو اسے پیچھا انارا اللہ نے کہیں نہیں بلکہ چلیں گے ہم

أَبَاءَنَا وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَا دَحَّا لَكُمْ لَمْ يُقِلِّدْ

جبر دیکھا ہم نے اپنے باپ داد کو اور اللہ تعالیٰ اسکی روح میں جو تقلید نہ کرے

فَاتَّبِعُوا عِبَادِي الَّذِينَ يُسَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ

فرماتا ہے کہ تم جو عباد میرے بنو جو کہ سننے میں بات اور پھر چلو میں اس کے نیک پر

أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ وَاللَّهُ وَهُوَ أُولُو الْبَابِ

وہی ہیں جسکو راہ دی اللہ نے اور وہی ہیں عقل والے

وَقَالَ تَعَالَى فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم میں نزاع ہو تو اسکو رجوع کرو اللہ

الرَّسُولُ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُتَّبِعُوا

اور رسول کی طرف اگر تم یقین رکھتے ہو اللہ پر اور پھر اگلے دن پر سو اللہ تعالیٰ نے

تَعَالَى لَرُدُّهُ عِنْدَ تَنَازُعٍ إِلَى أَحَدٍ دُونَ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ

نہانہ کر دیتا حادثہ پیش کرنا بخیر قرآن اور حدیث کی سیطرہ میں نہیں کیا

وَحَرَّمَ بَيْنَكَ الرَّدَّ عِنْدَ التَّنَازُعِ إِلَى قَوْلٍ قَائِلٍ لَأَنَّهُ غَيْرُ

اور اسی سے تنازع کیوقت قول قائل کیطرف رد کرنا حرام ہو گیا اس لیے

الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ وَقَدْ صَحَّ إِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ كُلِّهِمْ وَأُولَئِهِ

کو بخیر قرآن اور حدیث کے ہے اور بزرگ تمام صحابہ کا اجماع اول سے آخر تک

عَنْ أَخْزَرِهِمْ وَأَجْمَاعِ التَّالِعِينَ أُولَئِهِ عَنْ أَخْزَرِهِمْ

اور تالبعین کا اجماع اول سے آخر تک

وَأَجْمَاعِ تَبَعِ التَّالِعِينَ أُولَئِهِ عَنْ أَخْزَرِهِمْ عَلَى الْأَمْرِ تَنَازُعًا

اور تبع تالبعین کا اجماع اول سے آخر تک اس تعلیق کے بارے میں

وَالْمَنْعُ مِنْ أَنْ يُقْصَدَ أَحَدُ إِلَى قَوْلِ الْإِنْسَانِ قَوْلُهُمْ أَوْ

اور منع کرنے پر ثابت ہو جائے کہ کوئی شخص اپنے میں سے کسی انسان کے قول کیطرف

مِمَّنْ قَبْلَهُمْ فَيَأْخُذُ بِهِ كُلُّهُ فَلْيَعْلَمْ كَمَنْ أَخَذَ بِجَمِيعِ

یا اپنی سے پہلے کے قول کیطرف قصد کرے یہ وہ تمام اقوال کو اخذ کرے جس میں شخص امام

أَقْوَالِ إِلَى حَنِيفَةٍ أَوْ جَمِيعِ أَقْوَالِ مَلَكَ أَوْ جَمِيعِ أَقْوَالِ

یا حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے تمام اقوال یا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے تمام اقوال یا امام

الشَّافِعِيِّ أَوْ جَمِيعِ أَقْوَالِ أَحْمَدَ وَلَا يَتْرَكَ قَوْلَ مَنْ

شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے تمام اقوال یا امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے تمام اقوال اخذ کیے اور انہیں سے یا ان سے

اتَّبَعَ مِنْهُمْ أَوْ مِنْ غَيْرِهِمْ إِلَى قَوْلٍ غَيْرِهِ وَلَا يَجْتَمِعُ عَلَى

علامہ اپنے متبوع کا قول چھوڑ کر غیر کا قول نہیں لیتا اور جو شران

مَأْجَاءَ فِي الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ غَيْرَ صَافٍ ذَلِكَ إِلَى

اور حدیث میں آیا ہے اور بزرگ علماء و محدثین اگر تاجب تک کہ اسکو کسی انسان معین کے

قَوْلِ إِنْسَانٍ بَعِيدٍ أَنَّهُ قَدْ خَالَفَ إِجْمَاعَ الْأُمَّةِ كُلِّهَا

قول سے مطابقت کرے تو وہ خوب سمجھ لے کہ اسنے تمام امت اول

أَوْ طَاعَةً أَخْبَاهُ يَقِينٌ لَا اشْكَا فِيهِ وَأَنَّهُ لَا يَخْذُلُ

اگر سے آخر تک لایقہ مخالفت کیا اس میں کوئی شبہ نہیں ہے اور وہ

لَا يَنْفِرُ سَلَفًا وَلَا إِمَامًا فِي جَمِيعِ الْأَعْيَانِ الْمَحْمُودَةِ الثَّلَاثَةِ

ایسے واسطے سارے تینوں زمانہ محمود میں نہ سلف نہ تار ہے

فَقَدْ اتَّبَعَ خَيْرَ سَبِيلٍ الْمُؤْمِنِينَ نَعُوذُ بِاللَّهِ هَذَا

اور نہ امام سوا اسنے بیشک مومنین سے ایک راہ اختیار کر اس درجہ سے

الْمَزْلُوكِ وَإِذَا فَإِنَّ هُوَ لَا يُفْقَهُ كَلِمَةً قَدْ

خدا کے پناہ اور پیکر ہے کہ اس تمام جماعت فقہاء سے اپنی تقلید اور غیب

نَهَوْا عَنْ تَقْلِيدِ غَيْرِهِمْ فَقَدْ خَالَفَهُمْ مَنْ

نے تقلید سے منع کیا ہے تو جس نے اسکی تقلید کی

قَدْ هَمَّ وَإِذَا فَإِنَّ هُوَ لَا يُفْقَهُ كَلِمَةً

اور مخالفت کیا اور علی بن ابی القیس ایک یہ بات ہے کہ جس نے اس جماعت

أَوْ مِنْ غَيْرِهِمْ أَوْ بَلَّغَ يَقْلُدُ مِنْ عَمْرِ بْنِ الْخَطَّابِ

میں سے یا انکی علاوہ ایک شخص کو تقلید کے واسطے عمر بن الخطاب

أَوْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَوْ ابْنَ مَسْعُودٍ أَوْ ابْنَ عَمْرٍو أَوْ ابْنَ

یا علی بن ابی طالب یا ابن مسعود یا ابن عمر یا ابن

عَبَّاسٍ أَوْ عَائِشَةَ أُمَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَوْ سَاغَ التَّقْلِيدُ لَكَانَ

عباس یا ام المومنین عائشہ سے اسے کر دیا پس اگر تقلید جائز ہوتی ہے تو اس

كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ هَؤُلَاءِ أَحَقُّ بِأَنْ يَتَّبَعَ مِنْ غَيْرِهِ لَمْ تَهَيَّ

جماعت صحابہ میں سے ہر ایک تقلید کے لیے غیر کے نسبت زیادہ سزاوار تھا قول ابن حزم کہ

أَنَّهُ لَيْسَ فِيمِنْ لَهُ خَرَبٌ مِنْ الْأَجْتِهَادِ وَكَوْنِي مُسْئِلَةً

تمام ہوا یہ قول اس لیے کہ شخص کے حق میں پورا ہوتا ہے جبکہ کچھ اجتہاد حاصل ہو اگر چاہے مسئلہ میرا

وَاحِدًا وَفَمِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِ ظُهُورًا بَيِّنًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اور اسکی حق میں جبر خوب ظاہر ہو جاوے کہ نبی صلی

اللَّهُ عَلَيْهِ وَالرَّسُولُ أَمْرٌ بَيِّنٌ أَوْ نَهَى عَنْ كَذَا وَآلَهُ

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امر فرمایا ہے اور یہ منع کیا ہے اور یہ

لَيْسَ بِمَنْسُوحٍ إِذَا مَا يَتَّبِعُ الْأَحَادِيثَ وَأَقْوَالُ الْمُخَالَفِ

منسوخ نہیں ہے یا تو احادیث کی تتبع اور مسائل میں مخالف

وَالْمُؤَافِقُ فِي الْمَسْئَلَةِ فَلَا يَجِدُ لَهَا نَسْخًا أَوْ بَيَانًا

اور موافق اقوال کے تلاش سے ظاہر ہو جاوے کہ اسکا نسخہ کہیں نہ دیکھے

يَكُونُ جَمَاعٌ غَفِيرٌ مِنَ الْمُتَحَرِّينَ فِي الْعِلْمِ يَذْهَبُونَ إِلَيْهِ

یا اس طرح کے علم کے نتیجہ انہوہ کثیر کو دیکھتا ہے کہ سب نے یہی اختیار کر رکھا ہے

وَيَرَى الْمُخَالَفَ لَهُ كَيْفَ تَكُونُ الْأَيْقِيَا سِ وَأَسْتِنْبَاطُ أَكْثَرِ

اور اس کے مخالف دیکھتا ہے کہ وہ صرف قیاس یا استنباط وغیرہ ہی سے

خُوذَ ذَلِكَ فَجَبَّتْ لَأَسْبَبِ الْخُلَافَةِ حَدِيثَ النَّبِيِّ صَلَّى

حجت لانا ہے اس صورت میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حدیث کو مخالفت

اللَّهُ عَلَيْهِ وَالرَّسُولُ الْأَرْفَاقُ خَفِيَ أَوْ حَقَّقَ حَلَّهُ

کا کوئی سبب نہیں ہے بجز پوشیدہ نفاق کے یا ظاہر بخلافت کے

وَهَذَا هُوَ الَّذِي أَشَارَ إِلَيْهِ الشَّيْخُ غَزَالِيْنُ بْنُ عَبْدِ

اور یہ وہی مضمون ہے کہ شیخ غزالین بن عبد السلام نے اوپر اشارہ

السَّلَامِ حَيْثُ قَالَ وَمِنْ الْعَجَبِ الْعَجَبُ أَنَّ الْفُقَهَاءَ

کلیے کہتے ہیں کہ بڑا ہی عجیب ہے کہ بعض مقلد فقہاء

الْمُقَلِّدِينَ يَقِفُ أَحَدُهُمْ عَلَى ضَعْفِ خَدِّ إِمَامِهِ

اپنے امام کے ایسے ضعیف یا خدیر واقف ہوتے ہیں

وَيُحِبُّ أَنْ يَجِدَ الضَّعْفَ فَلْيُفْعَلْ وَهُوَ مَعَ ذَلِكَ يُقْلَدُ فِيهِ

کہ اسکی ضعف کی وقعت کی کوئی صورت نہیں ملتی اور وہ پھر بھی اس سلسلہ میں اسکی تقلید کیے جاوے
تَرْكُ مَنْ شَهِدَ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَالْقِيَاسَ الْخَيْرُ

امین اور جسکو مذہب کی کتاب اور سنت اور صحیح قیاس شہادت

لَمْ يَهْبِمْ جُودًا عَلَى تَقْلِيدِ إِمَامِهِ بَلْ يَخْتَلِلُ لَدَفْعِ

دیگر میں اور سواپہر امام کے تقلید پر ٹھہر کر ترک کرتے ہیں بلکہ ظاہر کتاب اور سنت کے

ظَاهِرُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَيَتَأَوَّلُهَا بِالتَّأْوِيلَاتِ الْبَعِيدَةِ

دفع کے لیے حیلہ سوچتے ہیں اور اون کے آزار اور باطل تاویلین

الْبَاطِلَةِ نَضًا لِمُقْلِدٍ وَقَالَ كَمْ يَنْزِلُ النَّاسُ يَسْأَلُونَ مَنْ

کرتے ہیں تاکہ اپنا امام کیطرتی تیر اندازی کرے اور نگاہ ہے ہمیشہ لوگ علماء میں سے

اتَّفَقَ مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنْ غَيْرِ تَقْيِيدِ الْمَذْهَبِ لَا يُكَارِ

جو ملگیا بد جتے رہو میں نہ تو مذہب کی پیروی قید مضمی اور نہ بد جتنے والوں میں سے

عَلَى سَائِلِينَ إِلَى أَنْ ظَهَرَتْ هَذِهِ الْمَذَاهِبُ

کچھ اعتراض تھا یہاں تک کہ یہ مذاہب اور ان مذاہب

وَمِنْهُمْ عَصَبُوهَا مِنَ الْمُقْلِدِينَ فَإِنْ أَحَدٌ يَتَّبِعُ إِمَامَهُ

کے متعصب تقلید پیدا ہو گئے بیشک کوئی کوئی سلسلہ اپنے امام کا اتباع

مَعَ بَعْدِ مَذْهَبِهِ عَنِ الْأَدْلَةِ مُقْلِدٌ لَهُ فَيَقَالُ كَأَنَّهُ

کرتا ہے باوجودیکہ اسکا مذہب لائق سے بہت الگ ہو اوسنے کہہ دیا اوسکا مقلد رہتا ہے

نَبِيُّ أُرْسِلَ لِهَذَا نَأْيَ عَنِ الْحَقِّ وَبَعْدَ عَنِ الصَّوَرِ الْأَيُّ

کہا کہ امام ہی مرسل ہے اور کچھ تو حق سے علیحدہ ہے اور صواب ہو دوری ہے اسکو

يَكُ أَحَدٌ مِنَ أُولَى الْأَبَابِ قَالَ لِإِمَامِ ابْنِ شَامَةَ يَتَّبِعُ

وَأَنَا أَدَى كَرَسِيٍّ نَزَلْتُ وَأَنَا إِمَامُ ابْنِ شَامَةَ كَتَبُوا مِثْلَهُ

لَمْ يَنْشَغَلْ بِالْفَقْدِ أَنْ لَا يَقْصِرَ عَلَى مَدِّهِ بِمَا مِمَّ وَ

کہ جو شخص فقہ میں مشغول رہو اس کو مناسب ہو کہ ایک امام کے مذہب پر قصر نہ کرے اور

يَعْتَقِدُ فِي كُلِّ مَسْئَلَةٍ صَحَّةَ مَا كَانَ أَقْرَبَ إِلَى دَلَالَةِ

ہر مسئلہ میں صحیح اور سبک کے جو کتاب اور سنت محکم

الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ الْحَكِيمَةِ وَذَلِكَ سَهْلٌ عَلَيْهِ إِذَا كَانَ

کی دلیل سے قریب تر ہو اور چہ بات اور سہ بہت آسان ہے اگر

اتَّقَنَ مَعْظَمَ الْعُلُومِ الْمُتَقَدِّمَةِ وَجَنِّبَ النَّعْصَبَ

وہ شخص علم متقدم کے معظم امور کو خوب ضبط کرے اور مناسبت سے کہ

وَالنَّظَرَ فِي طَرِيقِ الْخِلَافِ فَإِنَّهَا مُضِيعَةٌ لِلزَّمَانِ وَ

نقص ہو اور طریق خلافت میں فکر کرنے سے بچتا رہے کیونکہ اس میں اوقات ضائع اور

لِسَفْوَةٍ مُكْدِرَةٍ فَقَدْ كَفَى عَنِ الشَّافِعِيِّ أَنَّهُ كَفَى عَنْ

صاف وقت کدردہ ہے کیونکہ بیشک امام شافعی سے ثابت ہو چکا ہے کہ انہوں نے اپنی

تَقْلِيدَ غَيْرِهِ قَالَ صَاحِبُ الْمَزْنِيِّ فِي أَوَّلِ خُصْرِهِ اخْتَصَرَهُ

تقلید اور غیری کے تقلید سے منع کیا ہے مرنے اور کاٹا کر دیا اپنی کتاب مختصر کے اول

هَذَا مِنْ عِلْمِ الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ حَكِيمٌ وَمِنْ مَعْنَى قَوْلِهِ

میں کہتا ہے یہ اس کا شافعی علم کے علم میں سے اور اس کے اس قول کے معنی میں ہو چکا ہے

فَرَسٌ عَلَى مَنْ أَرَادَ مَعَ إِعْلَامِيَّةٍ نَبِيَّةٍ عَنْ تَقْلِيدِهِ

لاقرتہ علم میں ارادہ باوجودیکہ میں اس کو بتا دیتا ہوں کہ امام کا علم ہے اپنی تقلید سے

وَتَقْلِيدَ غَيْرِهِ لِيَنْظُرَ فِيهِ لَدِينَهُ وَجَمَاعَتَهُ لِنَفْسِهِ أَيْ

اور غیری کے تقلید سے منع کیا ہے چاہے کہ اس شخص میں اپنے دین اور جماعت کے لئے اپنے احیاء

مَعَ إِعْلَامِيَّةٍ مَنْ أَرَادَ عِلْمَ الشَّافِعِيِّ نَهَى الشَّافِعِيُّ عَنْ

کرنے سے جو شخص شافعی کا علم مقصود رکھتا ہو اس کو جماعتی دیتا ہوں

۲۰ تقریباً کہ امام شافعی نے اپنی کتاب مختصر کی اور اس میں

تَقْلِيدٌ وَتَقْلِيدٌ غَيْرُ أَشْعَى وَفِيمَنْ يَكُونُ عَامِيًا وَيُقْلَدُ

کشانے نے اپنی تقلید اور غیر تقلید سے منع کیا ہے اتنی اور اسکی حقین جو عامی ہیں اور

رَجُلًا مِّنَ الْفُقَهَاءِ بَعِيْذُهُ يَرَى أَنَّهُ يَمْتَنِعُ مِنْ مِّثْلِهِ

فقہاء میں سے کسی ایک شخص کے تقلید کرے یہ سمجھے کہ ایسی

أَخْطَا وَأَنَّ مَا قَالَهُ هُوَ الصَّوَابُ الْبَتَّةُ وَأَضْمَرَ فِي

شخص سے خطا محال ہے اور یہ جو کہتا ہے سوالبتہ صواب ہے اور اپنی دل میں یہ

قَلْبُهُ أَنْ لَا يَتْرِكَ تَقْلِيدًا وَأَنْ ظَهَرَ الدَّلِيلُ عَلَى خِلَافِهِ

بات پر رشیدہ رکھ کر اپنی تقلید پر چھوڑ دے گا اگر اسکی خلاف پر دلیل قائم ہو جادی

وَذَلِكَ مَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ

اور اسکی دلیل یہ ہے جو ترمذی عبد بن حاتم سے روایت کرتا ہے عبدی

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بن حاتم کہتا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ یہ آیت

يَقْرَأُ اخْتِذُوا أَحْبَابَهُمْ وَرَهَابَهُمْ أَرْبَابًا مِّنْ دُونِ

پڑھتے تھے ہمدانی اپنے عالم اور درویش خدا

اللَّهُ قَالَ إِنَّهُمْ لَمَّا يَكُونُوا يَجِدُونَ هُمْ وَلَكِنَّهُمْ كَانُوا

فرمایا کہ وہ لوگ اپنی پرستش تو نہیں کرتے تھے پر اذکار

إِذَا أَحَلُّوا لَهُمْ شَيْئًا اسْتَحَلُّوا وَإِذَا أَحْرَمُوا عَلَيْهِمْ شَيْئًا

حال تھا کہ جس شے کو ان کے واسطے وہ حلال جانتے اور جب انہیں کوئی چیز

حَرَمُوا وَفِيمَنْ لَا يَجُوزُ أَنْ يَسْتَفْتِيَ الْخَنَفِ مِثْلًا فَقِيهًا

حرام کر دیتی تو اسکو حرام کر لیتی اور اسکی حقین جو یہ جائز نہیں کہتا کہ خنفسی مثلاً

مِثْلًا فَقِيهًا وَبِالْعَكْسِ وَلَا يَجُوزُ أَنْ يَقْتَدِيَ الْخَنَفِ بِمَا مَرَّ

مثلاً شافعی سے فتویٰ اور اسکی برعکس یعنی خنفسی سے اور یہ جائز نہیں کہتا کہ خنفسی سے فتویٰ نہ لے لیں

شَارَفِي مَثَلًا فَإِنَّ هَذَا قَدْ خَالَفَ أَجْمَاعَ الْقُرُونِ الْأُولَى

مثلاً مقتدی ہوجا دے کیونکہ بے شک اسی قرون اولے کے اجماع خلاف کیا

وَنَاقِضَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ وَلَيْسَ مَحَلُّهُ فِيمَنْ لَا يَدِينُ

اور صحابہ اور تابعین سے مناقضہ کیا اور قول ابن حزم کا محل اس کے

الْأَبْقُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَعْتَقِدُ حَلَالَ

حق میں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کو سوا دین نہیں مہرا

الْأَمَّا أَحَلَّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا حَرَامًا إِلَّا مَا حَرَّمَهُ

جو بجز انکے حلال نہیں جاتا جو اللہ نے اور اس کے رسول نے حلال کیا اور سوا اس کے حرام

اللَّهُ وَرَسُولُهُ لَكِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ عِلْمٌ بِمَا قَالَهُ النَّبِيُّ صَلَّى

جاتا ہے جو اللہ نے اور اس کے رسول نے حرام کر دیا ہے لیکن چونکہ اس کو نبی صلی

اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْهَ وَاصْحَابُهُ وَسَلَّمَ وَلَا بِطَرِيقِ الْجُمُوعِ

اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کے فرمودہ کا علم نہیں تھا اور نہ حضرت کی

بَيْنَ التَّخْتِلُفَاتِ مِنْ كَلَامِهِ وَلَا بِطَرِيقِ الْأُسْتِنَابِ مِنْ

کلام میں سے طریق الجمع بین التختلفات کا علم تھا اور نہ حضرت کی کلام میں سے طریق

كَلَامِهِ اتَّبَعَ عِلْمًا زَائِدًا عَلَى أَنَّهُ مُصِيبٌ فِيهِ يَقُولُ وَ

استنباط کا علم تھا و عالم راہ تباہیو الیکامع شد بر گیا اس خیال پر کہ ابو قول میں صواب

يُقَرِّبُ ظَاهِرًا مُتَّبِعَ سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

پر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا تابع ہو کر ظاہر رفتاری دیتا ہے

إِلَهُ وَسَلَّمَ فَإِنْ ظَهَرَ خِلَافٌ مَا يُظَنُّهُ أَفْطَحَ مِنْ

پہر اگر کیسے اس کے مضمون کا خلاف ظاہر ہو جاوے تو

سَاعَةً مِنْ غَيْرِ جَدِّ إِلٍ وَلَا أَصْرَارٍ فَمِنْ أَكَيْفَ يَنْكَرُهُ

اور سمجھت الہ جادی اور کچھ اصرار اور چہ کٹر انکے ایسا شخص اس کا کوئی انکار کیونکر کر سکتا ہے

أَحَدٌ مَعَ أَنَّ الْأُسْتِفْتَاءَ وَالْإِفْتَاءَ لَمْ يَزَلْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ

ہو جودی کہ استفتا لینا اور فتویٰ دینا مسلمانوں میں ہی صلے اللہ علیہ وسلم

مِنْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا فَرْقَ

وقت سے بیتہ جلا آیا ہے اور اس میں ہرگز

بَيْنَ أَنْ يَسْتَفْتِيَ هَذَا أَوْ لِمَا أَوْ لِيَسْتَفْتِيَ هَذَا جِدًّا بَعْدَ

فرق نہیں ہے کہ فتویٰ ہمیشہ اس سے لینا کرے یا کسی سے لینا کرے بعد اس کے

أَنْ يَكُونَ مُجْمَعًا عَلَى مَا ذَكَرْنَا لَا كَيْفَ لَا وَلَمْ نُؤْمَرْ

کہ وہ ہمارے ذکر کیے ہوئے ہر متفق ہو گیا ہو اور یہ امر کیونکر نہر حالانکہ ہم

بِفَقِيهِ أَيْ كَانَ أَنَّهُ أَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ الْفِقْهَ وَفُضِّلَ عَلَيْهِ طَاعَتُهُ

کے فقیہ پر کیوں ہو یہ ایمان نہیں لائے ہیں کہ اللہ کے فضل سے فقہ اسکو بذریعہ وحی کے پہنچا ہے اور

وَأَنَّهُ مَعْصُومٌ فَإِنْ اقْتَدَيْنَا بِوَاحِدٍ مِنْهُمْ فَذَلِكَ

ہم پر ان کے اطاعت فرض ہے ہو اور یہ فقیہ معصوم ہے پس اگر ہم او میں سے کسی فقیہ کے مقلد

لَعَلَّمَنَا أَنَّهُ عَالِمٌ بِكِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فَلَا يَخْلُوقُ

ہوئے ہیں تو یہ تقلید اسلیو ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ یہ فقیہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے آگاہ ہے

إِمَّا أَنْ يَكُونَ مِنْ حَرِيصِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ أَوْ مُسْتَبْطِغًا

سوا اس کا قول اس سے خالی نہیں کہ یا تو صریح کتاب اللہ اور سنت سے اخذ ہوگا یا ان دونوں

عَنْهَا يَخْرُجُ مِنَ الْأُسْتَبْطِاطِ أَوْ عُرِفَ بِالْقِرَآنِ أَنَّ الْحُكْمَ

اس صیغہ کے استنباط کی ذریعہ سے مستنبط ہوگا یا اسے بواسطہ قرآن کے جان لیا ہوگا کہ

فِي صِدْقَةٍ مَا مَنُوطٌ بِصِلَةٍ كَذَا وَاحِدًا مِنْ قُلُوبِ تِلْكَ الْمَعْرِفَةِ

فلان صورت میں حکم فلاں علت سے متعلق ہے اور اس معرفت ہمارے خاطر جمع ہو گئے

فَقَاسٌ غَيْرُ الْمَنْصُوصِ عَلَى الْمَنْصُوصِ فَكَيْفَ يَقُولُ فَطَنْتُ

ہوگی سو اس پر غیر منصوص حکم کو منصوص پر قیاس کر لیا ہو پس گو یہ کہ کتاب و سنہ نہیں گمان کر لیا ہے

اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلَّمَا أُجِدتْ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا ہے جب یہ علت

هَذِهِ الْعِلَّةُ فَاحْكُمُوهَا هَكَذَا أَوِ الْقَيْسُ مِنْ دَاخِرِهَا

یہی جاوے تو اس جگہ یہ حکم ہے اور قیس اس عزم کے

هَذَا الْعُمُومُ فِيهِ اَيضًا مَعْنَى رَأْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے داخل ہے سو یہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف

وَاللَّهُ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ قُطِبَ بَيْنَهُ طُنُوفٌ وَكَوْلا ذَلِكَ لَمَّا

منسوب ہو لیکن اس کے اس راہ میں ظن ہے ظن نبی اور اگر ایسا نہ ہو

قُلْتُ مَوْجِبٌ لِمَجْتَهِدٍ فَإِنْ بَلَّغْنَا حَدِيثَ مَنْ الرُّسُولِ

اگر مجی مومن کے مجتہد کا مثلاً نہ ہوتا ہیں اگر ہر رسول معصوم صلی اللہ علیہ وسلم کے

الْمَعْصُومِ الَّذِي فَضَّلَ اللَّهُ عَلَيْنَا طَاعَتَهُ لِسَبَبَيْنِ

حدیث جس کی طاعت اللہ نے ہم پر فرض کی ہے صحیح سند سے

صَاحِبِ كَيْدٍ عَلَى خِلَافٍ مَذْهَبِهِ رَتَرْنَا حَدِيثَهُ

ایسی مجاہدی کہ اس فقیر کے مذہب کے خلاف برد لالت کرتے ہو اور ہم اس حدیث کو ترک

وَاتَّبَعْنَا ذَلِكَ الْخُتْمَيْنِ مِنْ أَظْهَرِ مَا عُدَّ رَأْيُ مِ

کون اور اس ظن اور ختمین کے ہے تاہم زمین تو ہم سے بڑا ظالم کون ہے اور ہمارا عذر قیامت

يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ بَابُ اخْتِلَافِنَا لِنَاكِرِ

کے دن کیا ہوگا باب لوگوں کے اختلاف کا

فِي الْاِخْتِلَافِ هَذِهِ الْمَذَاهِبُ لَا رُبْعَ وَمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ

ان جابران مذہب کی تقلید میں اور اس سے انہیں کیا واجب ہو جاتا ہے

مِنْ ذَلِكَ اَعْلَمُ اَنَّ النَّاسَ فِي الْاِخْتِلَافِ هَذِهِ الْمَذَاهِبِ

سمجھئے کہ لوگ ان مذاہب کے تقلید کرنے میں

عَلَى أَرْبَعَةِ مَنَازِلَ وَلِكُلِّ قَوْمٍ حَدٌّ لَا يَجُوزُ أَنْ يَتَعَدَّ وَهُوَ

چار قسم پر ہیں اور ہر قوم اپنے قسم کے لیے ایک حد میں ہے کہ اور انکو کسی مرتبہ جابر نہیں ہے۔

أَحَدُهَا مَرْتَبَةُ الْمُجْتَهِدِ الْمُطْلَقِ الْمُنْتَسِبِ إِلَى أَحَدِ مَذَاهِبِ

ایک مرتبہ مجتہد مطلق کا ہے کہ ان مذاہب میں سے

مِنْ تِلْكَ الْمَذَاهِبِ نَائِبُهَا مَرْتَبَةُ الْخَرِجِ وَهُوَ الْمُجْتَهِدُ فِي

کسی اہل مذاہب کی جگہ میں ہے اور دوسرا خرج کا مرتبہ ہے اور وہ مجتہد

الْمَذْهَبِ وَقَالَ تَامَرُ مَرْتَبَةُ الْمُتَّبِعِ فِي الْمَذْهَبِ الَّذِي حَفِظَ

نے مذاہب ہوتا ہے اور تیسرا متبع کے مذاہب کا مرتبہ ہے جو کہ

الْمَذْهَبِ أَتَقَنَّهُ وَهُوَ يَفِي بِمَا تَقَرَّرَ وَحَفِظَ مِنْ هَذِهِ

مذہب کو خوب محفوظ رکھتا ہے اور مضبوط کر لیا ہے اور وہ اپنے الضابط اور اپنے اصحاب کے

أَصْحَابِهِ وَدَابِعُهَا الْمُقْلِدُ الصِّرَافُ الَّذِي لَا يَسْتَفْتِي عُلَمَاءَ

حفظ مذہب کو موافق فتویٰ دیتا ہے اور چوتھا صرف مقلد ہے جو کہ مذاہب کے علماء سے فتویٰ

الْمَذَاهِبِ يَعْمَلُ عَلَى فَتْوَاهُمْ وَكُتُبُ الْقَوْمِ مَشْهُورَةٌ بِشُرُوطِ

پر چلتا ہے اور ان کے فتوے پر عمل کرتا ہے اور فقہ کی کتابیں

كُلِّ مَنَزِلٍ وَأَحْكَامِهِ إِلَّا أَنَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ لَا يُبَيِّنُ

ہر مرتبہ کو مشروط اور احکام سے ہم میں لیکن بعض ایسی آدمی ہیں کہ ان مراتب

الْمَنَازِلِ فَيَخْطِئُ فِي تِلْكَ الْأَحْكَامِ وَيُظَاهِرُ مَتَنًا قَضِيَةً فَأَرَدْنَا

میں نہیں سمجھتے کہ یہ وہ ان احکام میں خطا بن جاتے ہیں اور ان مراتب کو متناقض

أَنْ يَجْعَلَ لِكُلِّ مَنَزِلٍ فَضْلًا وَنُسْبًا إِلَى أَحْكَامِ

کمان کرنے میں سمجھنا چاہیے کہ ہر مرتبہ کے جدا گانہ فضل ہونا چاہیے اور ہر مرتبہ

كُلِّ مَنَزِلٍ عَلَيْهِ فَضْلٌ فِي الْمُجْتَهِدِ الْمُطْلَقِ الْمُنْتَسِبِ

کے احکام کی طرف الگ الگ اشارہ کر دینا۔ مجتہد مطلق منتسب کے حال میں

وَقَدْ قَدْ مَنَّا شَرْطَهُ فَلَا نَعِيدُ وَحَاصِلُ كُلِّ ذَٰلِكَ أَنَّهُ

اور ادس کے شرط ہم پہلے بیان کر چکے ہیں سو اب نہیں دہرائے اور سب شرطوں کا

الْجَامِعُ بَيِّنٌ عِلْمُ الْحَدِيثِ وَالْفَقْهُ الْمُرَوِّي عَنْ أَهْلِيهِ

حاصل یہ ہے کہ مجتہد بنسب وہ ہے جو کجایں ہو علم حدیث اور فقہ میں اور اس کے اساتذہ ہی مروی ہے

وَأَصُولُ الْفَقْهِ كَحَالِ كِبَارِ الْعُلَمَاءِ مِنَ الشَّافِعِيَّةِ وَهُمْ

اور اصل فقہ میں جیسے شافعی مذہب میں بڑے بڑے علماء کا حال تھا اور

وَأَنَّ كَانُوا كَثِيرِينَ فِي أَنْفُسِهِمْ لَكِنْهُمْ أَقْلُونَ بِالنَّظَرِ

اگر یہ علماء اپنی کثرت میں بھبت مین پر اور مراتب کے نسبت بھبت تھوڑی

إِلَى مَنَازِلِ الْأَحْكَامِ وَحَاصِلُ صَبْعِهِمْ اسْتِقْرَآنَا

میں اور ان کے عمل ورائے کا حاصل ہمارے تلامذہ کے موافق

مِنْ كَلَامِهِمْ أَنْ تَعْرُضَ الْمَسَائِلُ الْمَنْقُولَةُ عَنْ مَالِكٍ

جو اور ان کے کلام سے ہوئی ہے بہرہ جو مسائل کا پیش کرنا جو کہ امام مالک

وَالشَّافِعِيُّ وَالْبُخَارِيُّ وَغَيْرُهُمْ مِنْ مُجْتَهِدِينَ

اور امام شافعی اور ابو حنیفہ اور ثوری وغیرہ مقبول مجتہدوں ہی منقول ہے

الْمَقْبُولَةُ وَمَذَاهِبُهُمْ وَمَا وَكَّلَهُمْ عَلَى مَوْطَأِ مَالِكٍ

اور ان کے مذاہب اور فقہوں کا پیش کرنا امام مالک کے موطا پر

وَالصَّحِيحَيْنِ ثُمَّ عَلَى الْحَدِيثِ التِّرْمِذِيِّ وَابْنِ دَاوُدَ

اور صحیحین نیز مسلم اور بخاری پر تھا پھر اور ان کے بعد ترمذی اور ابو داؤد کے

مَسْئَلَةٍ وَفَقْهَ السُّنَّةِ نَصًّا أَوْ إِشَارَةً أَخَذَ وَابَهَا

جدیہوں پر پھر جو مسئلہ سنت سے باعتبار نص کے یا اشارہ کے موافق نکلنا

وَعَمَلُوا عَلَيْهَا وَآيُ مَنْسُكٍ خَالَفَتْهَا السُّنَّةُ مُخَالَفَةً

اور اسکو لے لیتے اور اس پر اعتماد کرتے اور جو مسئلہ سنت کو صریح خلاف ہوتا

صَرِيحَةً رَدُّهَا وَتَرْكُ الْعَمَلِ بِهَا وَإِيَّاهُ مَسْئَلَةٌ اخْتَلَفَتْ

میرج خلافت ہونا اور سکود کرتے اور اس پر عمل ترک کرتے اور جس مسئلہ میں حدیثیں

فِيهَا الْأَحَادِيثُ وَالْأَنَارُ اجْتِهَادٌ وَفِي تَطْبِيقِ بَعْضِهَا

اور ان میں مختلف ہونے تو ان کے تطبیق میں ایک کو ایک سے احتیاط کرتے

بَعْضُهَا مَا يَجْعَلُ الْمَفْسِرَ قَاضِيًا عَلَى الْمُبْهَمِ وَتَنْزِيلُ كُلِّ

بعض کو ایسا کہ مفسر کا حکم نکالتے تھے اور ہر حدیث

حَدِيثٍ عَلَى صَوْرَةٍ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ فَإِنْ كَانَتْ مِنْ بَابِ

کو ایک صورت پر قائم کر کے یا اور کچھ کرتے پس اگر مسئلہ سنون ہوتے

السُّنَنِ وَالْأَذَابِ فَكُلُّ سُنةٍ وَإِنْ كَانَتْ مِنْ بَابِ الْحَرَامِ

یا آداب ہوئیگا ہوتا تو وہ سنون ہوتے اور اگر مسئلہ

وَالْحَرَامِ أَوْ مِنْ بَابِ الْقَضَاءِ وَاخْتَلَفَتْ

حلت اور حرمت کا یا در باب قضا ہوتا اور اس میں

فِيهَا الصَّحَابَةُ وَالتَّابِعُونَ وَالْمُجْتَهِدُونَ جَعَلُوهَا عَلَى

صحابہ اور تابعین اور مجتہد مختلف ہوتے تو اس کو

قَوْلَيْنِ أَوْ عَلَى أَقْوَالٍ وَلَكِنْ يُكْرَهُ رَوَاةُ أَحَدٍ فِيهَا اخْتِ

دو قول یا کئی قولوں پر مبنی اور کئی پر امتیاض نہ کرتے تھے اس میں

مِنْهَا وَرَأَوْفِي الْأَمْرِ سَعَةً إِذَا كَانَ يَشْهَدُ الْحَدِيثُ

اوس نے جو قول اختیار کر لیا اور اس پر زمین فراخی بخیز کرتے جبکہ حدیث اور

وَالْأَنَارُ لِكُلِّ جَانِبٍ ثُمَّ اسْتَغْفَرُوا جَهْدَهُمْ فِي مَعْرِفَةِ

انہر ہر جانب کے شام ہوتے پھر وہ اپنے محنت کو ادا کرتے

الْأَوَّلَى وَالْآخِرَى إِمَّا بِقُوَّةِ الرِّوَايَةِ أَوْ بِعَمَلِ الْكَمَلِ

نہایت پہ در باریت میں جو برف کھنڈے وہ الہدیت یا روایت کی قوت ہی ہوتے یا اس پر کسر

الصَّحَابَةُ بِهِ أَوْ كَوْنِهِ مَذْهَبٌ مَجْتَهَدُونَ أَوْ مَوَافِقًا

صحابہ کے عمل کرنے سے یا اس سبب کہ جمہور مجتہدوں کا مذہب ہو گیا یا قیاس سے

لِلْقِيَاسِ كَقَوْلِهِ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمْ عِلْمٌ بِذَلِكَ الْأَقْوَى مِنْ غَيْرِ نَكِيرٌ

اپنی نظیروں کے برابر موافقی ہو گیا پھر اس میں اقویٰ پر عمل کرتے تھے کیونکہ اعتراض نہیں تھا

عَلَى أَحَدٍ مِّنْكُمْ أَخَذَ بِالْقَوْلِ الْأَخْرَفَانِ لَمْ يَحِدْ وَافِيَ الْمَسْئَلَةِ

جس نے دوسرا قول لیئے بروج اختیار کر لیا پس اگر مسئلہ میں ان طبقوں میں سے

حَدَّثَنَا مِنْ تَبَيَّنَ الطَّبَقَتَيْنِ أَلَا لَوْ قَدْ نَظَرْتُمْ فِي شَوَاهِدِ

حدیث نہ دیکھتے تو اپنے من کے نزدیک ان دو طبقوں کو دیکھ کر آپس میں

أَقْوَامٌ مِّنَ الطَّبَقَةِ الثَّلَاثَةِ مِنْ كِتَابِ الْحَدِيثِ وَالْإِمَامِ

اقوال میں حدیث کی کتابوں سے اور جو دلیل اور علت ان کے

يَفْهَمُونَ مِنْ كَلَامِهِمْ مِنَ الدَّلِيلِ وَالْتَحَافِلِ فَإِذَا أَطْمَأَنَّ

کلام سے معنی سمجھتے اور اس میں جولا نہ پڑھتے پھر کسی بات پر اگر ان کے خاطر

لَا تُطْرُقُ يَسْتَأْخِذُ وَابِعًا فَإِنْ لَمْ يَطْمَئِنَّ يَسْتَأْخِذُ ثُمَّ يَدْرُوْهُ

چمک رہا ہو جائے تو وہی اختیار کرتے اور اگر کسی بات پر ان کو مذکورہ بات میں سے اطمینان

وَأَطْمَأَنَّ بِغَيْرِهِ وَكَانَتْ الْمَسْئَلَةُ مُتَبَيِّنَةً فِيهِ اجْتِهَادٌ

اور اس کے غیر پر اطمینان ہو جائے اور وہ مسئلہ بھی اس قسم کا ہو جائے جس میں مجتہد کے اجتہاد کا

الْمَجْتَهِدُ لَمْ يَلِمْ بِهِ فِيهِ إِجْمَاعٌ وَقَامَ عِنْدَهُمُ الدَّلِيلُ الصَّحِيحُ

داخل ہووے اور اس میں اجماع نہ ہو اور کوئی طرح دلیل ان کے عنبر میں قائم ہو جائے

فَالْوَابِعُ مُسْتَعِينِينَ بِاللَّهِ مُتَوَكِّلِينَ عَلَيْهِ وَهَذَا بَابُ نَادِرٍ

نادر کی مثال ہر جگہ میں اس حال میں کہ اللہ کی صفات کا ذکر اور اس پر توکل کرتے اور اس قسم کا مادہ نادر

الْوُقُوعُ صَعْبٌ الْمُرْتَبِعُونَ مِنْ لِقَاءِ أَشَدِّ اجْتِنَابٍ

الوقوع سخت چڑھائی کا ہے : اس کے پہلے سے غایت درجہ کا اجتناب کرنے کے لئے

اِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ دَلِيلٌ فَاصْبِرْ اَتَبْعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ وَ

اگر او کی عنایت میں کوئی دلیل صریح قائم نہ ہوتے تو انہو کثیر کا اتباع کرتے اور

اَنْتُمْ مُسْتَلَفَةٌ لَّيْسَ فِيهَا تَصْرِيحٌ اَوْ تَعْلِيلٌ صَحِيحٌ مِنَ السَّكْفِ

جس سکھ میں سلف سے تصدیق یا صحیحہ تعلیل نہ ہوتے تو

اَسْتَفْرَغُوا جُهْدَكُمْ فِي طَلَبِ نَصٍّ وَاَشَانِي اَوْ اِيْمَاءٍ مِّنَ الْكِتَابِ

کتاب و سنت کے نص یا اشارہ یا ایمان کے طلب میں

وَالسُّنَّةِ اَوَافِرُ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ فَاِنْ وَجَدْتُمْ اَوَّلًا

یا صحابہ اور تابعین کے اثر کے خلاف میں بحث و جدل کرتے ہو اگر اس میں سے پہلے مل گیا تو ادریں کو

بِهِ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ اَنْ يَقُولُوا عِلْمًا وَاَحَدٌ فِي كُلِّ قَوْمٍ

فائل ہو جائے اور او کی پیروی سے نہیں بچتی کسی ایک عالم کے جودہ بیان کرتے

اَطْمَأْنَنْتُ بِهِ نَفْسِي هُمْ اَوْ لَا وَاِنْ كُنْتُ فِي رَيْبٍ مِّمَّا ذَكَرْنَا

اور اطمینان خاطر ہو یا نہ ہو مقلدین جائے اور اگر شک ہو ہماری بیانی میں شک ہو

فَعَلَيْكَ بِكِتَابِ الْبَيْهَقِيِّ وَكِتَابِ مَعَالِمِ السُّنَنِ شَرْحُ السُّنَّةِ

تو مجھ کو لازم ہے کہ بیہقی کی کتاب اور کتاب معالم السنن اور بغوی کی شرح السنہ کا مطالعہ

لِلْبَغَوِيِّ فَمِنْ هَذِهِ طَرِيقَةُ الْمُحَقِّقِينَ مِنْ نَفَقَاءِ الْمُجَدِّدِينَ

کری پس نقباء محدثین میں سے محققین کا چھ طریقہ تھا

وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ وَهُمْ غَيْرُ الظَّاهِرِيِّينَ مِنْ اَهْلِ الْحَدِيثِ لَكِنَّ

اور ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں اور یہ لوگ المحدثین میں سے کوئی ایسے جو ظاہری ہیں اور

لَا يَقُولُونَ بِالْقِيَاسِ وَلَا اِلْجَاءٍ وَغَيْرِ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنْ

قیاس کے قائل نہیں ہیں اور نہ اجماع کے اور متقدمین محمد بن

اَصْحَابِ الْحَدِيثِ هُمْ لَمْ يَلْتَفِتُوا اِلَى اقْوَالِ الْمُجْتَهِدِينَ

سے جو مجتہدین کے اقوال کے طرف مائل تو نہ ہیں کرتے انکے ہیں

اصلاً و لكنهم أشبه الناس بأصحاب الحديث كما فيهم من صنعه
 وليكن یہ لوگ اصحاب حدیث سے بہت مشابہ ہیں کیونکہ انہوں نے مجتہدین کے

فی أقوال المجتہدین ما صنع أولئك في مسائل الصحابة و
 اقوال میں وہی کیا ہے جو ان لوگوں نے صحابہ اور تابعین کے مسائل میں کیا ہے

التابعين فصل في المجتہد في المذهب فيه مسائل مسئلة
 یہاں فصل مجتہد کے الذہب کے حال میں اور اس میں کئے گئے مسئلے ہیں مسئلہ

اعلم ان الواجب على المجتہد في المذهب ان يحصل من
 یاد رکھو کہ مجتہد کے الذہب پر یہ وجہ ہے کہ سنن اور آثار میں سے

السُّنَنِ وَالْأَثَارِ مَا يَجُوزُ بِهِ مِنْ مُخَالَفَةِ الْحَدِيثِ الصَّحِيحِ
 آجی استدعا حاصل کرے کہ اس کے ذریعہ سے صحیح حدیث اور سلف کے

وَأُتِّفِقَ السُّلُوفُ مِنْ دَلِيلِ الْفُقَهَاءِ بِإِقْتِدَارِهِ عَلَى مَعْرِفَةِ
 اتفاق کے مخالف جو صحابی اور فقہ دلائل میں سے آجی کہ اس کے ذریعہ سے اپنے اساتذہ

مَا خَذَ أَصْحَابُهُ فِي أَقْوَامِهِمْ وَهُوَ مَعْنَى مَا فِي الْفَتَاوَى
 کے اقوال کے ماخذ معرفت پر فائدہ ہو جاوے اور یہی مراد ہے اور اس قول سے جو فتاویٰ

السُّرَّاجِيَّةِ لَا يَنْبَغُ لِأَحَدٍ أَنْ يُفْتِيَ إِلَّا أَنْ يُعْرِضَ أَقْوَابَ
 سر اجیہ میں ہے نیز کیونکہ مناسب نہیں کہ فتویٰ دیا کری مگر اس وقت کہ علمائے اقوال سے

الْعُلَمَاءُ وَيَعْلَمُ مِنْ أَيْنَ قَالُوا وَيَعْرِفُ مُعَامَلَاتِ النَّاسِ فَنُ
 واقف ہو جاوے اور یہ جان جاوے کہ وہ کہاں سے کہتی ہیں اور لوگوں کے معاملات سے واقف ہو جاوے

عَرَفَ أَقْوَابَ الْعُلَمَاءِ وَلَمْ يَعْرِفْ مَذَاهِبَهُمْ فَإِنْ سُئِلَ
 پس اگر علمائے اقوال پر ترجیح لیے اور انکی مذاہب سے واقف نہ ہوا ہر اگر اس کے ایسا

عَنْ مَسْئَلَةٍ لِيَعْلَمَ أَنَّ الْعُلَمَاءَ الَّذِينَ يَتَخَنُّ مَذَاهِبَهُمْ
 مسئلہ پر چہن کہ یہ جانتا ہو کہ ان علمائے فقہاء نے جبکہ اپنے مذاہب اختیار کر رکھا ہے

قَدْ تَفَقَّوْا عَلَيْهِ فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَقُولَ هَذَا جَائِزٌ وَهَذَا لَا

اس پر شک اتفاق کیا ہے تو کچھ در نہیں ہے کہ کہہ کھدی بہ جائز ہے اور یہ نہیں جائز ہے

وَيَكُونُ قَوْلُهُ عَلَى سَبِيلِ الْحِكَايَةِ وَإِنْ كَانَتْ مَسْئَلَةٌ قَدْ

اور اس کا یہ قول بر سبیل حکایت ہو دیگا اور اگر مسئلہ ایسا ہو کہ

اُخْتَلَفُوا فِيهَا فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَقُولَ هَذَا جَائِزٌ فِي قَوْلِ فُلَانٍ

علمائے اربعین اختلاف کیا ہے تو کچھ در نہیں ہے کہ کہہ کھدی بہ فلاں کے قول میں جائز ہے

وَفِي قَوْلِ فُلَانٍ لَا يَجُوزُ وَلَا يَسْلُكُهُ أَنْ يَخْتَارَ فَيَقُولَ

اور فلاں کے قول میں جائز نہیں ہے اور اس کو یہ اختیار جائز نہیں ہے کہ اچھا پس اختیار کر کے اور کسی دیکر کے

بَعْضُهُمْ مَّا لَمْ يَعْرِفْ مَقْتَضِيهِمْ فِي فَصُولِ الْعَادِيَةِ فِي الْفَصْلِ

قول کا جواب دیکھتا ہے اس کی محبت سے وہ فقہ اور فصل عبادہ کے پتے فصل میں ہے

الْأَوَّلِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْأَحْمَادِ لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَقُولَ

اور اگر اجتہاد والا نہ ہو تو اس کو یہ طعن نہیں ہے کہ فتوے دینا کرے

لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَقُولَ الْحِكَايَةِ فَيَقُولَ مَا يَحْفَظُ مِنْ أَقْوَالِ الْفُقَهَاءِ وَعَنْ

ان طریق حکایت سے وہی روئے سے کہ فقہاء کے اقوال میں جو کہتا ہو بیان کر دے اور

أَبِي يُوسُفَ زَوْجِ عَارِفِيَّةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُمْ قَالَوا لَا يَحِلُّ

ابو یوسف اور زفر اور عارفیہ بن زید سے منقول ہے کہ وہ کہتے تھے کہ یہ حلال نہیں

لَا حَيْثُ أَنْ يَقُولَ لَنَا مَا لَمْ يَحْكُمْ مِنْ آيِنِ قُلْنَا وَفِيهَا أَيْضًا

ہے کہ ہماری قول کا فتویٰ دہری جب تک خبر نہ ہو کہ کہان سے کہا ہے اور فصل عبادہ میں ہے

عَنْ بَعْضِهِمْ قَالُوا إِنَّ السَّجَلَ حَفْظُ جَمِيعِ كُتُبِ صَحَابِهَا لَا يَحِلُّ

بعضوں سے منقول ہے کہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی نسخہ ہماری اصحاب کی کتاب میں یاد کرے تو یہی ضرور ہے

أَنْ يَحْكُمَ الْفَتَاوَى حَتَّى يَتَدَيَّكَ لَمْ يَكُنْ كَثِيرًا مِنْ الْمَسْأَلِ

کہ فتویٰ کیوں اس طرح گدی کرے تاکہ فتویٰ دینا آجائے اس لیے اکثر مسائل میں

اجاب عنها اصحابنا على عادة اهل بلدنا ومما سئلوا

ہماری اصحاب نے شہر والوں کی عادت اور معاملات کو موافق جواب دیا ہے

فَيَنْبَغُ لِهَلِ مَفْتًى أَنْ يَنْظُرَ إِلَى عَادَةِ أَهْلِ بَلَدِهِ وَزَمَانِهِ

سو ہر ایک مفتی کو مناسب ہے کہ اپنی شہر اور زمانہ کے لوگوں کے عادت کو ملحوظ کرے

فَمَا لَا يَخَالَفُ الشَّرِيعَةَ فِي عَمَلِ الْأَحْكَامِ مِنْ حَيْثُ فَا مَّا

جہاں کہ شریعت کو مخالف نہیں ہے محیط میں عملاً احکام میں ہے پس رہے

أَهْلُ الْأَجْتِهَادِ مَنْ يَكُونُ عَالِمًا بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَ

اہل اجتہاد وہ ہیں جو کتاب اور سنت اور

الْأَثَارِ وَوَجْهَ الْفَقْهِ وَمِنْ كُنْهٍ تَقْلِيدٍ عَنْ بَعْضِهِمْ

اثار اور وجہ فقہ کے عالم ہوں اور خانہ میں بعضوں سے منقول ہے

لَا يَبْدُلُ لِدَّعِيَّتِهِمْ مِنْ حِفْظِ الْمَبْسُوطِ وَمَعْرِفَةِ النَّاسِ وَالنَّسَبِ

اجتہاد کی واسطے مبسوط کا یاد رکھنا اور نسخ اور منسوخ

وَالْحُكْمِ وَالْمَأْوَلِ وَالْعِلْمِ بِعَادَاتِ النَّاسِ وَفَهْمِهِمْ فِي

اور حکم اور مآول سے معرفت اور لوگوں کے عادت اور عرف کی آگاہی ضرور ہے

السَّارِجِيَّةِ قِيلَ أَدْنَى الشَّرْطِ لِاجْتِهَادٍ حِفْظُ الْمَبْسُوطِ

سراج میں ہے کہ جس قدر شرطوں میں سے کم مبسوط یاد رکھنا ہے یہ ہے

ذَكَرَ هَذِهِ الرِّوَايَاتِ فِي خَزَائِنِ الْمُفْتِينَ أَقُولُ هَذِهِ الْعِبَارَاتُ

رد ایات خزائن الروایات میں مذکور ہیں میں کہتا ہوں کہ ان عبارتوں کے

مَعْنَاهَا الْفَرْقُ بَيْنَ الْمَفْتِي الَّذِي هُوَ صَاحِبُ تَخْرِيْجٍ وَبَيْنَ

سے فرق کرنا اس مفتی میں جو تخریج کرتا ہو اور اس

الْمَفْتِي الَّذِي هُوَ مُتَخَرِّجٌ مَنْ أَصْحَابِهِ يُفْتِي عَلَى سَبِيلِ

مفتی میں جو اپنے اساتذہ کے مذہب میں شہر ہو کہ نبیل حکایت فتویٰ

الْحُكَايَةُ لَا عَلَى سَبِيلِ الْإِجْتِهَادِ مَسْئَلَةٌ أَعْلَمُ أَنَّ الْقَاعِدَ

دیا ہو بسبیل اجتہاد نہیں مسئلہ سمجھنے کے لئے

عِنْدَ مُحَقِّقِ الْفُقَهَاءِ أَنَّ الْمَسَائِلَ عَلَى أَرْبَعَةِ أَقْسَامٍ فَمِنْ تَقَرُّرٍ

محققین کے نزدیک قاعدہ یہ ہے کہ مسائل چار قسم ہیں ایک قسم یہ کہ

فِي ظَاهِرِ الْمَذْهَبِ حُكْمُهُ أَنْ يَقْبَلُوا عَلَى كُلِّ حَالٍ فَقَدْ

جو ظاہر مذہب میں نہیں کیا ہے اسکا حکم ہے کہ ہر حال اور سب سے قبول کر دینا

الْأَصُولُ أَوْ خَالَفَتْ وَلِذَا لَيْكَ تَرَى صَاحِبَ الْهَدَايَةِ وَ

موافق ہو یا مخالفت اور اس پر اسکی مصنف ہدایہ وغیرہ کو نو دیکھتا ہے

غَيْرَ يَتَكَلَّفُونَ بَيَانَ الْفُرُوقِ فِي مَسَائِلِ الْخِتَابِ قِسْمٌ

ہے کہ ختیب کے مسائل میں فرق تکلف ہی بیان کرتے ہیں اور ایک قسم

هُوَ رَوَايَةُ شَاذَةٍ عَنِ الرَّوَاةِ فِيهِ وَصَاحِبُهُ وَحُكْمُهُ

وہ جسکی امام ابو حنیفہ اور صاحبین سے شاذ روایت ہے اسکا حکم یہ ہے

أَنْ لَا يَقْبَلُوا إِلَّا إِذَا وَافَقَ الْأَصُولَ وَكَفَى فِي الْهَدَايَةِ وَ

کہ مسلم نہ کہیں مگر اس صورت میں کہ اصول سے موافق ہو اور ہدایہ وغیرہ میں

أَخْبَرَهُمْ مِنْ تَصْحِيحِ لِبَعْضِ الرُّوَايَاتِ الشَّاذَّةِ كَمَا لَدُنَّ

بعض روایات شاذہ کے تصحیح دینے کے لئے اور

وَقِيَمُهُمْ هُوَ مِنْ أَوَّلِ الْمَتَاخِرِينَ اتَّفَقَ عَلَيْهِ جَمْعُ رُوَاةِ الْأَصُولِ

ایک قسم متاخرین کے لیے جو سب سے پہلے اتفاق ہو گیا ہو اور

وَحُكْمُهُ أَنَّ مَقْبُولَ بَعْضِ كُلِّ حَالٍ قِسْمٌ هُوَ خَرِجٌ

حکم یہ ہے کہ اس پر ہر حال فتویٰ دینا اور ایک قسم وہ جو متاخرین کے لیے

مِنْهُمْ لَمْ يَتَّفَقْ عَلَيْهِ جَمْعُ رُوَاةِ الْأَصْحَابِ حُكْمُهُ أَنْ يُعْرَضَ

ان میں سے کہ اس پر اتفاق نہیں ہوا اسکا حکم یہ ہے کہ

يُخْرَجُ بِهِ كَمَا فِي سَبِيلِ الْإِجْتِهَادِ

خارج ہو اس پر اجتہاد کے لیے

المفتی علی الاصول والظاهر من كلام السلف فان وجد

مفتی اوسکو اصول اور ظاہر پر سلف کلام میں سے مطابقت کری پھر اگر اوس کے

موافقا لھا اخذ بہ والا ترکہ فی خزائن الروایات نقلًا

موافق حکم نو اختیار کرے نہیں تو چھوڑ دے خزائن الروایات میں فقہ

عن بستان الفقہ ابی الیث فی باب لاخذ عن الثقات

ابو الیث کو بستان باب الاخذ عن الثقات میں سے منقول ہے

ولو ان رجلا سمع حدیثا او سمع مقالتہ فان لم تکن القابل

اور اگر کسی شخص حدیث سے یا کسی کا مقالہ سنا پس اگر قابل فتنہ نہیں ہے

ثقتہ فلا یسعه ان یقبل منه الا ان یتکون قولا یوافق

تو اسکو رو دینا نہیں ہے کہ اوسے تسلیم کرے ان اگر وہ قول اصول کے

الاصول فیجوز العمل بہ والا فلا وکذا لو وجد حدیثا مکتوبا

موافق ہو تو اوس پر عمل جائز ہے اور نہیں تو جائز نہیں اور ایسے ہی اگر اسنے حدیث یا

او مسئلہ فان کان موافقا للاصول جائز ان یعمل

کوئی مسئلہ لکھا ہو ادیکھا تو وہ اگر اصول کے موافق ہو تو اوس پر عمل جائز

بہ والا فلا و فی الجہر الراوی عن ابی الیث قال سئل ابو

ہ اور نہیں تو جائز نہیں اور بحوالہ ابن مین ابو الیث سے ہے کہتا ہے

نصر عن مسئلہ وردت علیہ ما تقول رجلک اللہ

ابو نصر سے ایک مسئلہ پرچھا کہ اوس پر پیش ہوا تھا کیا کہتے ہو خدا تم پر رحمت کرے

تعالی وقعت عندک کتاب اربعۃ کتاب ابراہیم بن

تمہارے پاس چار کتابیں ہیں ابراہیم بن اسم کے

رستم و آداب القاضی عن الخصاف و کتاب المجرد و کتاب

کتاب اور خصاف کے آداب القاضی اور کتاب المجرد اور کتاب

النَّوَادِرُ مِنْ جِهَةِ هِشَامٍ هَلْ جَوَزَ لَنَا أَنْ نَقْتَبِسَ مِنْهُ أَوَّلًا وَهَذَا

النوادر ہشام کی جہت سے ایسا کہ جائز ہو کہ ان کے موافق فتویٰ دیوبند یا نہیں اور یہ

الْكِتَابُ مَحْمُودٌ عِنْدَكَ فَقَامَا حَتَّى عَرَّضَا بِنَا فِي ذَلِكَ عِلْمًا

کتاب میں تمہاری رائے میں محمود ہیں اب انہوں نے جواب دیا جو ہماری اساتذہ سے ثابت ہو چکا ہے سو علم

مَحْبُودٌ مَرْغُوبٌ فِيهِ مَرْغُوبٌ وَأَمَّا الْفَتْيَا فَنِيْلَا أَرَى

محبوب اور مرغوب اور پسندیدہ ہے اور رہا فتویٰ دینا سو میں کیسے حق میں جانتا ہوں

إِلَّا بِحَدِّ أَنْ يُفْتَى بِشَيْءٍ لَا يَفْهَمُهُ وَلَا يَحْتَمِلُ أَثْقَالُ النَّاسِ

نہیں دیکھتا کہ ایسی بات کا فتویٰ دیوبند کیسے سمجھتا اور لوگوں کا بوجھ نہ اٹھا دی پس اگر

كَانَتْ مَسَائِلُ قَدْ اشتهرت وَظَهَرَتْ وَاجْتَلَتْ عَنْ أَهْلِ

وہ ایسی مسائل بہن کہ ہماری اساتذہ سے مشہور اور ظاہر اور واضح ہیں

مَرْجُوتٍ أَنْ يُسْعَرَ الْأَعْيُنُ عَلَيْهَا فِي النَّوَازِلِ مَسْئَلَةٌ عِلْمٌ

تو امید ہے کہ حوادث میں اوپر اٹھنا دیکھ جائیں ہوں مسئلہ سمجھ لے

أَنَّ الْمَسْئَلَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ اخْتِلَافٍ بَيْنَ ابْنِ حَنِيفَةَ وَ

کہ مسئلہ اگر فیما بین امام ابو حنیفہ اور صاحبین کے مختلف ہے تو

صَاحِبِيهِ فَحُكْمُهُمَا أَنْ يُلَاحَظَ فِي الْمَذْهَبِ مَخْرَجُ مَنْ قَوْلِهِمْ مَا هُوَ

نواز کا حکم ہے کہ مجتہد نے المذہب ان کے اقوال میں سے وہ اختیار کرے جس کے دلیل

أَقْوَى دَلِيلًا وَقَائِسٍ تَعْلِيلًا وَارْتُقَى بِالنَّاسِ لِذَلِكَ أَفْتَى جَمَاعَاتُ

قوی اور علت قیاس کے موافق اور لوگوں کے حجتین سمجھل ہو اور اسی لیے حنفیہ علماء

مَنْ عَلَّمَ الْخَنَفِيَّةَ عَلَى قَوْلِ مُحَمَّدٍ فِي طَهَارَةِ الْمَاءِ الْمُسْتَحْمَلِ وَ

کے جماعت نے مسند یا شیخ طہارت میں امام محمد کے قول پر فتویٰ

عَلَى قَوْلِهِمْ فِي أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ الْعِشَاءِ فِي جَوَازِ الْمَزَارَعَةِ

دیا ہے اور عصر اور عشاء کے اول وقت میں اور مزارعہ کے جواز میں شیخین کے قول پر فتویٰ دیا ہے

وكتبهم مشحوناً بذلك لا يختلج إلى إيراد النقول وكذلك

اورادوں کی کتابیں اسے بہری ہوئی ہیں نقل بیان کر نیکی کچھ حاجت نہیں ہے اور بعض
احکام فی مذہب الشافعی فی المہاج وغیرہ فی الفقہ الخ

حال امام شافعی کے مذہب میں ہے مہاج و غیرہ میں مزا فیض کے باب میں ہے کہ

أصل المذہب علم توریث ذوالارحام وقد أفتی المتأخرون

اصل مذہب تودوی الارحام کے عدم توریث کا ہی اور پیشک متأخرین نے

عند عدم انتظام بیت المال بتوریتهم وقد نقل فقیہ الیمین

بروقت غیر منتظم ہونے بیت المال کو اور وراثت کا فتویٰ دیا ہے اور فقیہ الیمین ابن زیاد نے

ابن زیاد فی فتاویٰ مسائل أفتی المتأخرون فیہ بخلاف

ابو قتادیہ میں ایسے بہت سی مسئلے ذکر کیے ہیں کہ متأخرین نے مسائل میں بخلاف مذہب

المذہب منها خرج الفلوس من الزکوۃ المفروضۃ من نقد

فتویٰ دیا جو ایک یہ کہ سونے چاندی اور سبب تجارت کی زکوۃ مفروضہ میں سے فلوس کا ادا کرنا بقیہ نے

عروض التجار أفتی البلقی بجوازہ وقال اعتقد جوازہ ولكن

اوس کے جواز کا فتویٰ دیا ہے اور کہا ہے کہ میں اسکو جائز جانتا ہوں بلکہ یہ

فخلف المذہب الشافعی وتبع البلقی فی ذلك البخاری

شافعی مذہب کو خلاف ہو اور بقیہ اس مسئلہ میں بخاری کا تابع ہوا ہے

ومنها دفع الزکوۃ إلى الأشراف العلویین أفتی الامام

اور انہیں سے یہ کہ اشراف علویین کو زکوۃ کا دینا امام محمد بن الرزازی نے

الایمن السانی بجوازہ فی ہذا لا زمینہ حین منعوا

اس کے جواز کا اس زمانہ میں فتویٰ دیا ہے جب اور انکا حصہ

من بیت المال وضمیم الفقہ ومنہا بیع الخل فی الکوارات مع

بیت المال سے منہر گیا اور انکو حاجت نے پکڑ لیا اور ایک یہ کہ شہد کہ اسکا محال میں مومن و مسرہ

مَا فِيهَا مِنْ شَيْءٍ غَيْرِ ۚ أَجَابَ الْبَلْقِينِي بِالْجَوَابِ وَقَالَ ابْنُ زَيْدٍ

کیست جواب اوس میں ہوتا ہے جیسا۔ بلقینے نے اوس کے جواز کا جواب دیا ہے اور ابن زیاد نے

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَجِيلٍ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثُ مَسَائِلَ فِي الزُّكُوفِ يُفْتَى

ابن ماجہ کے نقل کیا ہے کہ وہ کہتا ہے بركة کے تین حصے ہیں کہ انہیں بخلاف

فإن جازا المذهب نقل الزكاة ودفع الزكاة إلى واحد

منہج فتویٰ ہوا ہے زکوٰۃ کا نقل کرنا اور زکوٰۃ ایک کو دینا اور

دفعها إلى أحد الأصناف أقول وعندي في ذلك رأي وهو

سات ششمین کراہیک منہم کہ دنیا میں گھنٹا ہون میرے عند پر میں اسہن پر راہی ہے کہ

أَنَّ الْفَتَى فِي الْمَذْهَبِ لِسَائِفِي سِوَاءٍ كَانَ مُحْتَمِلًا فِي الْمَذْهَبِ

شاہی مذہب کا مفتے برابر ہے کہ مجبورہ سے انڈسپس ہو

او متجرف فيه اذا احتجرت في مسلكه الى غير ما ذهب فعليه

۱۰۰ باب پنجم فی الذریب اگر کسی سگد بین اپنے خلاف مذہب کا صاحب متنفذ ہو جاویں تو

بِمَنْزِلِ جَمَلٍ وَفِيهِ آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ

اوسکو امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا ذہین لائبریری کے کتب خانہ کے دو ماہر علماء اور دو مانت کو بھی اس شانہ میں بہت عظیم القدر

وَلَا هِيَ عِنْدَ الْحَقِيقِ فَرَعٌ يَذْهَبُ إِلَى الْإِنْفِاقِ وَوَجْهٌ مِّنْ

میں نے آدسکا مذہب حقیقت میں شک ہے مذہب کی فہم ہے اور اوس سے

وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

انعام من سے ایک نعمت کے بعد اعلیٰ فضل محتویٰ المذہب کا اور وہ

كافظ لكت و فيه مسائل مسئلة من شرط

سے دیر کے کتا لوان کا حلقہ نظر میں آئے

نہ کہ محمد بن الفضل

مستند / مستند / مستند

عزیمت کے صحیح الفہم عزیمت دان اور مقام کے اسلوب اور

مَرَاتِبُ التَّرَجُّمِ مَتَّفُظًا لِمَعَانِي كَلَامِهِ مَصْدَرًا لَا يَخْفَى عَلَيْهِ غَالِبًا

ترجمہ کے مراتب سے اکٹھے ہوا ان کی کلام کی معانی کا رد و فہم غالباً اس پر

تَقْيِيدًا مَا يَكُونُ مُطْلَقًا فِي الظَّاهِرِ لِمُرَادِ مِنْهُ الْمُقَيَّدُ وَاطِّلاقُ

ظاہر میں مطلق ہونا اور اس سے مراد مطلق لینا اس پر پوشیدہ ہے اور

مَا يَكُونُ مُقَيَّدًا فِي الظَّاهِرِ لِمُرَادِ مِنْهُ الْمُطْلَقُ نَبْذًا عَلَى ذَٰلِكَ

مقید کا ظاہر میں مطلق ہونا اور اس سے مراد مطلق لینا اس پر پوشیدہ ہے اس پر

أَبْنُ جَحِيمٍ فِي الْجُرَّادَاتِ وَنَجَبٌ عَلَيْهِ أَنْ لَا يُفْتَى إِلَّا بِأَحَدٍ

ابن جحیم نے الجوراد میں منہیہ کے ہے اور اس پر وجہ ہے دو میں سے

وَجَاهِزٌ أَمَّا أَنْ يَكُونَ عِنْدَ طَرِيقٍ صَحِيحَةٍ يُعْتَدَى عَلَيْهِ

جہیز ایک وجہ کے فتویٰ ندری یا تو اس کے عند یہ میں امام تک طریق صحیح معتد علیہ قائم

إِلَى لَأَمَةٍ أَوْ يَكُونُ الْمَسْئَلَةُ فِي كِتَابٍ مَشْهُورٍ قَدْ أَوَّلَتْهُ الْأَكْبَرُ

ہو یا وہ مسئلہ ایسی مشہور کتاب میں ہو جو دست بدست

فِي النَّهْرِ الْفَلَاقِ فِي كِتَابِ الْقَضَاءِ طَرِيقٌ فَقِيلَ الْمَقْبُولُ

چلا آئے ہے نہر الفلاق کے کتاب القضاء میں ہے مفتی مقلد کے

الْمُقْبَلُ عَنْ الْمُجْتَهِدِ أَحَدٌ مَرَيْنِ أَمَّا أَنْ يَكُونَ لَهُ

نقل کا طریق مجتہد کے دو میں سے ایک اہل ہے یا اس کے پاس مجتہد تک

لِسُنَدٍ إِلَيْهِ أَوْ يَأْخُذَ مِنْ كِتَابٍ مَعْرُوفٍ قَدْ أَوَّلَتْهُ الْأَكْبَرُ

سند ہو یا اس مسئلہ کو ایسی مشہور کتاب میں سے لے جو دست بدست چلی آئے ہے

نَحْوُ كِتَابِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَنَحْوَهَا مِنْ التَّصَانِيفِ الْمَشْهُورَةِ

جیسے محمد بن الحسن کے کتاب میں اور اسی کے ذیل اور مجتہدوں کے مشہور

لِلْمُجْتَهِدِينَ لَأَنَّهُ نَزَلَتْ الْخَبَرُ الْمُتَوَاتِرُ وَالْمَشْهُورُ وَهَكَذَا

للقضائیں کیونکہ وہ کتاب میں مندرجہ متواتر خبر مشہور خبر کے ہیں اور ایسا ہی

ذَكَرَ الرَّازِيُّ فَعَلَهُ هَذَا لَوْ وَجَدَ بَعْضَ النُّسَخِ النُّوَادِرَ فِي زَمَانِنَا

رازی نے ذکر کیا ہے اس تقدیر پر اگر اوس نے نوادر کا کوئی نسخہ جاری زمانہ میں کیا

لَا يَحِلُّ عَزْرُ مَا فِيهَا إِلَى مُحَمَّدٍ وَلَا إِلَى أَبِي يُوسُفَ لِأَنَّهَا كُنْتُمْ تَعْرِفُونَهَا

نوادر کے سائل کو امام محمد کی طرف متوجہ کرنا حلال نہیں ہے اور نہ ابی یوسف کی طرف کیونکہ وہ نسخہ

فِي عَصْرِ فِي دِيَارِنَا وَلَمْ تَدَاوِلْ نَعْمَ إِذَا وَجَدَ النُّقْلَ عَنِ النُّوَادِرِ

ہماری زمانہ میں ہماری دیار میں مشہور نہیں ہے اور نہ دست بدست آیا ہو مان اگر نوادر کے نقل مثلاً

مَثَلًا فِي كِتَابٍ مَشْهُورٍ مَحْرُوفٍ كَالْهَدَايَةِ وَالْمَبْسُوطِ كَانَ

کسی کتاب مشہور میں جاری جیسے ہدایہ اور مبسوط اب یہ

ذَلِكَ تَحْوِيلٌ عَلَى ذَلِكَ الْكِتَابِ أَنْتَهَى رَفِئَةُ الْقَنِيَّةِ

یہ دوسرا اس کتاب پر ہدیگا انتہی اور فہم دہی

فِي بَابٍ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْمُقْتَضَى أَنَّ مَا يَوْجَدُ مِنْ كَلَامِهِ رَجُلٌ

قنیہ کے باب ما يتعلق بالمتعلق میں یہ ہے کہ وہ کلام سمجھنے کا

وَمَذْهَبِي فِي كِتَابٍ مَعْرُوفٍ وَقَدْ تَدَاوَلَتْهُ النُّسَخُ فَارْتَبَتْ

اور اسکا مذہب ایسی کتاب مشہور میں تھا کہ سب نسخوں میں موجود ہے تو اب

جَازِلِينَ نَظَرُ فِيهِ أَنْ يَقُولَ قَالَ فُلَانٌ أَوْ فُلَانٌ كَذَا وَإِنْ

اوس کتاب کے ناظر کو یہ کہنا جائز ہے فلا نے نے یا فلا نے نے ایسا کہا ہے اگر

لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ حَدِيثٍ نَحْوِ كِتَابِ حَمَلِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمَوْطَأِ مَالِكٍ

کسی سے نہ سنا ہو جیسے محمد بن الحسن کے کتاب میں اور امام مالک کے موطا

وَنَحْوِهَا مِنْ كِتَابِ الْمُصَنَّفِ فِي أَصْنَافِ الْعُلُومِ وَلَا يَنْبَغُ

اور ایسی ہی اور کتاب میں جو علوم کے اقسام میں تصنیف ہو سکے ہیں اس لیے کہ

وَجُودَ ذَلِكَ عَلَى هَذَا الْوَصْفِ لِمَنْزِلَةِ الْخَيْرِ الْمُتَوَاتِرِ

اوس کلام کا اوس حال پر ہونا بجای متواتر خبر اور

الاستفاضة لا يجتزأ مثله إلى اسناد مسئلة اذا وجد

اور استفادہ کی ہے ایسی کلام میں سند کی حاجت نہیں ہے مسئلہ اگر

المشجر في المذهب حديثا صحيحا يخالف مذهبه فعمل له

مشجر نے المذہب کے صحیح حدیث کے مخالف مل جادے تو ایسا کو جائز

ان يأخذ بالحديث يترك مذهبه في تلك المسئلة

ہے کہ اس حدیث کو اختیار کری اور اس مسئلہ میں اپنا مذہب ترک کرے

في هذه المسئلة بحث طويل واطال فيها صاحب خزانه

اس مسئلہ میں بڑی بحث ہے اور اس میں خزاندہ الروایات کو مؤلف نے

الروایات نقلا عن دستور المساکین فلنورد كلامه من

دستور المساکین سے نقل کر کر طوالت دی ہے ہم اس کا کلام اوس نقل

ذلك بعينه فان قيل لو كان المقلد غير المجتهد عالما

میں سے بعینہ لایا میں اگر کوئی ہے کہ گرفت نہ غیر مجتہد عالم

مستند لا يعرف قواعد الاصول ومعا النصوص و

استدلال کر نہی والا اصول کے قواعد اور نصوص اور اخبار کے معانی سے آگاہ ہو

الاخبار هل يجوز ان يعمل عليها وكيف يجوز قد قيل

تو ایسا کو جائز ہے کہ او پر عمل کری اور طرح جائز ہے اور حال یہ ہے

لا يجوز لغير المجتهد ان يعمل الا على روايات من هبه و

کہ کہتے ہیں کہ غیر مجتہد کو جائز نہیں ہے کہ سوار روایات اسے مذہب کے اور

فتاوى امامه ولا يشتغل بمعارى النصوص الاخبار و

فتاویٰ اپنے امام کے عمل کرے اور نصوص اور اخبار کے معانی میں اور ادھر

العمل عليها كالعامة قيل هذا في العاصم الضرف

عمل کرنے میں عامی کی طرح مشغول نہ ہو جاوی کوئی جواب دیتا ہے کہ یہ ایسی عامی

الْحَاكِمُ الَّذِي لَا يَعْرِفُ مَعَارِيَ الْفُضُولِ وَالْأَحَادِيثِ وَ

خالص عامی جاں کے حتمین ہے کہ فضوں اور احادیث کے معانی اور

تأویل دہا اَمَّا الْعَالِمُ الَّذِي يَعْرِفُ الْفُضُولَ وَالْأَحَادِيثَ وَ

ادنی تا اعلیٰ بات نہیں جانتا کہ وہ عالم خصوص اور جناب کو سمجھتا ہے اور وہ

هُوَ مِنْ أَهْلِ الدَّرَايَةِ وَثَبَتَ عِنْدَ صَحَّاحِهَا مِنَ الْمُحَدِّثِينَ أَوْ مِنْ

صاحب دانش ہے اور اس کے عند یہ بین اور ان کے صوت محدثین سے یاد ان کے

كِبَرِهِمُ لِلتَّوَقُّفِ الْمَشْهُورَةِ الْمَتَدَاوِلَةِ لِئَلَّا يَجُوزَ لَهُ أَنْ يَجْمَلَ عَلَيْهِ

مستبرہ ہر درج کی بات ہو تو اس کو اس پر عمل کرنا جائز ہے

وَأَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْفَالِكِ هَبْهُمُ يُؤَيِّدُ قَوْلَ الْبُخَارِيِّ وَحُمَيْدٍ

اگر وہ ان کے مذہب سے مخالفت ہو امام ابو حنیفہ اور امام محمد

وَالشَّرَفِيِّ وَأَصْحَابِهِ وَقَوْلُ صَاحِبِ الْهَدَايَةِ فِي رِوَايَةِ الْعُلَمَاءِ

اگر امام شافعی اور ائمہ اصحاب کا قول اور صاحب ہدایہ کا قول جو روایت العلماء

الرُّزْدِيَّاتِ فِي فَضْلِ الصَّحَابَةِ سَمِعَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ

الرزدویہ میں فی فضل اصحاب میں ہے اسکا مودید ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی پرورچہا

إِذَا قُلْتُ قَوْلًا وَكِتَابُ اللَّهِ يُخَالِفُهُ قَالَ أَتُرْكُو قَوْلِي بَكِتَابِ اللَّهِ

اگر آپ نے یہ کہہ دیا اور کتاب اللہ اس کے مخالف ہو جواب دیا میرا قول کتاب اللہ کے معنی میں

فَقِيلَ إِذَا كَانَ خَيْرُ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

میں ترک کرو اس میں پرورچہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیر اور اس کے

يُخَالِفُهُ قَالَ أَتُرْكُو قَوْلِي بِخَيْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

مخالفت ہو جواب دیا میرا قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خیر کے مقابلہ میں

وَاللَّهُ وَسَلَّمَ فَقِيلَ إِذَا كَانَ قَوْلُ الصَّحَابَةِ يُخَالِفُ لَفْظَهُ

ترک کرو اور خیر پرورچہا اگر اصحاب کرام کا قول اس کے مخالف ہو

قَالَ اَتُرَكُوْا قَوْلِيْ يَقُوْلُ الصَّحَابَةُ وَفِي الْاِمْتِنَاعِ سِرٌّ وَالْبَيْهَقِيُّ

جواب دیا میرا قول صحابہ کے قول کے مقابلہ میں ترک کرو اور امتناع میں یہ بھی بیہقی سن

فِي السُّنَنِ عِنْدَ الْكَلَامِ عَلَى الْفِرَاعَةِ بِسَنَدٍ قَالَ قَالَ الشَّافِعِيُّ

میں جہان قرأت اسنادی پر کلام کیا ہے روایت کرتا ہے کہتا ہے امام شافعی کہتے ہیں

اِذَا قُلْتُ قَوْلًا وَكَانَ الشَّيْءُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ

سُبْحَانَ مَنْ كَرِهَ اَبُوْنِ اَدْرِیْبِيٍّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسِرْ نَزْلًا

خِلَافَ قَوْلِيْ فَمَا يَحْجُجُ مِنْ حَدِّ الشَّيْءِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کے خلاف فرمایا ہے تو جو بسند نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ثابت

وَسَلَّمَ اَوْ لَا فَلَا تَقْلُدْ وَنَقَلَ اِمَامُ الْحَرَمَيْنِ فِيْ نَهَايَةِ

ترجمہ وہی اوس کے جو پس میرے تقلید مت کرو اور امام الحرمین نے نہایت

عَنِ الشَّافِعِيِّ رَاْنَهُ قَالَ اِذَا بَلَغَكُمْ خَبْرٌ صَحِيحٌ يَخَالِفُ مَا

شافعی رحمہ اللہ نقل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں اگر تم کو صحیح خبر میرے مخالف پہنچا دے

فَاتَّبِعُوْهُ وَاَعْلَمُوْا اَنَّهُ مَذْهَبٌ وَقَدْ صَحَّ مِنْ صَوَابِهِ قَالَ اِذَا

خبر اوس کے تابع داری کرو اور سچو کہ میرا مذہب ہی ہے اور صواب ثابت ہو چکا ہے کہ امام

بَلَغَكُمْ عَنْ مَذْهَبٍ وَصَحَّ عَنْكَ خَبْرٌ يَخَالِفُهُ فَاَعْلَمُوْا اَنَّهُ

شافعی نے کہا اگر تم کو میری مذہب کی سند پہنچے اور نہاری سند یہ میں کوئی خبر اسکی مقابل ثابت ہو جاوے تو

مَذْهَبِيْ مُوْجِبٌ اَخْبِرُوْا رَوِيْ الْحُطَيْبُ بِاِسْنَادٍ اَنَّهُ

سچو کہ میرا مذہب خبر کا ہے مضمون ہے اور خطیب اپنی اسناد سے روایت کیا ہے کہ

اَلدَّارُكَوْ مِنْ الشَّافِعِيَّةِ كَانَ يَسْتَفِيْ وَيَمْلِكُ بِغَيْرِ

دار کی جو سنتا غیر علماء میں سے ہے فتویٰ دیتا تھا اور بظنی و تہمہ بخلاف

مَنْ هُوَ الشَّافِعِيُّ وَالْخُضَيْفَةُ نَقَلَ قَالَ لَهُ هَذَا يَخَالِفُ

مذہب شافعی اور الخضیفہ کو فتویٰ دیدیتا ہوا ہے کہی کہ یہ تو ان دونوں

قَوْلُهُمَا فَيَقُولُ وَيَكُم حَدَّثَ فَلَانٌ عَنْ فَلَانٍ عَنِ النَّبِيِّ

کے قول کے خلاف ہے وہ کہنا متہرار اہل ہوں فلانا فلائیسے وہ نبی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا وَالْأَخْذُ بِالْحَدِيثِ أَوَّلِي

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسا ہی بیان کرتا ہے اور حدیث کو اختیار کرنا

مَنْ الْأَخْذُ بِقَوْلِهِمَا إِذَا خَالَفَا وَكَأَيُّوَيْدٍ مَا ذُكِرَ فِي

بہ نسبت اختیار کرنے اوں کے قول کے جب وہ حدیث کی خلاف ہوں اول ابن اور ایسی ہی ہدایہ میں

أَلَمْ يَكُنْ فِي مَسْئَلَةٍ صَوِّفْ حُجْمًا لَوْ أَحْتَجُّمُ وَظَنَّ أَنَّ ذَلِكَ

جو حجت کے صوم کے بابت مذکور ہی اوسکی تائید کرتا ہے اگر کسی نے بیچنے لگوئے اور گمان

يُفْطِرُ لَمْ يَكُنْ أَكْلًا فَتَعَلَّ عَلَى الْقَضَاءِ وَالْكَفَّارَةُ لَأَنَّ الظَّنَّ

کہا کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر قصہ کہا لیا تو اس پر قضا اور کفارہ دونوں میں کیونکہ

مَا اسْتَنْدَ الْوَدَّيْلُ شَرْعًا إِذَا افْتَاهُ فَقِيهٌ بِالْفُسَادِ

ظن وہی ٹھیک ہوتا ہے سند و دلیل شرع ہو مگر اوسے صورت میں کوئی فقیہ اوسی کہہ دے کہ

لَأَنَّ الْفَتْوَى دَرَجَتَانِ شَرْعِيَّةٌ وَفِي حَقِّهِ لَوْ بَلَغَ الْحَدِيثُ وَ

روزہ ٹوٹ گیا اس پر کہ اس کے حقیقین فتویٰ دلیل شرع ہے اور اگر اس پر حدیث ہے اور اس پر

اعْتَمَدَ فَكَذَلِكَ عَنْ مُحَمَّدٍ لَأَنَّ قَوْلَ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اعتماد کیا تو یہی ایسا ہی امام محمد سے ہے اس پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَاللَّهُ وَسَلَّمَ لَا يَنْزِلُ عَنْ قَوْلِ الْفَتَى فِي الْكَافِي وَالْحَمِيدِي

فرمودہ مفتی کے قول سے کہیں نہیں ہوتا کافی اور حمید میں ہے

أَيُّ لَا يَكُونُ أَذَى دَرَجَتَيْنِ مِنْ قَوْلِ الْفَتَى بِصَلَاةٍ دَلِيلًا

بہ مفتی کے قول سے کم درجہ کا نہیں ہوتا اور مفتی کا قول نہ

شَرْعِيًّا فَقَوْلُ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

شرعی دلیل ہوتا ہے تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہوں

اولیٰ وعن ابیوسف خلاف ذلك لان على العامي الاحتياط

اور اسی ہے اور ابویوسف اس کا خلاف مروی ہے اس واسطے کہ عامی برفقہا ہے کا اختیار

بالفقهاء لعدم الاهتداء في حقهم الى معرفة الاحاديث

لازم ہے کیونکہ اس کے عقین حدیث کی معرفت کی راہ یابے نہیں ہے اور

ان عرفنا ويليكم نحب الكفارة وفي المناوي بالانفاق

اگر اس کے معنی سمجھتا ہو تو اس پر کفارہ واجب ہو اور مناوی میں ہے کہ یہ بالانفاق ہے اور

اما الجواب عن قول ابیوسف ان للعامي الاحتياط بالفقهاء

رہ امام ابویوسف کے قول کا جواب عامی کو فقہاء کے پیروی ہے

فمحمول على العامي الصوف الجاهل الذي لا يعز و معنى

سو یہ لوہن عامی بجمول ہے جو نرا ایسا جاہل ہو کہ حدیث کے معنی

الاحاديث تأويلاتها لانه انما رايه بقوله لعدم الاهتداء

اور ان کی تاویلات نہیں جانتا اس واسطے کہ یہ اشارہ کر دیا کہ اس کے عقین

اي في حقهم معرفة الاحاديث كذا قوله وان عرف

معرفة احاديث کی راہ یابے نہیں ہے اور ایسا ہی ابویوسف کا قول اور اگر عامی

العامي تأويله نحب الكفارة يشيرا الى ان المراد من العامي

حدیث کے معنی جانتا ہے تو اس پر کفارہ ہے اس قول کا بھی یہی اشارہ ہے کہ عامی سے مراد

غير العالم في كميد العامي منسوب الى العامة وهم

جاہل ہے اور حمیدی میں ہے کہ عامی عوام کی طرف منسوب ہوتا ہے اور وہ

الجهال فاعلم من هذا الاشارات ان مراد ابی يوسف ايضا

جہال ہر سے ہیں میں ان اشارات سے معلوم ہوتا کہ ابویوسف کی مراد بھی

من العامي الجاهل الذي لا يعرف معنى النص تأويله

عامی سے من جاہل ہے جو نص کی معنی اور تاویل نہیں جانتا ہے

فَمَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِ الْخَنَيفَةِ وَالشَّارِفَةِ وَمَحَمَّدٍ رَيْدًا فَعُتِلَ قَوْلُ

الرجيفه اور شارفي اور محمد کا قول جو مذکور تھا اوس پر اس کا نقل کا قول

الْقَائِلُ بِحُجَّتِ الْعَمَلِ بِالرَّوَايَةِ مُخْتَلَفٌ فِي النَّجْوَى مَا نَقَلْنَاهُ

کہ جس کے خلاف روایت پر عمل واجب ہو وضع ہوا خزانة الروایات

مِنْ خِزَانَةِ الرِّوَايَاتِ فِي الْمَسْئَلَةِ قَوْلُ أَشْوَهِدُ أَنْهُ إِذَا

میں سے جو غیر نقل کیا تھا نام ہوا اور مسئلہ میں ایک اور قول ہے اور وہ یہ ہے جس صورت

لَمْ يَجْمَعْ الْأَثَرُ لَا جِتِهَادَ لَا يَجُوزُ لَهُ الْعَمَلُ عَلَى الْحَدِيثِ بِخِلَافِ

میں اس کو اجتہاد کا مادہ جمع نہ ہو دی زاد کو حدیث پر اپنے مذہب کے خلاف عمل جائز نہیں ہے

لَمْ يَجْمَعْ الْأَثَرُ لَا يَجُوزُ لَهُ الْعَمَلُ عَلَى الْحَدِيثِ بِخِلَافِ

کیونکہ اس کو کیا معلوم کہ یہ حدیث منسوخ یا بادل یا محکم

قَوْلُهُ عَلَى ظَاهِرِهِ وَمَا لِي هَذَا الْقَوْلُ ابْنُ الْحَاجِبِ فِي

اپنے ظاہر پر محمول ہے اور اسے قول کیطوت ابن الحاجب اپنے

مُخْتَصَرِهِ وَتَابِعُوهُ وَرَدَّ بَيَانُهُ أَنَّ ارَادَ عَدَمَ التَّيَقُّنِ بِنَفْسِهِ هَذَا

مختصر میں اور اس کے شاگرد نقل ہوئے ہیں اور یہ قول اس طور رد کیا گیا ہے کہ اگر ان احتمالات کی نفی کا

الْأَحْتِمَالُ لَا يَجْتَمِعُ أَيْضًا لَا يَحْصُلُ لَهُ الْيَقِينُ بِذَلِكَ

عدم التیقین مراد ہے تو اس کا یقین تو مجتہد کو ہی حاصل نہیں ہوتا وہ تو

وَأَمَّا كَيْسِي أَكْثَرُ أَمْرَةٍ عَلَى غَالِبِ الظَّنِّ وَإِنْ أَرَادَ أَنَّهُ لَا

اپنے اکثر خیالات غالب ظن پر بیٹھے کہا کرتا ہے اور اگر یہ مراد ہے کہ وہ شخص

يَذَرِي ذَلِكَ بَعَالِي الرَّأْيِ مَعْنَاهُ فِي صَوْتِ الزَّرَّاعِ لَأَنَّ

اس کو غالب رائے نہیں جانتا تو اس کو زراعت کی صورت میں نہیں مانتے کہوں کہ

الْمُتَّبِعُ فِي الْمَذْهَبِ الْمَشْتَعَرِ لَكُنْ الْقَوْمُ كَأَفْظَ مِنْ الْحَدِيثِ

متبع مذہب کے کہ قوم کے کتب کو دیکھتا بہانتا رہے حدیث

وَالْفَقْهَ بِجَلَّةٍ صَاحِبَةٍ كَثِيرٍ أَمَا يَحْصُلُ لَهُ غَالِبُ الظَّنِّ بِأَنَّهُ

اور فقہ میں سے مقدار شاید کا حافظ ہو۔ انفرادات یہ بات ظن غالب حاصل ہو جاتی ہے کہ

لِحَدِيثٍ غَيْرِ مَنْسُوخٍ وَلَا مَأْثُورٍ وَلَا يَحْتَاجُ الْقَوْلُ بِهِ

حدیث منسوخ نہیں ہے اور نہ ایسی دلیل جس کے تاویل کا قائل ہونا واجب ہو اور

وَأَيْتِمَا الْجَحْثُ فِيهِ حَاصِلٌ لَهُ ذَلِكَ وَخُتَارُهُمَا هُوَ قَوْلُ ثَالِثٍ

بحث ثو ادس صورت میں ہے کہ اسکو یہ ملکہ حاصل ہو دی اور یہاں پسندیدہ تیسرا قول ہے

وَهُوَ مَا اخْتَارَهُ ابْنُ الصَّلَاحِ وَتَبِعَهُ النَّوَوِيُّ وَصَحَّحَهُ قَالَ

وہ جو ابن الصلاح نے اختیار کیا ہے اور نوذوی اسکا تابع ہوا ہے اور اسکو صحیح قرار دیا ہے

ابْنُ الصَّلَاحِ مَنْ وَجَدَ مِنَ الشَّافِعِيِّ حَدِيثًا يَخَالَفُ

ابن الصلاح کہتا ہے شافعیوں میں سے جسکو حدیث ایسے مذہب کی

مَذْهَبُهُ يُظَاهِرُ أَنْ كُنْتُ لَهُ أَلَا اجْتِهَادًا مُطْلَقًا وَفِي

برخلاف سے توبہ دیکھئے اگر اسکو اجتہاد مطلق کا مایہ کامل ہو گیا ہے یا

ذَلِكَ الْبَابُ الْمُسْتَقْلِلُ كَانَ لَهُ الْأَسْتِقْلَالُ بِالْعَمَلِ بِهِ وَإِنْ

اویسے خاص باب اور مسئلہ میں تو اسکو عمل بالاستقلال اور بہرہ وادارہ اور اگر

لَمْ يَكْمُلْ وَشَقَّ مَخَالَفَةُ الْحَدِيثِ بَعْدَ أَنْ يَجْتَثِ فَلَمْ يَجِبْ

اگر کامل نہیں ہوا اور حدیث کی مخالفت دشوار گذرنے ہو بحث کے بعد یہی دوسرے

مَخَالَفَتِهِ جَوَابًا شَافِعِيًّا عَنْهُ فَلَهُ الْعَمَلُ بِهِ إِنْ كَانَ عَمِلَ بِهِ

مخالفت کا جواب شافعی میں نہیں ہے تو اسکو عمل اس پر روا اور نہیں ہے

إِمَامٌ مُسْتَقِلٌّ غَيْرُ الشَّافِعِيِّ وَيَكُونُ هَذَا عَدَمًا فِي تَرْكِ

شافعی کے کسی مستقل امام نے اسکو عمل کیا ہو اور اسکیواسطے اپنے امام کا

مَذْهَبُهُ أَمَّا هَهُنَا وَحَسَنَةُ النَّوَوِيِّ قَسْرُهُ مُسْتَقْلِلَةٌ

مذہب کے کہ نہیں یہاں یہ عذر ہو جائیگا اور اسکو نوذوی نے حسن کہا ہے اور قاسم کہتا ہے مسئلہ

إِذَا ارَادَ الْمُتَجَرِّفُ لِلذَّهَبِ أَنْ يَحْلُلَ فِي مَسْئَلَةٍ بِخِلَافِ

اگر ایسا متجرب نے الذہب بہار ادا کرے کہ کسی مسئلہ میں اپنے نام کے

مَنْ هَبَّ بِكَ مِنْهُ مَقْلَدًا فِيهِ الْأَمَامُ آخِرُ هَلْ يَجُوزُ لَهُ ذَلِكَ

ذہب کے خلاف کسی اور امام کا مقلد ہو کر عمل کری آیا یہ اسکو جائز ہے اس میں

اختلفوا فيه فمنعه الغزالي وشذذته وهو قول ضعيف

علمائے اختلاف کیا ہی ستوا امام غزالی اور ایک گروہ نے منع کیا ہے اور یہ قول جہور کے

عَنْدَ الْجُمْهُورِ لَأَنَّ مَبْنَاهُ عَلَى أَنَّ الْإِنْسَانَ يَجِبُ عَلَيْهِ

نزدیک صغیفہ ہے کیونکہ اس کے اسل یہ ہے کہ انسان پر واجب ہی

أَنْ يَأْخُذَ بِالْأَدْلَى فَإِذَا فَاتَ ذَلِكَ جَعَلَ بِالْأَدْنَى

کہ دلیل کے ذریعہ سے اختیار کرے پھر جب وہ دلیل ہے دلائل کے جمالت کو سبب ہوتی ہو گئی

أَقْبَنًا أَعْتَقَادَ أَفْضَلِهِ قَرَامًا مَقَامَ الدَّلِيلِ فَلَا يَجُوزُ

تو جسے اسکی امام کے فضیلت کا اعتقاد دلیل کے قایم مقام کر دیا سوا اسکو

لَهُ أَنْ يَخْرُجَ مِنْ مَذْهَبِهِ كَمَا لَا يَجُزُّ لَهُ أَنْ يَخَالَفَ

اپنے نام کے مذہب سے نکلنا جائز نہیں ہے جیسا کہ اسکو جائز نہیں کہ شرعی

الدَّلِيلَ الشَّرْعِيَّ وَرَدَّ بِأَنَّ أَعْتَقَادَ أَفْضَلِهِ الْأَمَامِ

دلیل کے مخالفانہ کرے اور یہ قول اسطورہ کیا گیا ہے کہ امام کے مطلق فضیلت کا اعتقاد

عَلَى سَائِرِ الْأُمَمَةِ مُطْلَقًا غَيْرَ لَازِمٍ فِي حِكْمَةِ التَّقْلِيدِ

تمام اسے بصحت تقلید کے باب میں بالاجماع لازم نہیں

إِجْمَاعًا لِأَنَّ الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعِينَ كَانُوا يَعْتَقِدُونَ أَنَّ

ہے اسواطرح صحابہ اور تابعین یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ

خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَمَةِ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ وَكَانُوا يَقُولُونَ فِي كَثِيرٍ

اس امت میں افضل اول ابو بکر رضی پھر عمر رضی اور انکا یہ حال تھا کہ بہت

مِّنَ الْمَسَائِلِ غَيْرِهِمَا خِلَافٌ قَوْلُهُمَا وَلَمْ يَنْكَرْ عَلَى ذَلِكَ أَحَدٌ
سائل میں انکو قول کے برخلاف اور وہی تقلید کرتے تھے اور کسی اعتراض نہیں کیا

فَكَانَ رَجْعًا عَلَى مَا قُلْنَا وَأَمَّا أَفْضَلِيَّةُ قَوْلِي فِي هَذِهِ الْمَسْئَلَةِ
سو ہماری قول پر رجوع ہو گیا اور وہی فضیلت اسکی امام کے قول کی اس مسئلہ میں

فَلَا سَبِيلَ إِلَى مَعْرِفَتِهَا لِمَقْلِدِ الْبُحْرَانِ فَلَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ
سو اسکی پہچان کے راہ تقلید صرف کو کوی نہیں ہے پس تقلید کی یہ

شَرْطٌ لِلتَّقْلِيدِ لَا يَلْزَمُ أَنْ لَا يَصِحَّ تَقْلِيدُ جُمْهُورِ الْمُقْلِدِينَ
شرط نہیں ہے جائز نہیں ہے اسو شرط لازم آتا ہے کہ جمہور مقتدین کے تقلید جائز نہ ہو

وَلَمْ يَكُنْ فِي مَسْئَلَتِنَا هَذَا هَذَا عَلَيْهِ كَمَلًا لَكُمْ لَأَنْ كَثِيرًا
اور اگر فرض کیا جاوے تو ہماری اس مسئلہ میں بہت مشکوک ہے مفید نہیں ہے اس لیے کہ اکثر

مَا يَطْلُعُ عَلَى حَدِيثٍ يُخَالِفُ مَذْهَبَ إِمَامِهِ أَوْ يَجِدُ قِيَاسًا
اوقات کسی حدیث معلوم ہوجائے ہے کہ اسکی امام کے مذہب کو مخالف ہوتی ہے یا قیاس سے

قَوِيًّا يُخَالِفُ مَذْهَبَهُ فَيَعْتَقِدُ الْأَفْضَلِيَّةَ فِي تِلْكَ الْمَسْئَلَةِ
پیداوی کہ اسکی مذہب کو خلاف ہوتا ہے ہر وہ اس کامین اور کے فضیلت کا مستند ہو جاتا ہے

لَعَنُوا وَذَهَبَ أَكْثَرُهُنَّ إِلَى جَوَازِهِ مِنْهُمْ الْأَمْرُ وَالْبَنْ
اور اکثر علما اسکو جائز کہتے ہیں اور میں سے اکثری ہے اور ابن

أَحْمَدُ بْنُ الْهَمَامِ وَالنَّوَوِيُّ وَاتَّبَاعُهُ كَابْنُ حَجَرٍ وَالسَّهْلِيُّ
الحاجب اور ابن الہمام اور نووی اور اسکی اتباع جیسے ابن حجر اور سہلی

وَجَمَاعَاتٌ مِّنَ الْحَنَابِلَةِ وَالْمَالِكِيَّةِ مِمَّنْ يَقْضِي ذِكْرَ اسْمَائِهِمْ
اور حنبلیہ میں کا اور مالکیوں میں کا ایک ایک گروہ اتنے کہ اولی ناموں کے ذکر سے

إِلَى التَّطْوِيلِ وَهُوَ الَّذِي اتَّعَقَدَ عَلَيْهِ الْأَيْقَاقُ مِنْ مُفْتَوًى
تفصیل ہوتے ہے اور یہ وہ مسئلہ ہے جسے جابر بن عبد اللہ نے متاخر مفتیوں کا

الَّذِينَ هَبَّ رُجْعُهُ مِنْ الْمَتَّحِينَ وَاسْتَخْرَ جُؤَاسُ كَلَامُ رُؤَاوِيهِمْ

اتفاق منعقد ہو گیا ہے اور اسکو ادا کے کلام میں سے استخراج کیا ہے

وَلَمْ يَسْأَلْ مُسْتَقْلَةً فِي هَذِهِ الْمَسْئَلَةِ إِلَّا أَنْهُمْ اخْتَلَفُوا

اور اس مسئلہ میں ان کے متعلق رسالے میں اتنا ہی کجوار کے

فِي الشَّرْطِ جَوَازُهُ فِيمَا قُلْنَا اتِّفَاقًا فَاسْتَرْجَعُوا

مشرطوں میں اختلاف کیا ہے سو اوہیں سے بعضے یہ کہتے ہیں کہ بالاجماع اپنی تقلید سے رجوع نہ کریں اسکو

الْمُصَرِّحُ فَقَالَ أَيْ عَمَلٍ بِهِ وَخْتَلَفَ الْمَشْرُوحُ فِي مَعْنَى هَذَا

ابن ہمام نے تفسیر کیا ہے کہ یہاں جو لفظ ہے اس پر عمل کریں اور شرع میں سے عمل ہی کی معنوں میں اختلاف

الْكَلِمَةُ فَقِيلَ فِيهَا عَمَلٌ بِهِ بِمَعْنَى مَوْجُودِهِ بِأَنْ يَقْضَى ذَلِكَ الصَّلَاةُ

کیا ہے سو کوئی کہتا ہے بالجہد اس سے مسئلہ میں عمل کر کے اسطور کہ اس میں تباہ

الْبَاقِ عَلَى الْمَذْهَبِ الْأَوَّلِ مِمَّا تَلَا وَهُوَ الْحُجَّةُ الَّتِي لَا يَجْزِي

معیوں کو مثلاً یہی مذہب ہوتا ہے اور یہی امر اس حجت سے کہ تحقیق کے

غَيْرَ لَا عِنْدَ الْحَقِّ وَقِيلَ بِمَجْنِبٍ وَرَخٍ بِأَنَّهُ لَيْسَ اتِّفَاقًا بَلْ

وقت کچھ اور ظاہر نہیں ہوتا اور کوئی کہتا ہے اس قسم کے مسائل میں عمل کر کے اور یہ کہ کیا گیا ہے کہ یہ اجماعی اور

الْكَثَرُ مَا رَوَى عَنْ السَّلَفِ هُوَ الْعَمَلُ بِخِلَافِ الْمَذْهَبِ فِيهَا

بہت سلف سے اکثر روایت یہ ہیں کہ وہ مذہب کے خلاف ہی پر عمل کرنا ہے جہاں کہ

كَأَنَّهُ يُعْلَمُ بِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ لَا يُلْتَقِطُ الرُّخْصُ فَقِيلَ يُعْنَى

وہ عمل کریں اور ان میں سے بعضے کہتے ہیں رخصتوں کو بچن لہو کوئی کہتا ہے رخصت کی

مَا سَأَلَ عَلَيْهِ رَدِّ بَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

خلفہ پیغمبر جہاد سے آسان ہوا اور یہ اسطور رد کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

كَانَ إِذَا خِيرَ اخْتَارَ أَهْوَى الْأَمْرِ مِنْ مَالِهِ يَكُنْ الرِّجَالُ وَقِيلَ

جب امتیار ملتا تھا تو وہ خوش ترین آسان کر اختیار کرتے تھے جبکہ آسان گناہ وغیرہ کوئی کہتا ہے

مَا لَا يَقْوِيهِ الدَّلِيلُ بَلِ الدَّلِيلُ الصَّحِيحُ الصَّرِيحُ قَامَ خِلَافَ مِثْلٍ

کو دلیل اور اس کے تقویت کرتے ہو بلکہ صحیح کو دلیل اور اسکی خلاف برتاؤ کو مبیہ

الْمُنْعَةِ وَالصَّرْفِ هَذَا وَجِدَ وَجِبَ وَجَدَتْ فِي كِتَابِ التَّائِيْدِ

منعۃ النساء اور یہ قوی وجہ ہے میں نے کتاب التخلیص کے کتاب النکاح

تَحْزِيْنِهِ أَحَادِيثُ الرَّافِعِيِّ الْحَافِظِ ابْنِ حَجْرٍ الْعَسْقَلَانِيِّ فِي كِتَابِ

میں بایا ہے جہاں رافعی نے حافظ ابن حجر عسقلانی کے احادیث کی تحویج کے ہے

النِّكَاحِ مِنْهُ نَقْلًا عَنْ الْحَكِيمِ فِي كِتَابِ عُلُومِ الْحَدِيثِ بِإِسْنَادِهِ

حاکم سے کتاب علوم الحدیث میں نقل کر کے اسناد

إِلَى الْأَوْدَاعِ قَالَ يَجْتَنِبُ ابْنُ يَزِيدَ مِنْ قَوْلِ أَهْلِ الْكُفْرِ

اور اعلیٰ کی طرف سے کہا ہے اہل کفر کے یا یحییٰ قول سے اجتناب کیا جادوی یا ترک کیے

خَمْسِينَ مِنْ قَوْلِ أَهْلِ الْعِرَاقِ خَمْسِينَ مِنْ قَوْلِ أَهْلِ الْكُفْرِ

چوبیس اور اہل عراق کے یا یحییٰ قول سے اور اہل کفر کے سو قول میں ملا ہے

الْمَلَايِكَةُ وَالْمُنْعَةُ وَاتِّبَانُ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ وَالصَّرْفُ

کاسنہ اور منع اور عورتوں کی پس پشت جماع کرنا اور یہ صرف

وَالْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاةِ بِغَيْرِ عَدْوٍ وَمِنْ قَوْلِ أَهْلِ الْعِرَاقِ شَرْ

اور بلا عداوت کے جمع کر دینا اور اہل عراق کے یہ قول ابن مسعود

النَّبِيِّ وَتَأْخِيرُ الْعَصْرِ حَتَّى يَكُنْ ظِلُ الشَّيْءِ أَرْبَعَةَ أَمْثَالِهِ

کا پیش اور عصر کے اتنی تاخیر کہ شے کا سایہ چوتھا ہو جاوے

وَلَا جَمْعَ إِلَّا فِي سَبْعَةِ أَصْحَابٍ وَالْفَرَارُ مِنَ الزَّحْفِ الْأَكْلِ بَعْدَ

اور سوای سات شہروں کے جمع نہیں ہے اور لڑائی میں کسی جگہ جانا اور رمضان میں

الْفَجْرِ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ حَجْرٍ وَرَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ

فجر کے بعد کہنا پھر ابن حجر کہتا ہے اور عبد الرزاق سے

مَعْمَرٌ كَوْنٌ رَجُلًا أَخَذَ يَقُولُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ فِي أَسْمَاءِ الْغَنَاءِ

روایت کرتا ہے اگر کوئی شخص غنا کے سنہ میں اور غور توں کے اوپر میں

وَلَيْتَانِ النَّسَاءُ فِي أَدْبَارِهِنَّ يَقُولُ أَهْلُ مَكَّةَ فِي الْمُتَعَدِّ

جماع کرنے میں اہل مدینہ کا قول اور متعہ میں اور بیچ صرف میں

الصَّرْفُ يَقُولُ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي الْمُسْكِرِ كَانَ تَرْعِيَادَ الدَّوْنِ

اہل کوفہ کا قول اور شہر میں اہل کوفہ کا قول انہ کی زبانی توفہ الہی کے بندوں میں بڑا ہے اور ان میں سے بعض

مَنْ قَالَ لَا يَلْفُوقُ بَحِثَ بَلْ يَكُ حَقِيقَةً مِمَّنْ تَعْتَدُ الْأَدْبَارِ

خصت کہتے ہیں کہ ان میں سے بعض اہل کوفہ کہ دو دن امانوں کے نزدیک محال حقیقت مرکب بن جاوی

قِيلَ الْمَنْعُ أَنْ يَكُ حَقِيقَةً مِمَّنْ تَعْتَدُ فِي مَسْئَلَةٍ وَاحِدَةٍ

کوئی کہتا ہے منع یہ ہے کہ ایک مسئلہ میں حقیقت محال مرکب ہو جاوی

مَثَلُ الْوَضْعِ بِالْأَتْرَابِ ثُمَّ خَرَجَ مِنْهُ الدَّمُ السَّائِلُ لَا يَكُ

جیسے بلا ترتیب وضو کیا پھر اس میں خون جاری نکل آیا

مَسْئَلَتَيْنِ كَمَا إِذَا أَهْرَأْتُ بِيَدِ هَبٍ لَشَارَفِي وَصَلَا

مسئلوں میں نہیں جیسے امام شافعی کے مذہب کے موافق تو کھڑا ہوں اور امام

بِيَدِ هَبٍ بَحِثَ وَيَجِدُ أَنْ يَقَالَ فَيَدْعُو لَأَنَّهُ كَانَ

ابو حنیفہ کے مذہب کے موافق ہوتا رہتا ہے اور یہ بات رہتی ہے کہ کوئی جو ان میں بحث ہو سکے کہ اگر

الْمَقْصُودُ مِنْ هَذَا الْقِيْدَانِ لَا يَخْرُجُ مِمَّا انْتَحَلَهُ مِنْ

اس مقصد سے یہ کہ ان مجموعہ جو اس نے چنا ہے متفق علیہ میں سے نہ

الْإِفْهَامُ فَهُوَ حَاصِلٌ فِي مَسْئَلَتَيْنِ يَضَارِيَانِ كَانَ الْمَقْصُودُ

عمل جاوی تو یہ بات دو مسئلوں میں ہے جو جو ہے اور اگر یہ مقصد ہے کہ

أَنْ لَا يَخْرُجَ هَذِهِ الْمَسْئَلَةُ وَاحِدَةً مِنَ الْأَجْمَاعِ فَيَكْفِي عَنْهُ

پھر کہیں مسئلہ اجماع میں سے نہ نکل جاوی تو اس میں یہی شرط

أَشْرَاطُ كُونِهِ مَذْهَبُ الْأَجْمَاعِ فِيهِ مَسَاغٌ كَمَا يَأْتِي وَمِنْهُمْ مَنْ

بیشتر خطا کہ مذہب ایسا ہو کہ اس میں اجتہاد جائز ہو کفایت کرتی ہو چنانچہ آثار اور انہیں بے غصہ نہ تھے

قَالَ لَا يَكُونُ الْمَذْهَبُ الَّذِي هَبَّ إِلَيْهِ مَا يَنْقُضُ فِيهِ قَضَاءُ الْقَاضِي

یہ کہتے ہیں وہ مذہب جس کی طرف رجوع کرتا ہو ایسا فقہ کہ اس میں قضا قاضی کا نقض آتا ہو

وَهَذَا وَجْهِهِ وَلَا حَاجَةَ أَمْنِهِ يَحْصُلُ إِذَا قُلِدَ مَذْهَبًا مِنْ

اور یہ بہت قوی ہے اور اس سے احتراز جب ہی ہوتا ہے کہ ان چاروں مذاہب

الْمَذَاهِبِ الْأَكْبَرِ رُبْعُ الْقَبُولَةِ الْمَشْهُورَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ يَنْشُرُ

مقبولہ مشہورہ میں جو کسی مذہب کی تقلید کرے اور انہیں بعض کہتے ہیں کہ اس کا دل اس مسئلہ میں

صَدْرُهُ فِي ذَلِكَ الْمَسْئَلَةِ بِمَا قُلِدَ فِيهِ غَيْرَ إِمَامِهِ وَلَا يَتَّبِعُ

اپنا امام ہے علاوہ کی تقلید نہ خوش ہو جاوی اور یہ حال

الرَّافِي الْمَتَجَرِّقُ قِيلَ إِذَا اتَّبَعَ الْأَكْثَرَ وَالْقَوْلُ الْمَشْهُورُ فَخُرُوجُ مَنْ

متجرب ہی میں ہو سکتا ہو اور کوئی کہتا ہو جس صورت میں کہ اکثر کا اور قول مشہور کا اتباع کرتا ہے تو اس کا

مَذْهَبُهُ أَكْبَرُ حَسَنٌ وَإِذَا كَانَ بِالْعَكْسِ فَقَبِيحٌ هَذَا خِلَاصَةُ

خروج اپنا امام کے مذہب ہی حسن ہے اور اگر اس کا عکس ہے بُرا ہے اور فی رسائل کا خلاصہ

مَا فِي رِسَالِهِمْ مِنْ نَبِيحٍ وَتَحْرِيرُ مَا نَاخْتَارُ فِي الْجَوَانِبِ شَرْطُ الْأَ

مقیم اور تحریر کے ساتھ یہ ہے اور میں جو از میں یہ شرط اختیار کرتا ہوں

لَا يَنْقُضُ قَضَاءُ قَاضِيٍّ أَسْوَأَ كَانَ النِّقْضُ لِاجْتِمَاعِ مَعْنِيَيْنِ

کہ قضا قاضی کے نقض کا نقض نہیں ہے کہ نقض ایسی دو معنوں کے اجتماع سے ہو دی

كُلُّ أَحَدٍ مِنْهُمْ كَيْفَ كَانَ لِنِكَاحٍ بِغَيْرِ شَهْوٍ مُجْتَمِعِينَ وَلَا

کہ وہ دونوں صحیح ہوں جیسے نکاح بدون اجتماع کو ہوں کے اور بدون

إِعْلَانٍ وَبِغَيْرِ لَوْ فِي الْأَخْتِيَارِ شَرْطُ الشَّرَاحِ الصَّدِّ لَمَعْنِ فِي

اعلان کے یا اور وجہ سے اور اختیار میں شرط غرضی خاطر کے سبب اور ان معنوں کے ہے جو

الذليل أو كثرة من عمل به في السلف أو كونه أحوط أو كونه

دلیل ہیں ہے یا سلف میں کسی کی باتوں کی کثرت سے یا سلف میں کسی ایسی دشواری سے غلصہ ہو

تفصيلاً من مضيق لا يمكن له الطاعة معه لقوله صلى الله

کہ اوس دشواری کے ساتھ اوسے اطاعت ممکن نہ ہو اس لیے کہ حضرت علی رضی اللہ

عليه وآله وسلم إذا أمرتكم بأمر فأتوا منه ما استطعتم ونحو

علیہ وآلہ وسلم اگر فرمادے کہ تم کو ایسا کرنا چاہیے تو اس میں سے جتنا ہو سکی سو کرو اور

ذلك من المكارن المحتبسة في الشرع لا محذور أصلي وطلب الدنيا

ایسی ہی اور شرع کے مستحب معانی وہ جو مادی خاطر صرف ہوں وہ جو پس اور دنیا کے طلب سے ہوں

وفي الجواب ثلث ان يتعلق به حق لا غير فيقضى القاض

اور وجوب کیواسے یہ شرط ہے کہ اوس سے غیر کا حق متعلق ہو پس قاضی اور وجوب کی خلاف

يخلاف في حق انه البراءات في كشف القناع واذ قلنا فيها

تفصیل کہ دی خزانہ البراءات میں کشف القناع میں ہو ہے اور اگر کسی مسئلہ میں کسی فقیہ کی تقلید کے

في شيء هل يجوز له ان يرجع عنه الى فقيه آخر المسئلة

نہ آیا اوس کو جائز ہے کہ اوسے اور فقیہ کی طرف رجوع کرے یا نہیں مسئلہ

على وجهين أحدهما ان لا يكون التزم من معيناً كمن هو

دو طرح پر ہی ایک تو یہ کہ ایسا نہ ہو کہ اوسنے ایک مسیون کا مذہب لازم کر لیا ہو جیسی

ابن حنيفة والثاني في غيرهما التزم فقال ابن

ابو حنیفہ اور ثانی یعنی غیر کے مذہب اور دوسرے رائے کہ لازم کر لیا ہو اور کہتا ہو کہ میں

ملازم متبع ففي الوجه الأول قال ابن الحاجب لا يرجع بعد

لازم کر لیا لا متبع ہوں پس پہلے صورت میں ابن الحاجب کہتا ہی کہ تقلید کے بعد

تقليد فيما قلنا اتفاقاً وفي حكم آخر المختار الجواز لقوله تعالى

میں تقلید میں جہاں اتفاق ہو کر ہے اور دوسرے مسئلہ میں جہاں اختلاف ہو بدلیل اس آیت کے

فَأَسْأَلُ أَهْلَ الدِّينِ كَيْفَ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ فَالْقَوْلُ بِرُجُوعِهِ

پہرہ لباد رکھو والین سے اگر تم نہیں جانتے ہیں رجوع کی وجہ کا قائل ہونا

الرُّجُوعُ إِلَى مَنْ قَدْ أَقْلًا فِي مَسْئَلَةٍ يَكُونُ لَدُنَّ النَّاسِ وَهُوَ

وہ جس فقیر کے ساتھ یہاں ایک سائین تعلق ہو جکا ہو نفس مقید کر دینا ہو جائیگا اور نفس کرنا

يَجْرِي فِي النَّاسِ عَلَى مَا تَقَى فِي الْأَصُولِ وَيَقُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اور قیام مقام نسخ کے سے چنانچہ اسوٰل میں کبر جکا ہے اور بدلیل

وَاللَّهُ وَسَلَّمَ أَحْمَدُ بْنُ كَالْحُمْرِ بَابُهُمْ قَدْ يَتِمُّ اهْتِدَادُهُمْ

اس حدیث کے لیے اصحاب سنا روئی مانند ہیں جسکا اقتدار روئے ہدایت بادے

وَأَنَّ الْعَوَامَّ فِي الشَّكِّ نَوَاسِثُ الْفُقَهَاءِ مَنْ عَنِ

اور سلف کی زانہ میں عوام لوگ فقہاء سے ہر دن رجوع کے

رُجُوعِ الْمُصَحِّينَ مِنْ غَيْرِ الْكَارِ فَحَلَّ الْحُلُّ الْجَمَاعَ عَلَى الْجَوَازِ

کے میں پھر فتویٰ جیسے تھے کچھ اعتراض نہیں تھا پس اجما کا محل جواز پر ہو گیا

كَذَلِكَ فِي شَرْحِ ابْنِ الْحَاجِبِ وَأَمَّا الْجَوَابُ فِي الرَّجْعِ الثَّانِي وَهُوَ

یہ ابن حاجب کی شرح میں ہے اور جواب دوسرے وجہ میں کہ

مَا إِذَا التَّزَمَ مَذْهَبًا مَعْشَرًا كَأَنَّهُ حَنِيفَتُهُ وَالشَّافِعِي فَقَدْ أَشْهَدَ

ہے کہ کسی مذہب میں کہ جیسے حنفی .. اور شافعی لازم کرے سو

ابْنُ الْحَاجِبِ إِلَى الْاِخْتِلَافِ ذَلِكَ اِخْتِلَافُ مَذْهَبِهِ

ابن راجح ہے اس میں اختلاف کیطرت منجملہ اختلاف اپنے مذہب کے

أَشْهَدَ أَنَّهُ اِخْتِلَافُ الْعُلَمَاءِ عَلَى ذَلِكَ عَلَى تِلْكَ أَقْوَانِ

اشارہ کیا ہے اور یہ اشارہ کہ علماء کے اصحاب میں مختلف تین قول میں

فَقِيلَ لَأَحْمَدَ مَطْلَقًا وَقِيلَ لِي مَطْلَقًا وَالْقَوْلُ الثَّالِثُ

پھر کوئی کہتا ہے مطلقاً جائز نہیں اور کوئی کہتا ہے مطلقاً جائز ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ

اَنَّ احْكَمَ فِي هَذَا الْوَجْهِ الْوَجْهُ الْاَوَّلُ سِوَا فَلَاحِظِ اَنَّ يَجْعَلُ

کہ وہ کا حکم اور پہلے وہ کا بیان ہے سوا اس مذہب سے جو کہ کرنا

عَنْ بَعْدِ تَقْلِيدٍ لَا فِيمَا قَدْ اِيْعِلَّ بِهِ وَتَجَوُّزُ فِي غَيْرِهِ وَفِي عَمَلٍ

تقلید کے بعد جس مسئلہ میں تقلید کر چکا یعنی اس سے پہلے کر لیا ہے جائز نہیں ہے اور اس مسئلہ میں جائز ہے اور

الْاَحْكَامُ مِنَ الْفَتْاوى الصُّوفِيَّةِ سُرُّلَ عَنْ يَوْمِ عِيْدِ الْفِطْرِ اِنَّ

فتاویٰ صوفیہ میں سے عمدۃ الاحکام میں ہے روز عید الفطر کے حال سے پہلے کہ ہم کہتے ہیں

بَعْضُ النَّاسِ يَتَطَوَّعُونَ فِي الْجَامِعِ عِنْدَ الزَّوَالِ فَمَنْعُهُمْ عَنْ

اومیون کو دیکھتے ہیں کہ وہ جامع مسجد میں زوال کے وقت تقیین پڑھتے ہیں سوا ہم

ذَلِكَ وَنَحْبِرُهُمْ عَنْ رُودِ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي اَرْوَاقِ الثَّلَاثِ

اگو اس سے منع کرتے ہیں اور اکبر سے تاثر ہیں کہ تین وقت میں نماز کے باعث آئی ہے

قَالَ اَمَّا النَّعْ فَلَا كَيْلًا يَدْخُلُ تَحْتَ قَوْلِهِ تَعَالَى اَرَايْتَ الَّذِي

جواب دیا مانعت تو نہیں جاہلوں کہ اس آیت کے مضمون میں نہ آجادی تو نے دیکھا وہ جو

يَهَيُّ عَبْدًا اِذَا صَلَّيْ وَلَمْ يَتَّقِنْ وَقْتَ الزَّوَالِ بَلْ عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ

منع کرتا ہے ایک بندہ کو جو نماز پڑھتا ہے اور یہ یقین نہیں ہے کہ زوال ہی کا وقت ہو شاید کہ

قَبْلَهُ اَوْ بَعْدَهُ وَلَئِنْ كَانَ وَقْتُهِ فَقَدْ رَوَى عَنْ اَبِي يُوْسُفَ

پہلے ہوا یا پچھے ہوا اگر بالفرض زوال ہی کا وقت ہو تو اگرچہ حضرت علیہ السلام سے روایت ہے

لَا يَكْرَهُ ذَلِكَ التَّطَوُّعُ عِنْدَ الزَّوَالِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ

کہ یہ تقیین زوال کی وقت جمعہ کے دن کر دہ نہیں ہیں اور امام شافعی

لَا يَكْرَهُ ذَلِكَ فِي جَمِيعِ الْاَيَّامِ فَلَيْتَ عَارَضَتْ عَلَىٰ هَذَا الْمَصْلَةِ

تو کسی دن بے سکرہ نہیں کہتے ہیں اگر تو اس مسئلے پر اعتراض کریگا

فَعَسَىٰ أَنْ يَجْعَلَ اِنَّهُ تَقْلُدُ فِي هَذِهِ الْمَسْئَلَةِ مَنْ يَرَىٰ جَوَازَ

تو شاید کہ کچھ کہے کہ جواب دیدی کہ میں اس مسئلہ میں اس کا مقلد ہوں جو اس کو جائز جانتا ہے

ذَٰلِكَ أَوْحَيْتُ إِلَيْكَ يَا أَحْسَنُ بَدَنٍ مِنْ خَلْقِ ذَٰلِكَ فَلْيَسْ

یا احسن بدنی استدل کری جو اس قول کے بعد کہ نبی الی نے کیا ہے سو بہت کہ نہیں چاہتے

لَكَ أَنْ تَنْكَرَ عَمَّا مِنْ قَدِّ مَجْتَهِدٍ أَوْ أَحْسَنُ دَلِيلًا وَفِيهَا أَيْضًا

کہ ایسی پرکھو مجتہد کی تقلید یا کسی دلیل سے محبت کری اعتراض کیا کری اور یہی اسے مین

مَنْ الْمَجْتَهِدِينَ الْمَزِيدُ وَرَبَّمَا قَدْ هَذَا الْمَصْلَعُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَى مَنْ فَعَلَ

تجسیر اور مزید سے ہے اور کہی یہ صلیہ اس کی تقلید کرتا ہے سو اس پر کیا اعتراض جو فعل مجتہد کی

فَعَلًا مَجْتَهِدًا أَوْ تَقَلَّدَ مَجْتَهِدًا فِي الظُّهْرِ يَتَّبِعُهُ وَمَنْ فَعَلَ فَعَلًا

عمل میں لاوی یا کسی مجتہد کی تقلید کرے اور ظہیر میں ہے اور جو شخص فعل مجتہد فیہ پر عمل کرے

فَعَلًا فِيهِ أَوْ قَدْ مَجْتَهِدًا فِي فَعَلٍ مَجْتَهِدٍ فِيهِ فَلَا عَارَ وَلَا شَتَا

یا فعل مجتہد فیہ سے مجتہد کی تقلید کرے تو اس کو سیر نہ کہ مجتہد رہتا ہے اور نہ دانتے

وَلَا انْكَارَ عَلَيْهِ وَفِي الْمَنْهَاجِ لِلْبَيْضَاوِيِّ كَوْرَأَى الزَّوْجِ

اور نہ کوئی اعتراض اور بیضاوی کے کہ منہاج میں ہے اگر زوج نے

لَفْظًا كِنَايَةً وَرَأَتْهُ الْمَرْأَةُ صَرِيحًا فَلَهُ الطَّلَبُ وَلَهَا الْاِمْتِنَاعُ

ایک لفظ کو کنایہ سمجھا اور عورت نے اس کو صریح سمجھا تو زوج کو حق طلب حاصل ہے اور عورت کو حق امتناع

فَإِنْ رَاجَعَ عَانَ الْغَيْرِهَا فَارْتَدَّ اسْتَشْكَلَ رَجُلٌ شَافِعِيًّا

پھر وہ دونوں اور کے سامنے پیش کریں فائدہ ایک شخص شافعی مذہب نے

الْاِخْتِلَافَ بَيْنَ عِبَارَتِي الْأَنْوَارِ فَاجْتَبَاهُ بِمَا يَحِلُّ الْاِخْتِلَافُ

انوار کے دو مختلف عبارتوں پر اعتراض کیا سو میں نے ان کو ایسا جواب دیا جس سے وہ اختلاف رفع ہو جاتا ہے

فِي كِتَابِ الْقَضَاءِ مِنْ كِتَابِ الْأَنْوَارِ مَا حَاصِلُهُ إِذَا دَوَّنْتَ هَذَا

انوار میں سے کتاب القضاء میں تو ایسی عبارت ہے جس کا حاصل یہ ہوتا ہے جب یہ

الْمَذْهَبُ جَزَالٌ لِمَقْلَدٍ أَنْ يَنْتَقِلَ مِنْ مَذْهَبٍ مَجْتَهِدٍ إِلَى مَذْهَبٍ

مذہب کو بڑا بڑا ہو تو مقلد کو جائز ہے کہ ایک مجتہد کے مذہب منتقل ہو کر دوسرے مجتہد کے مذہب چلا جاوے

اخر و كذا لو قلنا مجتهدا في بعض المسائل واشترى البعض

اور اسی ہی اگر بعض مسائل میں ایک مجتہد کے تقلید کری اور بعض اور مسائل میں دوسری مجتہد کے

الاخر حتى لو اختلفا من كل مذهب هه كما كنف اذا اختلف

یہاں تک کہ اگر ایک مذہب میں کوئی دلیل اختیار کرے جسے دوسری جب فسد کہلو آئی

واراد ان ياخذ بالشافعي كمالا يتوضا او الشافعي مصل

اور یہ چاہے کہ شافعی مذہب لیں تاکہ وضو نہ کرنا پڑے یا شافعی اپنی شریعت لیا کر

او امرأه و اراد ان ياخذ بالحنفي كمالا يتوضا و غير ذلك من

باہر ت کو جو وہی اور یہ چاہے کہ حنفی مذہب لیں تاکہ وضو نہ کرنا پڑے

المسائل جاز هذا حاصل كلام صاحب الزوار في كتاب القضاء

اور اور مسائل تو جائز ہے اور تو غلامانہ الزوار کے مصنف کی کلام کا کتاب القضاء میں ہے

وقال في باب الاحتساب لو راى الشافعي شافعي يشرب

اور باب الاحتساب میں کہتا ہے اگر کوئی شافعی کسی شافعی کو دیکھو کہ نمینہ پیتا ہے

النبيذ او ينكر بلا و يوطأها فله ان يشركه لان علمي

یا نبیذ ولی کے نگاہ کر و طعی کرتا ہے تو اس کو جائز ہے کہ اعتراض کرے کیونکہ ہر

مقلد يتبع مقلدا و يحس بالخالفه ولو راى الشافعي الحنفی

مقلد پر ایسی فتوہ کا اتباع لازم ہے اور مخالفت ہو گئی تو گناہ ہوتا ہے اور اگر شافعی نے حنفی کو دیکھا

ياكل الضب او متروك التسمية عدا فله ان يقول رما

کہ سو مار کر یا فوہ متروك التسمية کو عدا کہتا ہے تو اس کو لازم ہے کہ کہہ دیں یا رما

ان تعتقد ان الشافعي اولى بالاتباع و اما ان تشرك هذا

ہے اعتقد اگر کہ شافعی کی متابعت اولی ہے یا یہ کہنا چاہو دے

كلامه في الاحتساب بين القولين اختلافا قول كل

مصنف کا یہ کلام احتساب میں ہے اور ان دونوں قول میں اختلاف ہی میں کہتا ہے

اور میری

الاختلاف عند الله اعلم ان معناه قوله بعض بالخالفين

عند میں اس اختلاف کا رافع اور اہم وجہ مانتا ہے یوں کہ اس قول بعضی بالخالفین کے یہ منہ نہیں

انہ بعضی بالخالفین اذا ائتمروا على تقليد في جميع المسائل

کہ وہ مخالفت جو جب ائمہ کا رہتا ہے کہ اسکی تقلید کا غرض تمام مسائل میں کرے

او في هذه المسئلة ثم اقدم على الخالفين فهذه معصية

یا اس خاص مسئلہ میں غم کرے بہر مخالفت کرنے کے تو یہ تو بلا شک معصیت ہی

بلا شك و اما اذا قلنا في هذه المسئلة غير ذلك الخير

اور یہی حق صورت کہ اس مسئلہ میں اور کا مسئلہ ہو سوئے اور

هو مقلد و لم يخالفه او نقول المسئلة الثانية مدبنة

وہی اسکا مستوجب ہے اور اسکی مخالفت نہیں کے یا میں یہ کہتا ہوں کہ دوسرا مسئلہ یعنی انوار کا

على قول الخرافي و شرذمة و الاول على الوجه هو فافهم

امام عزالی اور ایک گروہ کے قول پر جسے ہی اور پہلا مسئلہ چھوڑ کر قول پر پس سچے

فان حل هذا الاختلاف قد صعب على بعض المصنفين

کیونکہ اس مسئلہ کا حل بعض مصنفین پر بیک دشوار ہوا ہے

مسئلة اعلم ان تقليد المجتهد على وجهين احب

مسئلہ سمجھئے کہ مجتہد کی تقلید دو قسم کی ہے واجب اور

حرام فاحدهما ان يكون من اتباع الرواية دلالة تفصيله

حرام پہلی تو یہی کہ باعث ہمار دلائل کی روایت کا اتباع ہو اسکے تفصیل یہ ہے

ان المجاهل بالكتاب السنة لا يستطيع بنفسه التبع و

کہ جو شخص کتاب اور سنت کو نہیں جانتا تو وہ بذات خود تتبع اور

لا الاستنباط فكان وظيفته ان يسأل فقيها ما حكم رسول

استنباط کی استطاعت نہیں رکھتا پس اسکا یہی وظیفہ ہے کہ فقیہ سے پوچھے کہ رسول

۵۱

اللَّهُ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْئَلَةٍ كَذَا كَذَا فَادِ الْخَيْرِ

اسے سنی اسے خیر وسلم نے غلام غلام کے لئے کیا حکم فرمایا ہے جب نصیب

تبعہ سے سوا کوئی نہ مآخوذ ازین صورت میں نہیں اور مستحباً منہ

تبادی تو اس کے انتہا کو برابر سے کہیں کہیں لیا جائے اسباب کیا ہو

او مَقِيْسًا عَلَى الْمَنْصُورِ كُلِّ ذَلِكَ رَاجِعٌ إِلَى الرَّبِّ اَلَيْسَ تَعْنِي

یامند و بر تپاس کیا ہو بہر صورت میں حضرت سنی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی صورت

صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ دَلَّكَ وَهَذَا قَدْ اتَّفَقَتْ

رجح کرنے میں اگرچہ اللہ ہر اس کی صحت پر تو تمام

الْأُمَّةُ عَلَى حَقِّهِ قَدْ تَبَعُوا قَوْلَ بِلْ الْأَمِّ كَمَا اتَّفَقَتْ عَلَى

اس کا ہر طبقہ میں اتفاق ہے بلکہ اور تمام امتیں اپنے اپنے پرستار میں

مَنْ لَمْ يَشْرَعْ لَهُمْ وَأَمَّا هَذَا التَّقْلِيدُ لَنْ يَكُونَ عَمَلَهُ

ایسی صورت پر متفق ہیں اور اس تقلید کا نشان یہ ہو کہ اگر کمال

يَقُولُ الْمُجْتَهِدُ كَالْمَشْرُوطِ بِكُونِهِمْ مُوَافِقًا لِلْسَّنَةِ فَلَا يَزَالُ

مجتہد کے قول پر مثال مشروط کی ہے کہ سنت کو سوائے ہر وقت ہر جہان تک ہو کہ

مُتَّفَعًا عَنِ السَّنَةِ يَقْدَرُ الْأَمْكَانُ فَتَنَ ظَهَرَ حَلٌّ بِخِلَافِ

سنت کی نشان میں ہو ہر جہاں یہ حدیث مجاہدی کہ اس قول کے مخالف ہو

قَوْلُهُ هَذَا أَخَذَ بِالْحَقِّ وَالْيَمِينِ أَمَّا أَمَّا الْأَمَّةُ قَالُوا الشَّرَفُ

تو حدیث پر عمل کرے اور اگرچہ یہی اشارہ دیتا ہے امام شافعی کہتے ہیں

إِذَا حُجِّجَ لَكُنْ شَيْءٌ فَهُوَ مِنْ هَبْ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ كَلَامِي يَخْلَفُ

جب حدیث صحیح ہو جاوے تو میرا کلام میرے کلام کو دیکھو کہ

الْحَقُّ فَاعْمَلُوا بِالْحَقِّ وَاصْبِرُوا بِكَلَامِي إِلَى أَنْ يَقَالَ مَالِكٌ

حدیث کے خلاف تو حدیث پر عمل کرو اور میرا کلام دیکھو میرا کلام کا قول ہے

مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَمَا خُوذَ مِنْ كَلَامِهِ وَمَرَدُودٌ عَلَيْهِ إِلَّا رَسُو
جو ہر سو اپنے کلام سے ماخوذ ہوگا ۔ اور اوس پر اسکا کلام رد کیا جاوی گا

اللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ وَقَالَ ابُو حَنِيفَةَ رَا یُنْبَغِ
سوای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ۔ اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ جو شخص

مَنْ لَمْ یَعْرِفْ لَیْسَ اَنْ یُفْتِ بِکَلَامِیْ وَقَالَ لِحَمْدٍ لَا تُقَلِّدْ
میری دلیل سوا وقت نہروا سکونہ اور انہیں کہ میری کلام کا فتویٰ نہروا اور امام احمد کہتے ہیں کہ میری تقلید نہ کرنا

وَلَا تُقَلِّدَنَّ مَا لَکَ وَلَا غَیْرَکَ وَخُذْ اِلْحَاکَامَ مِنْ حَیثُ خُذْ
اور نہ ہلکے تقلید کرنا اور نہ اور کی اور احکام وہاں سے لے ۔ جہاں سے انہوں نے لیا ہے

مِنْ الْکِتَابِ السُّنَّةِ الْوَحِدَةِ الثَّانِیَ اَنْ یُحْجَنَ بِفَقِیْہِ اَنْ یُکْثَرَ
کتاب اور سنت ہی اور دوسرے قسم ہی کہ کسی تہم کی حقیقت یہ گمان کرے کہ یہ

الْغَاۃُ الْقَصُو فَلَیْسَ یُکِن اَنْ یُحْطَ فَمَہْمَا بَلَّغْہُ حَدِیثُ
غایت درجہ کو پہنچ گیا ہے سو ممکن نہیں کہ بیخطا کرے ۔ بہر جب اوس منقلد کو صحیح

حُجَّیْ صَرِیحٌ یَخَالِفُ مَقَالَتَہُ لَمْ یُتْرَکْہُ اَوْضُنْ اِنَّہٗ لَمَّا قُلْدَہُ
صریح ایسی حدیث ملی کہ فقہ کے قول کے خلاف ہو تو قول کو چھوڑی یا بیخیال کری جب میں اسکا منقلد ہو گیا

کَلَفَ اللہُ بِمَقَالَتِہٖ وَکَانَ کَالسَّفِیْہِ مَحْجُوْرٍ عَلَیْہِ فَاِنْ بَلَّغْہُ
نور میں جنہیں اللہ کا حکم اسی کا قول ہے اور یہ منقلد ایسا جیسے بیوقوف ممنوع النقص ہے اگر اسکا

حَدِیثٌ وَاسْتِیْقِنَ بِحُجَّتِہٖ لَمْ یُقْبَلْہُ لَکِنْ ذِمَّتِہُ مَشْغُوْلَةٌ
حدیث لمجاوی اور صحت کا یقین یہ ہے کہ تو یہی مانے کیونکہ اسکا ذمہ

بِالتَّقْلِیْدِ فَمِنْ اَعْتِقَادٍ فَاسِدٍ وَقَوْلُ کَاسِدٍ لَیْسَ لَہٗ شَہَادَہُ
تقلید میں لگا ہوا ہے پس بھٹکا ہوا ہے اور کہوئی ثابت اسکا کوئی ثبوت نہیں ہے

مِّنَ النَّقْلِ وَالْعَقْلِ وَمَا کَانَ اَحَدٌ مِّنَ الْقُرُونِ السَّابِقَةِ
رد نقل اور عقل سے اور طبقات سابقہ میں سے کوئی نہ تھا

يُفْعَلُ ذَلِكَ وَقَدْ كَذَبَ فِي ظَنِّهِ مَنْ لَيْسَ بِمَعْصُومٍ

کہ ایسا کرتا ہوں اور کمان کاذب میں خطا ہے غیر معصوم کو

الْخِيَارُ مَعْصُومٌ وَحَقِيقَةُ أَوْ مَعْصُومٌ فِي حَرِّ الْعَمَلِ بِقَوْلِهِ وَفِي

حقیقہ معصوم یا اور کیا قول پر عمل کرنے میں معصوم ٹھہرا لیا ہی اور اس کے

ظَنُّهُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُهُ وَأَنَّ ذِمَّتَهُ مَشْهُودَةٌ بِتَقْدِيرِ

کمان میں یہ ہے کہ اللہ کا علم اوستی قول ہے اور اس کا ذمہ اسی تقیید میں لگا ہوا ہے

وَفِي مِثْلِهِ نَزَلَ قَوْلُهُ تَعَالَى عَلَيَّ أَنَا رَهِيمٌ مُّقْتَدِرٌ وَهَلْ كَانَ

ایسی کے حقیقہ میں یہ آیت اتنی ہے اور ہم تو اس کے نشان کے پیرو میں اور کیا عمل سابقہ کے

تَحْرِيفَاتُ لِمِلَالِ السَّابِقَةِ الْأَمِنْ هَذَا الْوَجْهِ مُسْئِلَةٌ رَاخِلُفُوا

تحریفات ہی وجہ کے نہیں ہیں مسئلہ روايات

فِي الْفَتْوَى بِأَوَايَاتِ السَّادَةِ الْمُجَوِّدَةِ فِي خَزَانَةِ الرِّوَايَاتِ الْبَنِيَّةِ

خزانہ میں کہ پر فتویٰ میں اختلاف کیا ہی خزانہ الروایات میں تصحیح میں ہے

ثُمَّ الْفَتْوَى عَلَى الْأَخْلَاقِ عَلَى قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ يَقُولُ أَيْ

پھر علی الاطلاق فتویٰ امام ابو حنیفہ کے قول پر ہے پھر امام

يُوسُفُ رَحِمَهُ يَقُولُ مُجِبٌّ بَنِي الْحَسَنِ الشَّيْبَانِي رَحِمَهُ يَقُولُ زُفَرَانِي

ابو یوسف کے قول پر پھر محمد بن الحسن شیبانی رحمہ کے قول پر پھر امام زعفران

هَقِيلٌ وَالْحَسَنِ بْنُ يَازِيدٍ وَقِيلَ إِذَا كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ

ہزیل اور حسن بن زیاد کے قول پر اور کوئی کہتا ہے اگر امام ابو حنیفہ

جَانِبٌ صَاحِبَانِي جَانِبِ الْفَتْوَى بِالْخِيَارِ وَالْأَوَّلِ أَصْحَابُ

ایک طرف ہوں اور دوسری طرف نہ مثنیٰ کو اختیار ہے اور اول بات صحیحہ اگر

لَمْ يَكُنِ الْفَتْوَى مَجْتَهِدًا لَأَنَّهُ كَانَ أَعْلَمَ زَمَانٍ حَتَّى قَالَ

مفتی مجتہد نہ ہو کیونکہ ابو حنیفہ اپنی زمانہ کے اعلم تھے یہاں تک کہ

الشَّافِعِيُّ النَّاسُ كُلَّهُمْ عِيَالٌ بِحَنِيفَةٍ فِي الْفَقْرِ فِي الْمَضْمَرِ

کہ امام شافعی اگر کہیں تین تمام فقہائین امام ابوحنیفہ کے عیال ہیں مسکرات میں ہے

وَقِيلَ إِذَا كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمِي جَانِبَ ابْنِ أَبِي سَعْدٍ وَهُوَ جَمَلٌ فِي خَلِّهِ

اور کہوئی کہتا ہوں اگر امام ابوحنیفہ ایک طرف ہوں اور امام ابو سعید اور امام محمد ایک طرف

فَالْمَقَرَّةُ بِالْخِيَارِ مَنْ شَاءَ اخَذَ بِقَوْلِهِ وَإِنْ شَاءَ اخَذَ بِقَوْلِ لَهَا

وہ منقہ کی اختیار ہے چاہے ابوحنیفہ کا قول اختیار کرے اور اگر چاہے اور بنی دونوں کا قول

وَإِنْ كَانَ أَحَدُهُمَا مَعَ ابْنِ حَنِيفَةَ يَأْخُذُ بِقَوْلِهَا الْبَتَّةَ لَا إِذَا

اور اگر ان دونوں میں سے کوئی سا ابوحنیفہ کے ساتھ ہو تو قطعاً ان دونوں کا قول اختیار کرے ہاں اگر

أَصْلُهُ الْمَشَارِئُ اخَذَ بِقَوْلِ ذَلِكَ الْوَاحِدِ فَيَتَّبِعُ أَصْلَهُمَا

مشائخ نے اصل ایک کی قول میں مصحفیت نہیں اس کی ہو لہذا ان کی مصحفیت کا تابع ہو جائے

كَأَخْتَارِ الْفَقِيهِ ابْنِ أَبِي الْبَيْتِ قَوْلُ زُفَرٍ فِي قَعْدِ الْمَرِيضِ لِلصَّلَاةِ

جیسا فقہ ابوالبیت نے امام زفر کے قول کو مریض کے نماز کیوں اس طرح بیان میں اختیار کر رکھا ہے

إِنَّهُ يَقْعُدُ كَمَا يَقْعُدُ الْمَصْلُ فِي الشَّهَادَةِ إِنَّهُ الْبَسْرُ عَلَى الْمَرِيضِ

کہ مریض اس طور پر بیٹھتا ہے جسے شہادت میں بیٹھتا ہے اس لیے کہ مریض پر آسان

وَإِنْ كَانَ قَوْلُ أَصْحَابِنَا أَنْ يَقْعُدَ الْمَرِيضُ فِي حَالِ الْقِيَامِ مَتْرُوبًا

یہ اگرچہ ہماری اصحاب کا یہ قول ہے کہ مریض قیام کی حالت میں نہ بیٹھتا

أَوْ مَحْتَبِلًا لِيَكُونَ فَرْقًا بَيْنَ الْقَعْدِ وَالْقُعُودِ الَّذِي هُوَ فِي حَكْمِ

باکوت اگر کہتا ہے تاکہ قعدہ اور قعود میں ہو کہ قیام کے مکمل ہیں

الْقِيَامِ وَلَكِنْ هَذَا لِيَشَقَّ عَلَى الْمَرِيضِ لَا يَتَّبِعُ هَذَا الْقُعُودُ

فرق رہے لیکن یہ طرف مریض پر دشوار ہوتی ہے کیونکہ اس طرف سے بیٹھنے کی عادت نہیں ہے

كَذَلِكَ اخْتَارَ وَتَضَمَّنَ السَّاعِي إِذَا سَعَى إِلَى السُّلْطَانِ بِغَيْرِ

اگر ایسی منشا ہے خیل غرضمان نہ لانا اختیار کر رکھا ہے جب تک اس کے سلطان پہنچ رہی ہے

بہ النبی پڑھا

بہ سر پر پڑھا

إِذْنٌ وَهَذَا قَوْلُ زُفَرٍ سَدَّ لِبَابِ السَّعْيَةِ وَإِنْ كَانَ قَوْلُ أَصْحَابِنَا

اور یہ اہم ذکر کا قول ہے تاکہ چٹھویں کا باب بند ہو جاویں اگرچہ ہماری اصحاب کا یہ قول ہے

لَا جِبَالَ الضَّهَانِ لِأَنَّهُ لَمْ يَتَلَدَّ عَلَيْهِ مَا لَا وَجُوزَ لِلْمَشَارِكَةِ أَنْ

کراسی پر ضحان نہیں آتا کیونکہ اس نے کچھ مل ٹھٹھ نہیں کر دیا اور مشاکم کو جائز ہے

فَيَأْخُذُ وَابِقُولٍ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَمَلًا بِصِلَةِ الزَّمَانِ

کہ ہماری اصحاب میں سے کسی ایک کا قول زمانہ کی صحت پر عمل کرنا اختیار کر لیں قنیه کے

فِي الْقَنِينَةِ فِي بَابٍ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْمَقْتَبِ مِنَ النَّوَادِرِ قَالَ رَضَوُا الْقَوِي

باب ما يتعلق بالمقتب من النوادر سے ہی کہتا ہے اور فتویٰ اور ن مسائل میں

فَمَا يَتَعَلَّقُ بِالْقَضَاءِ قَوْلُ أَبِي يُوسُفَ لَزِيَادَةَ تَجَرِبَتِهِ وَفِي

جو قضا سے متعلق ہیں ابو یوسف کی قول پر ہے کیونکہ اس کا تجربہ زیادہ رہا اور

الْمَضْمَرِ أَنْ لَا يَجُوزَ لِمَنْ فِيهِ بَعْضُ الْأَقْوِيلِ الْمُهْجُونِ

مضمرات میں ہے اور فتویٰ کو یہ جائز نہیں کہ بعضی اقویل مترکہ پر منقبت کیا واسطے

بِحُجْرٍ مُنْفَعَةٍ لِأَنَّ ضَرْفَ ذَلِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ التَّمَرُّعُ

فتویٰ دینی کیونکہ اس کا ضرر دنیا اور آخرت میں کمال اور شمل ہے

بَلْ يَجْتَازُ أَقْوِيلَ الْمَشَارِكَةِ وَاخْتِيَارَهُمْ وَيَقْتُلُ بِسَبْرِ السَّلَفِ

بلکہ مشاکم کے اقویل اور ان کے مختارات کو اختیار کرے اور سلف و حالات کی پیروی کرے

يَكْتَفِي بِإِحْرَازِ الْفَضِيلَةِ وَالشَّرَفِ فِي الْقَنِينَةِ فِي كِتَابِ آدَبِ

اور فضیلت اور شرف حاصل کرنے پر التفکر ہے قنیه کے کتاب آدب

الْقَاضِي فِي بَابِ مَسْأَلٍ مُتَفَرِّقَةٍ مَسْئَلَةُ الْمَسَائِلِ السَّائِلَةِ

القاضی کے باب مسائل متفرقہ میں ہے مسئلہ جو مسائل کہ

يَتَعَلَّقُ بِالْقَضَاءِ وَالْفَتَوَى فِيمَا عَلَى قَوْلِ أَبِي يُوسُفَ لِأَنَّهُ

قضا سے متعلق ہیں اور ان میں سے ابو یوسف کی قول پر ہے کیونکہ ابو یوسف کو

حَصَلَ لَهُ زِيَادَةٌ عَلَيْهِ بِالتَّجَرُّبَةِ وَفِي عَمَلِ الْأَحْكَامِ مِنْ كَشْفِ

تجربہ کا غم بہت زیادہ حاصل تھا کشف البرزوی میں ہے عمدۃ الاحکام میں ہے

الْبَزْدُ وَفِي بَيْتِهِ لِلْمَفْتِي الْأَخْذِ بِالرَّخْصِ تَبْسِيرًا عَلَى

مفتی کو مستحب ہے کہ حنفیوں کو اختیار کرے تاکہ عوام پر آسانی ہو

الْعَوَامِّ مِثْلُ التَّخْوِ عَمَّا الْحَمَامِ وَالصَّلَاةُ فِي الْأَمَاكِنِ

جیسے حمام کے پانی سے وضو کرنا اور پاک مکانوں میں بدوین

الطَّاهِرَةِ لَا يَدُونَ الْمَصْلَ وَعَدَمُ الْأَحْزَارِ عَنْ طِينِ الشَّوَارِعِ

جانناڑ کے نماز ادا کرنے اور سڑکوں کی گھڑے جن جگہ میں

فِي مَوْضِعٍ حَكَمُوا بِطَهَارَتِهِمْ وَلَا يَلِيقُ ذَلِكَ بِأَهْلِ الْعِزَّةِ

طہارت کا یقین ہوا احزان کرنا اور یہ آسانی اہل عزت کو لائق نہیں ہے

بَلِ الْأَخْذُ بِالْأَحْتِيَاظِ وَالْعَمَلُ بِالْغَرِيبَةِ أَوْلَى بِهِمْ وَفِي الْقَنِيَةِ

بلکہ اگر احتیاط اختیار کرنا اور غریبیت پر عمل کرنا اہل قنیت میں ہے

لَمْ يَنْبَغِ لِلْمَفْتِي أَنْ يُفْتِيَ النَّاسَ بِمَا هُوَ أَسْهَلُ عَلَيْهِمْ كَذَا

بہر حق سے کہنا بہتر ہے کہ اگر کوئی فتویٰ دے دے جو ان پر آسان ہو

ذَكَرَ الْبَزْدُ وَفِي فُرُشِ الْجَامِعِ الصَّغِيرِ يَنْبَغُ لِلْمَفْتِي أَنْ

ایسا ہی بزدوی نے جامع صغیر کے مشہور میں ذکر کیا ہے کہ مفتی کو چاہیے کہ

يَأْخُذَ بِالْأَيْسَرِ فِي حَقِّ غَايِبَةٍ خُصُوصًا فِي حَقِّ الضَّعْفَاءِ لِقَوْلِهِ

غیر کے حق میں آسان کر اختیار کرے علی الخصوص ناتوان کے حق میں کیونکہ

عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لِأَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَمَعَاذِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوموسیٰ اشعری اور معاذ کو

حِينَ بَعَثَهُمَا إِلَى الْيَمَنِ لَيْسَ رَأْدًا لِعَسْرٍ أَوْ فِي عَمَلِ الْأَحْكَامِ

میں کہ بظرف بھیج دیئے نہ یہاں تھا آسان کرنا تنگ نہ کرنا اور عمدۃ الاحکام کے

فِي كِتَابٍ لَكَ اِهْتِمِمْ سُوْرُ الْكَلْبِ الْخَزِيْرُ نَحْسُ خِلَانَا

کتاب الکراہتہ میں ہے کہتے اور سور کا جو ٹہا نَحْسُ ہے خِلَان

لَمَّا لَكَ وَغَدِيْكَ وَلَوْ اَفْتَيْتَ بِقَوْلِ مَالِكٍ حَا زَوْفِي الْقَنْيَةِ فَقِيْهٌ

مالک وغیرہ کے اور اگر مالک قول پر فتویٰ دیدے تو جائز ہے قنیہ میں ہے ایک فقیہ ہے

يُقِيْهِ بِنَهِبِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ زَوْجُ ابْنِ الْأَوَّلِ بَقِيَّةٌ

کے سعید بن المسیب کے نہشت فتویٰ دیتا ہے اور طلقة ثلاثہ کا نکاح زوج اول سے کر دیتا ہے

مُطَلَّقَةٌ بِثَلَاثٍ تَطْلِيْقَاتٍ كَمَا كَانَ وَيَعْزُرُ الْفَقِيْهَ وَ

تو وہ طلقة ثلاثہ دہی کی دہی مطلقہ نہیں ہے اور فقیہ کو تعزیر و بجا دہی کی اور

فَقِيْهٌ يَحْتَمَلُ فِي الطَّلَاقِ الثَّلَاثِ وَيَأْخُذُ الرَّسْمَ بِذَلِكَ

ایک فقیہ ہی کہ تین طلاقوں میں جبکہ کرتا ہے اس میں اور رسوت لیتا ہے

وَيُزَوِّجُهُمُ الْأَوَّلُ بَدْوً وَنَ دَخُولِ الثَّانِي هَلْ يَحِلُّ النِّكَاحُ وَمَا

اور اس عورت کا نکاح بدون دخل زوج ثانی کے زوج اول سے کر دیتا ہے یا یہ نکاح صحیح ہو جا یا ہو اور ایسا ہر

جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ قَالَ الْإِسْرَافُ وَيُعَدُّ فِي الْفَتَاوَى لَا عَمَلًا

کرنیوالیکی کیا نہ ہے سب سے جواب دہانہ کالاکے نکال دیا جادی : فتاویٰ اعتمادیہ میں

مِنَ الْفَتَاوَى السَّمَرَقَنْدِيَّاتِ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ رَجَعَ عَنْ

فتاویٰ سمرقندی سے منقول ہے کہ سعید بن المسیب نے اس قول سے

قَوْلُهُ اِنْ دَخَلَ الْحِلَّالَ لَيْسَ بِشَرْطٍ فِي التَّحْلِيلِ فَلَوْ قَضَى بِهِ قَاضٍ

کہ عورت کو حلال نہیں محل کا دخول شرط نہیں ہے جو کیا پس اگر قاضی یہ ہی حکم دے تو

لَا يَنْفِذُ قَضَاءَهُ وَلَوْ حَكَمَ بِهِ فَقِيْهٌ لَا يَحِلُّ وَيَعْزُرُ الْفَقِيْهَ

نہ اس کا حکم جاری نہیں ہوگا اور اگر کوئی فقیہ نے حکم دے تو صحیح نہیں ہوگا اور فقیہ کو تعزیر و بجا دہی کے

فِي التَّحْفَةِ شَرْحُ الْمُنْهَاجِ نَقْلُ الْغَزَالِي فِي الْأَجْمَاعِ عَلَى

اور تحفہ سنہاج کی شرح میں ہے کہ غزالی نے اجماع نقل کیا ہے

المقلد بين قولی امامہ ای علیہ البدل لا الجمع اذا

کہ تقلد کو ابو امام کے دو قول میں اختیار ہے بغیر بطور بدل کے اختیار ہے بطور جمع کی نہیں صحت میں

لم یظهر ترجیح احدہما وکانہ اراد اجماع الصلۃ فان ہینہ

کہ کسی ایک قول کی ترجیح نہ ظاہر ہو اور نہ شاید کہ اس مذہب کے امام کا اجماع مراد ہے

کیف ومقتضی مدہینا کما قالہ السبکی منع ذلک فی القضا

کہ چونکہ یہی مراد ہو حالانکہ ہماری مذہب کا مقتضا جہاں سبکی کہتا ہے قضاء

والافتاء دون العمل لنفسہ وبہ یجمع بین قول لماوردی

اور افتاء میں اسکا منہ کہتا ہے جو حق میں عمل کرنا منع نہیں ہے اور سی ماوردی کو قول میں سوخت ہوگا

یحیٰی رعدب واتصر لا الغزالی کما یجوز لمن ادالا اجتہادہ

ہے کہ ہماری نزدیک جائز اور غزالی نے اسکی مذکور ہے مجاہد اس شخص کو کہ اسکا اجتہاد قبل کی جہت میں

الی تساو جہتین ان یصلیٰ الی ایما شاء اجماعا وقول الکام

دو طرف مساوات پیدا کر کے اختیار ہے کہ بالا اجماع دو طرف میں جو جہد ہر جا ہی جائز ہے اور

یستوع انکان فی حکمین متضادین کا یجاب تحریر

امام کا قول یہ ہے کہ است یا نہیں ہے جس صورت میں کہ وہ قول بعلم متضاد سے مخالف میں ہوئے

بخلاف نحو خصال الکفارۃ وأحرى السبکی ذلک

جیسے نحو سب اور درست بخلاف مثل انعام کہ وہ کہ اور سبکی نے یہ بھی جاری کر دیا ہے

وتبعو فی العمل بخلاف المذہب الا ربعة ای جماعۃ

اور لو کہ بخلاف نماز باربعہ کے عمل کرے نہیں اسکی تابع ہو گئے ہیں اور سبکی نے یہ

نسبتہ لمن یجوز تقلید وتبعہ فی سائر وطع عندا وحمل علی

کہ اسکی نسبت یہ ہے جہت کہ طرف سے تقلید جائز ہو اور سبکی نے یہ بھی جاری کر دیا ہے اور

ذلک قول ابن الصلاح لا یجوز تقلید غیر الاربعة

ابن الصلاح کا یہ قول کہ بخیر بخارون امام کے سبکی نے تقلید جائز نہیں ہے

أَيُّ قَضَاءٍ وَافْتَاءٍ وَحُلٍّ ذَلِكَ وَغَيْرُ ذَلِكَ مِنْ صَوْلِ التَّقْلِيدِ

یعنی فقہاء اور افتاء میں سے پر عمل نہوای اور اس کے اندر سے غیر کا عمل فقہاء کے سرورین میں جہت ہے

مَا لِي يَتَّبِعَ الرَّحْمَنُ بِحَيْثُ تَحُلُّ رِيقَةُ التَّقْلِيدِ عَنْ عُنُقِهِ

کہ حق تعالیٰ کی متابعت میں جو بیان تک کہ فقہاء کی آویں گردن سے کھل جادے

وَلَا أَلْزَمُ بِهِ بَلْ قِيلَ فَسَقَ رُحُوْجِيْهِ قِيلَ وَحُلُّ ضَعْفِكَ

اور نہیں فاسق نہ کہتا ہوں کہ اس پر فاسق ہونے کا اور یہی کہنے اور کہنے کی کتاب پر ضعف کا محل ہے

يَذْبَحُهُمَا مِنَ الْمَذَاهِبِ الْمَلَكُوتِ وَالْإِنْسِقِ فَطَعَارُ نَتْمَى فَضْلُ

کہ مذہب و مذہب میں سے حق تعالیٰ کا مستثنیٰ ہو اور نہیں تو یقیناً فاسق ہو گا حق تعالیٰ کا قول تمام ہو گا فضل

فِي الْعَامِّ اعْلَمُ أَنَّ الْعَامِّ الصَّرْفَ لَيْسَ لَهُ مَذْهَبٌ

عامی کے حال میں سمجھ لے کہ عمومی عامی کا کوئی مذہب نہیں ہے

وَأَمَّا مَذْهَبُهُ فَتَوَى الْمَفْتَى فِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ لَوْ احْتَجَمَ وَأُغْتِمَا

اس کا مذہب یہ ہے مفتی کا فتویٰ ہے بحر الرائق میں ہے اگر چہ لکھا گیا یا غیب کے

فَظَنُّ أَنَّهُ يَفْطُرُ لَمْ أَكُلْ إِنْ لَمْ يَسْتَفْتِ فَقِيْهًا وَلَا يُلْغُهُ

اور گمان کیا کہ روزہ ٹوٹ گیا یہ کہا با تو اگر اس نے کسی فقیہ سے نہیں پوچھا اور نہ لوگ

الْخَبَرُ فَعَلِيْهِ الْكَفَارَةُ لِأَنَّهُ مَجْرُوحٌ جَهْلٌ وَأَنَّهُ لَيْسَ بِعَدُوٍّ

حدیث پہنچ تو اس پر کفارہ ہو اس طرح کہ یہ جہالت ہے اور وار الاسلام میں جہالت

وَدَاكِرُ الْإِسْلَامِ وَإِنْ اسْتَفْتَى فَقِيْهًا فَافْتَاهُ الْكَفَارَةُ عَلَيْهِ لَأَنَّ

غیر نہیں آتا اور اگر کسی فقیہ سے پوچھ لیا اور اس نے فتویٰ دیدیا تو اس پر کفارہ نہیں ہے کہ

الْعَامِّ سَاجِدٌ عَلَيْهِ تَقْلِيدُ الْعَالِمِ إِذَا كَانَ يَعْتَمِدُ عَلَى فَتْوَاهِ

عامی پر عالم سے کی تقلید واجب ہے جس صورت میں کہ وہ عامی اور اس عالم کے فتویٰ پر استناد کرتا ہو

فَكَانَ مَعْدُورًا فِيْهِ مَصْنَعٌ وَإِنْ كَانَ الْمَفْتَى مُخْطِئًا فَمَا أَفْتَى وَإِنْ

تو یہ عامی اپنی کار میں معذور ہو اگرچہ فتویٰ دینے میں خطا دار ہو اور اگر

لَمْ يَسْتَفْتِ الْكُتْبَةَ بِلَاغُهُ الْخَبْرَ وَهُوَ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ادس عامی نے پڑھا تو نہیں یہ اسکو یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مل گئے

افطر الحاجم والمحجوم عليه الصلوة والسلام

کہ حاکم اور منجم کا روزہ جانا بہت ہی اور حضرت علیؑ کی یہ حدیث

الغيبۃ تفصل الصائم ولم یجز الشیء وانما ویکل کفارة

زمینیت روزہ دوار کا روزہ توڑ دیتی ہے اور وہ سمجھ کر جانتا نہیں اور اس کی تاویل جانتا ہو طریقہ کے نزدیک

عَلَيْهِمْ عَزَّ وَجَلَّ لَأنَّ ظَاهِرَ الْحَدِيثِ وَاجِبُ الْعَمَلِ بِهِ خِلَافًا

اسی کفارہ نہیں ہے کیونکہ ظاہر حدیث واجب العمل ہے

إلى يوسف فإنه ليس للعاصي العمل بالحكمة لعدم عمله

ابو یوسف کو خلاف ہر ایسے کہ عامی کو حدیث پر عمل کرنا چاہیے کہ چونکہ عامی

الناس والمنسوخ ولمس امرأة أو قبلها بشهوة أو التحل

ماست و منوج کو نین چاقا اور اگر عورت کو چھو یا نہ شو سی اسکا بوسہ لیا یا سرمہ ڈالا

ظَنُّوا أَن ذَٰلِكَ نَفْثٌ مِّنْ أَفْطَرٍ عَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ ۚ إِذِ السَّيْفُ

درد گمان کیا کہ اس سے روزہ جاتا رہے بہر افطار کر دیا
نواد سیر کفار ہنری

قِيَهَا فَاقْتَاهُ بِالْفِطْرِ أَوْ بِلُغَةِ خَيْرٍ فِيهِ وَلَوْ نَوَى الصَّوْمَ

سی فقیر سے جو کہ اندر وہ انظار کا نشی دہدی باب کو اس باب میں ختم بخارے اور اگر زندا سے

بَلِ الزَّوَالِ ثُمَّ أَفْطَاهُ لِمَا يَلِزِمُهُ الْكَفَارَةُ عِنْدَ الْإِنْسَانِ حَيْفَةً

تو امام الحسنؑ کے نزدیک اوسے کفارہ لازماً نہیں ہے

خلاف الصبا في الحمار قد علم هذا ان من هب

صاحب کے خط ان پر محض میں سے اور اس پر خوب معلوم ہو گا کہ کوئی ایک گزیر

الحامی مفتی مفتیہ وفہ الزا فی رجب الف الف ات

مفتی کا فتویٰ ہے

عند قوله وليقطر لصيق الوقت والنسيان ان كان عامياً

اس قول کے پاس اور وقت کی تنگی اور بھول جانے سے ساقط ہونے سے اگر عامی ہے

ليس له من هب معين فمن هب فقتوا مفتية كما صرحوا

نواسکا کوئی مذہب نہیں ہے جس کا مذہب مفتی کا فتویٰ ہے چنانچہ اس کے لئے نہ کوئی ہے

به فان افته حنف اعاد العصر المخزوان افتاك شافع

یہیں اگر حنفی نے فتویٰ دیا تو عصر اور مغرب دونوں کو دہرا دی اور اگر شافعی نے فتویٰ دیا

فلا يجيد هما ولا غير فبرايه وان لم يستفت احد اوصادف

نزدونو کو نہ دہرا دی اور اگر کسی کا کچھ اعتبار نہیں ہے اور اگر کسی سے بھی نہ پوچھا

الصحة على من هب مجتهد اجرا ولا اعاده عليه انك

اور کسی مجتہد کے مذہب کے موافق صحیح ہو تو اس کو ملنے اور اس سے اعادہ نہیں ہے تمام ہوگا

في شرح منهاج البيضاوي لابن امام الكاملية فاذا

اور بیضاوی کے منهاج کے شرح نام کاملیہ کی تصنیف میں ہے اگر

وقت لعل حادثة فاستفت في ما اجتهد وعمل فيها

کسی عامی کو کوئی حادثہ پیش آویں اور اسے اس وقت میں کسی مجتہد کی فتویٰ پوچھا اور اسی مجتہد کے

بفتوى ذاك المجتهد فليس له الرجوع عنه الى قوا غيره

فتویٰ پر عمل کر لیا تو اس کو اس فتویٰ سے اور کے فتویٰ کی طرف

في تلك الحادثة بعينه بالاجراء كما نقله ابن الحاجب

اسی حادثہ میں رجوع کرنا بالاجماع جائز نہیں ہے چنانچہ اس کو ابن الحاجب وغیرہ نے

غيره وفي جميع الجوامع الخلاف فيه ان كان قبل العمل فقال

نقل ابن حجر مین ہر اجماع خلاف ہے اور اگر پیش از عمل رجوع ہو تو

النو المختار ما نقله الخطيب وغيره انه ان لم يكن

نزدی کہتا ہے کہ مختار میں ہے جو خطیب وغیرہ نے نقل کیا ہے کہ اگر وہ ان دوسرا

هناك مفيد اخر لزمه بحجج قوا وان لم تستكر نفسه
مفید نہ ہو تو اس پر فتویٰ دیتی ہی عمل لازم ہو جائیگا اگر وہ کسی خاطر جمع نہ ہو

ولكان هناك اخر لزمه بحجج افتراء اذ له ان يسأل
اور اگر وہ ان اور میں مفتی ہو تو اس پر فتویٰ دیتی ہی عمل لازم نہیں آتا اس لیے کہ اس کی اختیار ہی کہ اور میں ہو چکے

غيره وجهين فقد يخالفه فيجوز فيه الخلاف في اختلاف
اور اب شاید کہ یہ اور کے مخالف ہو کہ بہرہ اور میں خلاف ہو گا اختلاف

المتغير اما اذا وقعت له حادثة غير ذلك فالاحتمال انه
المتغير میں ہے کہ اگر اس کو اور حادثہ پیش آوی تو صحیح ہے کہ اور میں

يجوز له ان يستفتي فيها غير من استفتاه في الحادث شئ
جائز ہے کہ اس حادثہ ثانی میں اور میں مفتی ہو اس کے سوا کسی اور میں حادثہ میں پرچہ سنا

السابقة وقطع اليك الامر اسي بانه يجب على العامي ان يلزم
پرچہ سنی اور کہا الہام سے ہی قطع کیا ہے کہ عامی پر یہ واجب ہے کہ کوئی

من هبامعينا واختار في جمع الجوامع انه يجب ذلك و
ایک معین مذہب لازم کرے اور جمع الجوامع میں یہ اختیار کیا ہے کہ یہ واجب تو ہے اور اس کو

يفعله بحجج الشبهة بل يختار من هبما يقيد في كل شئ
صرف خود میں کے موافق دیکھ کر اختیار کرے بلکہ ایسا مذہب اختیار کرے کہ اس کی تعلیم پر ماب میں

يعتقد لا اسحج او مساويا لغيره لا من جوار قال التور
ارجح باید دوسری کے مساوی اعتقاد کرے ترجیح ہے اور غوی کہتا ہے

الذي يقتضيه الدليل انه لا يلزمه التمدد بذهب
کہ دلیل کا مقتضا تو یہ ہے کہ اس کو کسی مذہب کا مفید نہ ہونا لازم نہیں ہے

بل يستفتي من شاء لكن من غير تلقط للخص لعل من منعه
بلکہ جس کا چاہی فتویٰ پرچہ سنی برائے شیون کو نہ تلاش کری اور شاید چہرے اس کو منع کیا ہے

الکراسی

۹۶۹۹

لَمْ يَنْتَهِ بَعْدَ مَرْتَلَفَةٍ وَإِذْ التَّزَمْنَا هَذَا مَعْنَا فَيُحْذَرُ لَهُ الْخُرُوجُ
 اوسنے اسکی آسایان تلاش کرنے پر استقامت نہیں کیا اور جب کہی ساندھ میں لازم کر ہی ہو سکا کہ

عَنْهُ عَلَى الْأَحْجَرِ وَفِي كِتَابٍ يَدُ ابْنِ سُلَانٍ وَالشَّاهِدُ
 اصح قول پر جائز ہے اور ابن سلان کی کتاب زمین پر ہے اور شاہی اور

مَالِكٍ وَالنَّحْجَانِ وَاحِدٌ بَنَ حَذِيلٍ سَفِيًّا وَغَيْرُهُمْ مِنْ سَائِرِ
 مالک اور نجان اور احمد بن حنبل اور سفیان وغیرہ تمام

الْأَعْلَى عَلَى هَذَا وَالْاِخْتِلَافُ رَجَاءٌ وَفِي شَرْحِهِ غَايَةُ
 بدایت پر ابن اور اختلاف غامضی حجت اور غایت البیان

الْبَيَانُ لَوْ اِخْتَلَفَ جَوَابُ مُجْتَهِدَيْنِ مُتَسَاوَيْنِ فَالْاَحَدُ
 اسکی شرح میں ہے اگر دو مجتہد متساوی مختلف جواب دیں کہ

اِنَّ الْمَقْلِدَ اَنْ يَخْتَارَ يَقُولُ مِنْ شَاءَ مِنْهُمَا وَقَدْ مَرَّ فِي
 متعلقہ کو جائز ہے کہ جس کے قول کو چاہے اختیار کرے اور اس مسئلہ میں

الْحَقُّ فِي هَذِهِ الْمَسْئَلَةِ بَابُ وَهَذَا الَّذِي ذَكَرْنَاهُ مِنْ
 جو حق ہے سو گذر چکا ہے باب اور یہ جو ہمیں ذکر کیا ہے ایک امر

الْاَمْرَيْنِ الْأَمْرَيْنِ هُوَ الَّذِي مَشَى عَلَيْهِ جَاهِدُ الْحَكَمَاءِ
 دو امروں میں سے باب اسبابی کہ جہاد جمہور علما

مِنْ الْأَخْذِينَ بِالْمَذَاهِبِ أَرْبَعَةٌ وَرَبْعَةٌ أَلَمْ تَرَ هَذَا
 مذاہب اربعہ کے پیروں کے ہیں اور مذہب کے اماموں نے اپنے شاگردوں کو اسے

أَحْبَبَهُمْ قَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْوَهَّابِ الشَّعْبَانِيُّ فِي الْبَيَانِ
 وصیت کی ہے شیخ عبد الوہاب شعبانہ فی البیان روایت

وَالْجَوَاهِرُ رُوِيَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا يَنْبَغِي
 درجہ بہرین کہتے ہیں امام ابو حنیفہ کی روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے اسکو

مَنْ لَمْ يَجْعِدْ لَيْلَةً أَنْ يَقُولَ بِكَلَامِي وَكَانَ رِضًا إِيَّاهُ أَفْتَى

جو میری دلیل نہ جاتا ہر روز اور نہیں ہے کہ میری قول پر فتویٰ دے اور فتویٰ دینا ہو

يَقُولُ هَذَا رَأْيُ النَّعَّانِ بْنِ ثَابِتٍ يَعْنِي نَفْسَهُ وَهُوَ الْحَسَنُ

کہہ دیا کرتے تھے تو نعمان بن ثابت کی رائی ہے اس لئے آپ کو مراد لیتی تھے اور جو بھی ہر کا

مَا قَدَرْنَا عَلَيْهِ فَمَنْ جَاءَ بِأَحْسَنَ مِنْهُ فَهُوَ أَوْلَى بِالْأَمْرِ

اس میں بہتر ہے بہتر جو شخص اس پر لائی پس وہ صحابہ تر ہے

وَكَانَ الْأَمَامُ مَالِكٌ يَقُولُ مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَمَا خُذَ مِنْ

اور امام مالک کا یہ حال تھا کہ کہا کرتے تھے جو بھی سوچتی کلام میں ماخوذ ہے

كَلَامِهِ وَمَرَدٌ وَعَلَيْهِ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اور اس کا کلام قابل رد کے ہے بجز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

وَاللَّهُ وَسَلَّمَ وَرَوَى الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ أَنَّهُ

اور حاکم اور بیہقی شافعی سے روایت کرتے ہیں کہ

كَانَ يَقُولُ إِذَا خَلَعْتُ الْحَدِيثَ فَهُوَ مَذْهَبِي وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا رَأَيْتُمُ

کہا کرتے تھے اگر حدیث پہنچا ہوا تو میرا مذہب ہی ہے اور ایک روایت میں ہے جب

كَلَامِي يَخَالِفُ الْحَدِيثَ فَأَعْلُو أَبَا الْحَدِيثِ وَاضْرِبُوا

میرے کلام کو دیکھو کہ حدیث سے مخالف ہو تو حدیث پر عمل کرو اور میری کلام کو

بِكَلَامِي الْحَاكِمُ وَقَالَ يَوْمَ مَالِكٍ لَمْ يَنْبَغِ يَا أَبَا هَدِيمٍ لَا تَقْلُدْنِي

وہاں پر ایک دو اور ایک دن شریف سے کہا اے ابوسعید میرا بات میں میری

فِي كُلِّ مَا أَقُولُ وَأَنْظُرُ فِي ذَلِكَ لِنَفْسِكَ فَإِنَّهُ دِينٌ وَكَانَ

تقلید نہ کرنا اور میں اپنی جان پر قسم کرتا کیونکہ یہ دین ہے اور شافعی

مَرَحَمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ لَا حُجَّةَ قَوْلِ أَحَدٍ دُونَ رَسُولِ اللَّهِ

رحمۃ اللہ علیہم کہہ کرتے تھے کہ کوئی قول میں حجت نہیں ہے سوائے رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّ كَثُورًا وَلَا فِي قِيَاسٍ لَا رَفِي

صلی اللہ علیہ وسلم کے اگر کچھ واسے کثرت سے ہوں اور نہ کسی قیاس میں اور نہ

ثَنِي وَمَا تَمَّ الْأَطَاعَةُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَالتَّسْلِيمُ وَكَانَ الْأَمَامُ

کسی کو نہیں اور یہاں تک کہ اللہ اور اس کے رسول کے تسلیم کرنے کے اور کچھ نہیں ہے اور امام

أَحْمَدُ يَقُولُ لَيْسَ لِأَحَدٍ مَعَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ كَلَامٌ وَقَالَ أَيْضًا

احمد کہا کرتے تھے کہ کسی کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کلام کی گنجائش نہیں اور ایک شخص سے یہ بھی کہا

لَرَجُلٍ لَا تَقْلُدْ فِيهِ وَلَا تَقْلُدْ مَا لَكَ وَلَا أَوْ رَاعِي وَلَا

ہر آدمی کی تقلید نہ کرنا اور نہ ایک کے اور نہ اس کی راہ چلنے کے اور نہ

الْفَخْخَعِ وَلَا غَيْرَهُمْ وَخِذْ الْأَحْكَامَ مِنْ حَيْثُ اخَذَ دَامِنَ

کھنکھانے والے اور نہ کسی اور کے تقلید کرنا اور احکام کو وہاں سے لی جہاں سے انہوں نے لیے ہیں

الْكِتَابِ السَّنَةِ اِشْتَمَلَتْ ثُمَّ نَقَلَ عَنْ جَمَاعَةٍ عَظِيمَةٍ مِّنْ عُلَمَاءِ

کتاب اور سنہ کی نام لکھا ہے پھر اس سنہ کے علماء میں سے ایک بڑے کا یہ حال

الْمَذَاهِبِ اِتِّفَعُوا كَأَنَّهُمْ يَجْلُونَ وَيَقْتُونَ بِالْمَذَاهِبِ مِنْ غَيْرِ

گروہ لوگ مذاہب کے مطابق چل کر رہتے اور فتویٰ دیتے کسی مذہب سے ہیں

الَّتِي هِيَ مَذَاهِبُ مُعْتَمَدِينَ مِنْ زَمَنِ أَصْحَابِ الْمَذَاهِبِ إِلَى

ان کے ہیں جتنا کہ اب مذاہب سے لیکر

زَمَانِهِ عَلَى فَجْءٍ يَقْضِيهِ كَلَامُهُ أَنَّ ذَلِكَ أَمْرٌ لَمْ يَزَلْ

ایسے طور پر نقل کیا کہ اس کے کلام سے لازم آتا ہے کہ

الْحِلَالُ عَلَيْهِ قَدْ يَمَّا وَحْدًا يَتَّحَتُّ صَارَ بِمِثْلَةِ الْمُتَّفِقِ عَلَيْهِ

اور ساتھ میں جیسے اسی حال پر ہے میں یہاں تک کہ یہ حال متفق علیہ ہو گیا

فَصَارَ سَبِيلَ الْمُسْلِمِينَ الَّذِي لَا يَحِلُّ خِلَافُهُ وَلَا

اور مسلمانوں کا ایسا راستہ ہو گیا کہ اس کا خلاف صحیح نہیں ہے اور نہ

حَاجَةً بِنَا بَعْدَ مَا ذَكَرَهُ وَبَسْطَهُ إِلَى تَقْلِ الْأَفْوِيلِ وَلَكِنْ
 کی ضرورت ہی ہو کہ اس کے ذکر اور تفصیل کے بعد افویل نقل کر دین اور لیکن

لَا يَأْسُ أَنْ تَذْكُرَ بَعْضَ مَا خَفِضَهُ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ
 کہ جو چیزیں ہم نے اس وقت یاد کی ہیں بیان کر دین

قَالَ الْبَغَوِيُّ فِي مَفْتِيهِ مَرْحُومُ السَّنَّةِ رَافِي فِي الْكُتُبِ أَوْ رَدَّتْهُ
 بغوی شریف السنہ کے ابتدا میں کہتا ہے اور میں نے جو اکثر بیان کیا ہے

بَلَّغِي عَائِدَةً مُتَّبِعِ إِلَّا الْقَلِيلَ الَّذِي لَا حَرَّ لِي بِبُوعِ مَنْ
 جو سب کا سب نیت سے بیان کیا ہے مگر کچھ نہ تو اس جو جو ہو

الَّذِي لَيْلُ فِي تَابِيلِ كَلَامٍ مُحْتَمِلٍ أَوْ يُضَاهِي مُشْكِلٍ أَوْ
 کلام محتمل کے تائید میں یا مشکل کے واضح کرنے میں یا

تَرْجِيهِ قَوْلٍ عَلَى آخَرٍ قَالَ فِي بَابِ اللَّيْلِ الَّذِي يَسْتَفْتِي بِهِ
 کہ اگر کوئی دوسرے پر ترجیح دے تو میں ہی دلیل سے ظاہر خواہ اور کہ دعا کا باب میں جو نماز شروع کرنے میں

الصَّلَاةُ بَعْدَ مَا ذَكَرَ التَّجْوِيدَ وَبَنَى ذَلِكَ الصَّمَدُ قَدْ رَفَعِي غَيْلَ
 تجوید اور سبحانک الہم کے فکر کے بعد یہ لکھا ہے اور نماز

هَذَا مِنْ الذِّكْرِ فِي أَقْبَتِهِ الصَّلَاةُ فَهُوَ مِنَ الْاِخْتِلَافِ الْمُبَاحِ
 شروع کرنے میں اور دعا میں ہے مردی میں سو یہ اختلافات مباح ہے

فَيَا كَيْفَا اسْتَفْتِي حَانَ وَقَالَ فِي بَابِ الْمَرْأَةِ لَا تَخْرُجِ إِلَّا مَعَ
 یہاں دعا سے نماز شروع کر دیا جائز ہے اور ایک باب میں کہ باہر عورت بدون محرم کے

مَحْرَمٍ وَهَذَا الْحَدِيثُ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا يَنْزِلُ مَعَهَا الْحَجَّ إِذَا
 ہزار کوئی جادی اور حدیث دلا لے کہ عورت پر حج فرض نہیں ہے بصورت میں

لَمْ تَحْدِجْ جَارِدًا مُحْرَمًا مَخْرُجًا مَعَهَا وَهُوَ قَوْلُ الْخُجْعِيِّ وَالْحَسَنِ
 کہ اگر کوئی ایسا محرم مرد نہ لے کہ اس عورت کی ساتھ جادی اور یہی بخنی اور سن بکر کا قول ہے

عَلَفَانِي رَجَهْتَنِي لِلَّهِ فِي ظِلِّ السَّمَاءِ

البغوی قال الثوری واحد وإسحاق وأصحاب الرأس

نجدی کا قول ہے اور یہی ثوری اور احمد اور اسحق اور اصحاب الرائی کہتے ہیں

وذهب قوم إلى أنه يلزمها الخروج مع جماعة النساء وهو

اور ایک قوم اس طرف گئی ہے کہ اس عورت کو جماعت عورتوں کے ساتھ جانا لازم ہے بہر

قول مالك الشافعي والاول اول بطاهر الحداد قال

امام مالک اور امام شافعی کا قول ہے اور طاهر حداد کہتے ہیں

البغوی في حديث بروعة بنت واشق قال الشافعي رحمه الله

نجدی بروع بنت واشق کے حدیث میں کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں

عليه فان كان يثبت حديث بروعة بنت واشق فلاحجة

اگر بروع بنت واشق کے حدیث ثابت ہے

في قول دون النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال مرة

نور مجرب بنی سیدہ امہ علیہ وسلم کے قول میں مجرب حجت نہیں ہے

عن معقل بن يسار مرة عن معقل بن يسار مرة عن بعض

کیونکہ کہیں کہتا ہے معقل بن یسار سے اور کہیں کہتا ہے بعض سے

وان لم يثبت فلا مهر لها ولها الميراث انتهى قول

اور اگر وہ حدیث ثابت نہیں ہے تو اس کے لیے مہر نہیں ہے اور اس کی میراث سلی میراث ہے

البغوي وقال الحاکم بعد حكاية قول الشافعي ان

نجدی کا قول نام ہوا اور حاکم بعد حکایت قول شافعی کے کہ اگر

حديث بروعة بنت واشق قلت به ان بعض مشايخه قال

حدیث بروع بنت واشق کے متعلق ہوں تو میں اس کا قائل ہوتا کہتا ہے

لو حضرت الشافعي لقلت على رؤس أصحابه وقلت

کہ میرا ایک ساتھ کہتا ہوں کہ اگر میں شافعی کے عہد میں ہوتا تو اس کے سرکار میں کہتے ہیں جاکر کہتا ہے

قَدْ صَحَّ الْحَدِيثُ فَقُلْ بِمِثْلِهِ اِنْ تَمَّتْ قَوْلُ الْحَاكِمِ وَهَكَذَا تَوَقَّفُ

کہ حدیث تو صحیح ہے جس اسکا قائل ہو جا
حاکم کا قول تمام ہوا اور اسے ہی

الشَّافِعِيُّ فِي حَدِيثِ بَرِيدَةَ الْأَسْلَمِيِّ فِي أَوْقَاتِ الصَّلَاةِ

امام شافعی نے بريدہ الأسلمی کی حدیث میں جو نماز کے اوقات میں ہے توقف کیا ہے

وَصَحَّ الْحَدِيثُ عِنْدَ مُسْلِمٍ فَرَجَعَ جَمَاعَاتٌ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ

اور یہ حدیث مسلم کے نزدیک صحیح ہو محمد بن یزید سے کسی جماعت نے رجوع کیا

هَكَذَا فِي الْمُعْصِفِ اسْتَدْرَاكُ الشَّافِعِيِّ عَلَى حَدِيثِ

ابو ی معصفر کے مسئلہ میں

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَاسْتَدْرَاكُ الْغَزَالِيِّ عَلَى الشَّافِعِيِّ فِي مَسْئَلَةٍ

مہدی ابن عمر کے حدیث پر خورہ پکڑا ہے اور غزالی نے شافعی کے نجاست کے مسئلہ

مَحَاسِنُ الْمَاءِ إِذَا كَانَ دُونَ الْقَلْتَيْنِ فِي كَلَامِهِ كَثِيرٌ قَدْ كَوَّرَ

میں جب وہ قلتین سے کمتر ہو کلام طویل ہیں جو احیاء العلوم میں مذکور ہے

فِي الْأَحْيَاءِ وَالنُّوْبِيِّ رَجَعُ أَنْ يَبْعَ امْعَاظَةً جَائِزَةً عَلَى

خورہ پکڑا ہے اور نووی سمجھ آپ دھبہ ہے کہ بیع معاظۃ کچھ

خِلَافَ نَحْوِ الشَّافِعِيِّ وَاسْتَدْرَاكُ الرَّحْمَتِيِّ عَلَى

پر خلاف نحو شافعی کے جائز ہے اور بعض مسائل میں رحمتی نے

الْجَنَيفَةِ فِي بَعْضِ الْمَسَائِلِ مِنْهَا مَا قَالُ فِي آيَةِ التَّيْمِيمِ

امام ابو حنیفہ پر خورہ پکڑا ہے کیا یہ کہہ جو سورہ مائدہ میں سے تیس کے

وَمِنْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ قَالَ الرَّجَائِيُّ الصَّعِيدُ رَجَعُ الْأَرْضِ تَرَابًا

آیت میں کہا ہے رجاء کہتا ہے صعیذ زمین کا سطح ہے سے ہو

كَانَ أَوْ غَيْرَهُ وَإِنْ خَرَّ الْأَنْزَابُ عَلَيْهِ فَلَوْ ضَرَبَ

یا کچھ اور ہو اگر ہر صاف بہتر ہو کہ اس پر غبار نہ ہو پھر اگر متیم نے اس پر

ملاحظہ فرمائیے کہ اس حدیث میں
معاظۃ کا لفظ ہے جس کا
معنی ہے پکڑنا یا پکڑنا

التجريد عليه وسواء كان ذلك ظهوراً وهو مذهب

اپنا نامہ مارا اور مسجھ کر لیا قریب کایہدی ادسکا پلک کر نیوالا سہ اور یہی

إِخْبِئْهُ فَإِنْ قُلْتَ فَمَا تَصْنَعُ بِقَوْلِهِ لَعَنَّا فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ

ابو تنیفہ کا مذہب ہی کہ قرآن پر امن کرے پہر کیا کہہ کرے سورہ مائدہ کی اس آیت پر

فانسخوا بوجوهكم وايديكم منه اي بعضه هذا ايها

[illegible]

فِي الْحَجَرِ الَّذِي أَتْرَابَ عَلَيْهِ قُلْتُ لَوْلَا أَن مِّنْ لَا يَبْدَأُ

کبریا صاف پرتاسے چیر مٹی زمین ہوتی ہے اور زمین پر سکا سکا مینج اب فوج کا فوجتہا کہتو زمین کہ مینجہ مینج کہتو اور

الغاية فان قلت قولهم انها ابتداء الغاية قول متعسف ولا

غایت کا جو چہرہ لوگوں کو کہ فقیرا کا یہ قول کہ میں اب خدا غایت کا ہے

يَوْمَ يَقُولُ الْعَرَبُ مَسِيحٌ بَرَأَهُ مِنَ الذُّهْرِ بَابِ

عرب نے اس محاورہ کو حضرت عباس بن الدین نے اس طرح کو پیش کیا دیا

التَّارِبُ مِنَ الْمَاءِ الْأَمْعَى السَّعِصُ قُلْتُ كَمَا تَقُولُ

مسی لکادی اور رائے لکادی میں بیٹھ ہی کے تھے سمجھ میں آئے میں میں کہنا شروع کہتا ہے

وَالْأَذْعَانُ لِلْحَقِّ أَقْوَمُ مِنَ الْمِرْأَةِ كَلَامُ الْمُحْشَرِّ

ادرجن کا یقین کرنا آدمی کو سب سے ادا رہنے

هَذَا الْحَقُّ مِنْ مَوَاحِدِ الْعِلْمِ عَلَى أَيْمَتِهِ وَارِثِيهِ

فد ظہار کے ایسی ایسی شہداء میں اپنے المومن پر علی الحضور میں

وَأَخَذْتُ الْحَبْلَيْنِ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُمْسِكَهُمَا وَقَدْ جَاءَنِي

محمد امین کے سوا خدایٰ کون ہے زیادہ امین اور بیشک سپر استار

الشيخ أبو طاهر الشارح عن شيخه الشيخ حسين الخليلي

شیخ ابوطاہر شافعی نے اپنے استاد شیخ حسن عجمی حنفی سے نقل مجملے بیان کے

أَكْثَرُ أَنَّهُ كَانَ بِأَمْرِنَا أَنْ لَا تُشَدَّ عَلَى نِسَائِنَا فِي الْخَاسَةِ
 کہ بہت زیادہ ہونے سے کہ تم اپنی عورتوں پر تھیل بجااست کہ باب میں

الْقَبِيلَةِ لِمَكَانٍ خَرَجَ الشَّدِيدُ بِأَمْرِنَا أَنْ لَا تُخَذَّ فِي ذَلِكَ
 سخت گیری کیا کہین کیونکہ بڑا سخت جرم ہے اور بہتر ہونے کہ اس میں

بِمَنْ هِيَ أَوْ خِفَتِ فِي الْعَفْوِ وَأَمَّا دُونَ ذَلِكَ هُمْ وَكَانَ شَيْخُنَا
 جو نہ ہوں کہ مذہب پر درہم سے کمتر میں عفو پر عمل کیا کہین اور ہماری استاد شیخ

أَبُو طَاهِرٍ يَرْفَعُ هَذَا الْقَوْلَ وَيَقُولُ بِهِ فِي الْأَثَرِ وَإِنَّمَا يَحْصُلُ
 ابو طاہر اس قول کو پسند کرتی تھی اور اسی کے قائل تھے اور میں ہے اور

أَهْلِيَّةُ الْإِجْتِهَادِ بَأَن يَعْلمُ أَمْرًا الْأَوَّلَ كِتَابُ اللَّهِ
 اجتہاد کا استحقاق میں وہ ان کے امور کے نہیں ہوتا اول قرآن مجید

تَعَالَى وَلَا يَشْتَرُطُ الْعِلْمَ بِمَجْمَعِهِ بَلْ بِمَا يَتَعَلَّقُ بِالْأَحْكَامِ
 اور یہ شرط نہیں ہے کہ سارے قرآن کا علم ہو بلکہ جتنے احکام سے تعلق رکھتا ہو

وَلَا يَشْتَرُطُ حِفْظَهُ بظَهْرِ الْقَلْبِ لِشَرَفِ سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ
 اور نہ وہ نہیں یاد کر لینا شرط ہے دوسری رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَتَعَلَّقُ بِالْأَحْكَامِ لَا جَمِيعًا
 صلی اللہ علیہ وسلم کے حدیث طہذ احکام سے متعلق ہیں سب نہیں

وَلَا يَشْتَرُطُ أَنْ يُحِصَرَ مِنْهَا الْخَاصُّ وَالْعَامُّ وَالْمُطْلَقُ وَ
 اور یہ شرط نہیں کہ قرآن اور حدیث دونوں میں سے خاص اور عام اور مطلق اور

الْمُقَدَّرُ وَالْمَحْمِلُ وَالْمُبَيَّنُّ وَالْمُنَاسِخُ وَالْمَنْسُوخُ وَمِنْ السُّنَنِ
 مقید اور محمل اور مبین اور مناسخ اور منسوخ کو بھی ناہو اور صرف حدیث میں سے

الْمُتَوَاتِرُ وَالْأَحَادُ وَالْمُرْسَلُ وَالْمُسْنَدُ وَالْمُتَّصِلُ وَالْمُنْقَطِعُ
 متواتر اور آحاد اور مرسل اور مسند اور متصل اور منقطع کہ

وَحَالُ الرُّوَاةِ جَرَحًا تَعْدِيلًا الثَّلَاثُ أَقْوَبُ عِلْمَاءُ الصَّحَابَةِ

اور باعتبار جرح اور تعدیل کے راویوں کا حال جاننا ہو تیسری علماء صحابہ کے

فَمِنْ بَعْدِهِمْ اِجْمَاعًا وَخِلَافًا الرَّابِعُ الْقِيَاسُ جَلِيلٌ وَخَفِيٌّ

اور ان کے بعد ان کی گفتگو بحث اجماعی اور اختلافی جو نہیں قیاس جس کی کو اور قیاس خفی کو

وَتَمِيزُ الصَّحِيحِ مِنَ الْفَاسِدِ الْخَامِسُ لِسَانُ الْعَرَبِ لُغَةٌ وَعَرَاكَ

اور قیاس صحیح اور فاسد کے تمیز ہو اور عربی زبان باعتبار لغت اور اعراب کے

وَالْاِشْتِرَاطُ السَّخَرِيُّ هَذَا الْعُلُومُ بَلْ يَكْفِي مَعْرِفَةً جَمِيلًا مِنْهَا

اور ان علوم میں سخریہ بحث و نہیں ہے بلکہ اس سے مجملہ معرفت کافی ہے

وَلَا حَاجَةَ أَنْ يَتَّبَعَ أَحَادِيثَ عَلَى تَفَرُّقِهَا بَلْ يَكْفِي أَنْ

اور یہ حاجت نہیں کہ متفرق احادیث کو تلاش کرنا بھی ہے بلکہ اتنا کافی ہے کہ

يَكُنْ لَهُ اَصْلٌ مَصْحُوحٌ يَجْمَعُ لِحَادِيثِ الْاَحْكَامِ كَسَنَنِ التِّرْمِذِيِّ

اصلی ہاں کوئی اصل صحیح جو احکامی احادیث کی صحت کو موجود ہے سنن ترمذی

وَالنِّسَائِيُّ وَغَيْرُهَا كُنِيَ دَاوُدُ وَلَا يَشْتَرُطُ ضَبْطُ جَمِيعِ

اور سنن نسائی اور اسی طرح سنن ابی داؤد اور نہ یہ شرط ہے کہ تمام

مَوَاضِعِ اِجْمَاعٍ وَلَا خِلَافٍ بَلْ يَكْفِي أَنْ تَعْرِفَ فِي السُّلَّةِ

اور اختلافات کو تمام مواضع ضبط کر لی بلکہ اتنا کافی ہے کہ جس

الَّتِي يَقْضِي فِيهَا أَنْ قَوْلُهُ لَا يَخَالِفُ اِلَّا حَسْبًا ع

سلسلہ میں جس کو دیا ہے یہ سب کو کہ میرا قول اجماع کے مخالف نہیں ہے

بَلْ يَكْفِي أَنْ يَأْتِيَ بَعْضُ الْمُتَقَدِّمِينَ اَوْ يَخْلِفُ عَلَى

اس طرح کہ قبیلے سے جان پہچان ہو کہ میرا قول بعض متقدمین کے مخالف ہے یا پھر مخالف

ظَنَّهُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ اِلَّا وَلَوْ فِيهَا بَلْ قَوْلُهُ فِي عَصَرِهِ

یہ معلوم نہ ہو کہ متقدمین میں سے کون کون تھا اس کی بلکہ اسی زمانہ میں اس کا وقت ہوا ہے

وَكُنْ أَمْعُوفَةً النَّاسِ وَالْمَنْسُوخَ وَكُنْ حَدِيثَ أَجْمَعَ الشُّلْفِ

اور کسی ہی نام سے اور نسخ کی اکابر اور میں حدیث کو ساعت کی بلا جہد من لیا ہو

عَلَى قَبُولِهِ أَوْ تَرْتِ أَهْلِيَّةَ رَوَايَةٍ فَلَا حَاجَةَ إِلَى الْبَحْثِ

یاد رکھی راویوں کے الیت منو اثر ہو رہی ہو تو اس کی راویوں کے

عَنْ عَدَاكَ رَوَايَةٍ وَاعْدَاكَ ذَلِكَ يَجْتَثُّ عَنْ عَدَاكَ رَوَايَةً

نہر اللہ بن یحییٰ کی روایت کیجئے حاجت نہیں ہے اور اس کے علاوہ حدیث کی راویوں کے عداالت بن

وَأَجْمَاعُ هَذَا الْعُلَمَاءُ إِنْ أَشْطَرَطُوا فِي الْمُجْتَهِدِ الْمَطْلُوقِ الَّذِي

اور ان علوم کا جمع ہو ناچست و شہادت تو اس سے مجتہد مطلق میں ہے کہ

لَيْفِي فِي جَمِيعِ أَبْوَابِ الشَّرْعِ وَيُجَوِّزُ أَنْ يَكُونَ مُجْتَهِدًا فِي

نام شرع سے ابواب میں فتویٰ دیوے اور جائز ہے کہ کسی باب میں

بَابُ رَوْنِ بَابٍ مِنَ الشَّرْطِ الْإِجْتِهَادِ مَعْرِفَةُ أَصُولِ الْأَعْيَانِ

مجتہد ہو کسی میں نہو اور اعتقادی اصل کے آگاہی استہانہ کے شرط ہے

قَالَ الْغَزَالِيُّ وَلَا يَشْتَرُطُ مَعْرِفَتُهُ عَلَى طَرِيقِ الْمُتَكَلِّمِينَ

غزالی کہتا ہے متکلمین کی معرفت دلائل کے ساتھ شرط نہیں ہے

بَادِلُهَا لَيْسَ بِمَحْرُوفٍ وَمَنْ لَا يَقْبَلُ شَهَادَتَهُ مِنْ لَدُنْهِ

جود لائل کہ وہ تحریر کرتے ہیں اور بدستین میں سے جس کے شہادت مقبول نہیں ہو

لَا يَحْتَمِلُ تَقْلِيدَ الْقَضَاءِ وَكَانَ تَقْلِيدُ مَنْ لَا يَقُولُ بِالْأَجْمَاعِ

اس کو قاضی کرنا صحیح نہیں ہے اور ایسا ہی ایسی کا قاضی کرنا جماع کا قائل نہو

كَالْخَوَارِجِ أَوْ بِإِخْبَارِ الْأَحَادِ كَالْقَدَرِيَّةِ أَوْ بِالْقِيَاسِ

جسے خارجی لوگ یا اخبار احمد کا قائل نہو جسے قدریہ یا قیاس کا قائل نہو

كَالشَيْعَةِ وَفِي الْأَوَارِ أَيْضًا لَا يَشْتَرُطُ أَنْ يَكُونَ مُجْتَهِدًا

جسے شیعیہ اور یہ بھی اوار میں ہے اور یہ شرط نہیں ہے کہ مجتہد کا

مَذْهَبٌ قَدْ اَوَانَ وَ اِذَا دُرِيتَ لِمَذْهَبٍ جَانَ لِمَقْبَلٍ

مذہب مدون ہی ہو کرے اور جب مذہب مدون ہوا دین اور عقیدہ کو جائز ہے

اِنْ يَتَّقِلْ مِنْ مَذْهَبٍ مَذْهَبٌ عِنْدَ اَصُولِيْنَ اِنْ

اگر ایک مذہب دوسرے مذہب میں جلا جادی اور اصولی کے نزدیک اگر کسی عادت میں

عِلَالٌ بِحَادِثَةٍ فَالِاِجْمَاعُ فِيهَا وَ لَوْ كَانَ فِي غَيْرِهَا وَ لَوْ كَانَ فِي غَيْرِهَا

عمل کو چھوڑے تو اس عادت میں انتقال جائز نہیں اور عادت میں جائز ہے اور اگر اجماعی عمل نہیں کیا

فِيهَا وَ فِي غَيْرِهَا وَ لَوْ قَدْ جُتِّهَدَ فِي مَسَائِلَ وَ خُرِفَ بِمَسَائِلَ

تو اس میں اور دوسرے میں جائز ہے اور اگر بعض مسائل میں ایک مجتہد کی تقلید اور دوسرے مجتہد اور اس میں تقلید

جَانَ عِنْدَ اَصُولِيْنَ اِجْمَاعٌ لَوْ كَانَ فِي مَذْهَبٍ اِلَّا هُوَ

تو جائز ہے اور اصول والوں کے نزدیک جائز نہیں ہے اور اگر کسی مذہب میں سے مسئلہ پہل چھوڑا گیا

قَالَ ابُو اسْحَاقَ يَفْسُقُ وَقَالَ ابْنُ اَبِي هُرَيْرَةَ لَا وَرَجَحَهُ

تو ابو اسحاق کہتا ہے وہ فاسق ہے اور ابن ابی ہریرہ کہتا ہے فاسق نہیں ہوتا اور

فِي بَعْضِ الشَّرَحِ وَ فِي الْاَنْوَارِ اَيْضًا الْمُنْتَسِبُونَ اِلَى مَذْهَبٍ

بعض شرح میں ہے کہ جو کسی مذہب کے متعلق ہیں اور بعضی انوار میں ہے کہ متعلق ہیں مذہب

الشَّافِعِ وَ اِلَى حَنَفِيَّةٍ وَ مَالِكٍ وَ اَحْمَدَ اَصْنَافُ اَحْدَها

شافعی اور ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کے نام کے ہیں

اَلْعَوَامُّ وَ تَقْلِيدٌ هُمُ الشَّافِعِيُّ مَتَّفَعٌ عَلَى التَّقْلِيدِ اَلْمَبِيتِ

ایک تو عوام اور ان کے تقلید شافعی کہوا سٹی

اَلشَّافِعِيُّ اِلَى رِبَّةِ اِلْجِهَادِ وَ اِلْجِهَادِ اِلْجِهَادِ اِلْجِهَادِ

دوسری قسم جو اجتہاد کے رتبہ کو چاہتے ہیں اور مجتہد ہو کر مجتہد کی تقلید نہیں کیا کرتا

وَالْمُنْتَسِبُونَ اِلَيْهِ كَمَنْ يَتَّبِعُ عَلَى طَرِيقِهِ فِي

اور منتسب اس واسطے کہلاتے ہیں کہ اجتہاد میں

الاجتهاد والاستعمال الأدلة وتزويد بعض ما على بعض

اور دلائل کے استعمال میں اور بعض کے بعض پر ترتیب دینا اس کے طریقہ پر چلتے ہیں

الثالث المتوسطون وهم الذين لم يبلغوا رتبة الاجتهاد

تیسرے قسم درمیان لگے ہوئے ہیں کہ اجتہاد کا رتبہ تو نہیں ملتا

لكنهم وقفوا على اصول الامم وكفوا عن قياس ما لم

ہو نہ امام کے اصول سے واقف ہو جاتے ہیں اور یہ قدرت ہو جاتے ہے

يجدوا كما منصوب على ما نص عليه وهو لا عمق له ون

کہ جو مسئلہ منصوص نہیں ہوتا ہے بلکہ منصوص پر قیاس کرتے ہیں اور یہی اگر وہ کہہ سکتے ہوتے ہیں

له وكذا امرنا نحن بقوله من العوام والشعوب انهم لا

اور ایسی ہی عوام میں سے جو لوگ اس کے قول پر عمل کرتے ہیں اور شہور سے کہ ایسی شخص

يقبلون في أنفسهم لانهم مقلدون وقال ابو الفتح

خود مقتداً انهم يرون عداً كيونكده آب مقلد ہوتے ہیں اور ابو الفتح

لهم وهو من قدامنا الامام من هب عامه

بروزی امام کے شاگردوں میں کا کہنا ہے عام فقہار کا مذہب

الاصحاب في اصول ان العاصي لامذ هب له فان

اصول میں یہ ہے کہ عاصی کا کوئی مذہب نہیں ہے اگر اس نے کوئی مجتہد یا اتواد کے

مجتهد قلنا لا وان لم يجد وجعل مبجراً في مذ هب

تقلید کرے اور اگر مجتہد نہ پایا تو متبع کے للذہب یا

قلنا فان يفتيه على مذ هب نفسه وهذا شر من

مقلد کو زیادہ متبع ہے اس کو اپنے مذہب کا فتویٰ دینے کا اور یہ آیات کی تفسیر ہے

يقول المتبحر في نفسه المرحوم عند الفقهاء ان العاصي

کہ متبحر کے نفس مقتدا ہوتا ہے اور قول مرجع فقہاء کے نزدیک بھی ہے کہ عاصی

عہ یعنی جو انسانی قدرت کے تحت ہیں کہ یہ منصوص اور منصوص پر قیاس کر سکیں

الْمُنْتَزِعَاتُ إِلَى مَنْ هَبَ مَذْهَبًا لَا يَجُوزُ لَهُ فُحَا الْفَتْهَ وَ

جو کسی مذہب کی طرف منتہب ہو اس کا ایسی ہی مذہب جو تاہو اور اس کو اس میں سے مخالفت جائز نہیں اور

لَوْ لَمْ يَكُنْ مُنْتَزِعًا إِلَى مَنْ هَبَ فَيُحِلُّ لِحُجَّتِهِ أَنْ يَتَخَيَّرَ وَ

اور اگر وہ کسی مذہب کی طرف منتہب نہ ہو تو آیا اور اس کو جائز ہے کہ پسند کرے

يَتَقَلَّدُ أَي مَذْهَبٍ شَاءَ فِيهِ خِلَافٌ مِمَّنْ عَلَى أَنَّهُ

جو مذہب کا جائز عقیدہ ہو جیسا کہ اس میں خلاف اس بات پر مبنی ہے

يَلْزَمُهُ التَّقْلِيدُ بِمَذْهَبِ مَعِينٍ أَمَّا فِيهِ جِهَانٌ قَالَ

کہ مامی کو کہے مذہب معین کی تقلید لازم ہے یا نہیں اس میں ادھر ادھر ہیں

النُّوْيُ وَكَانَ يَقْتَضِيهِ الدَّلِيلُ أَنَّهُ لَا يَلْزَمُهُ بَلْ يَسْتَفْتَى

نوی کہتا ہے دلیل کا تقاضا تو یہ ہے کہ تعین لازم نہیں ہے بلکہ

مَنْ شَاءَ وَمِنْ أَفْقٍ لَكِنْ مِنْ غَيْرِ تَقْطِيعٍ لِلرَّخْصِ فِي كِتَابِهِ

جو کہ چاہے اور جس کے اتفاق سے فتویٰ جو چھوڑے بہرہل سہل مذہب ہر مذکر سے

أَدَابُ الْقَاضِي مَنْ فِيهِ الْقَدِيرُ وَأَعْلَمُ أَنَّ مَا ذَكَرَ

فتح القدیر کے کتاب آداب القاضی میں ہے اور سچے مصنف کی

الْمُصَنِّفُ الْقَاضِي ذَكَرَ فِي الْمَقَرِّ فَلَا يَفْتَى إِلَّا بِجَهْدٍ وَ

جو جو طے کرنے کی کیا ہے وہی عنایت کر تعین ذکر کیا ہے سو مجتہدوں کے سوا اور لوگ فتویٰ دے

وَقَدْ اسْتَفْصَى رَأْيَ الْأَصُولِيِّينَ عَلَى أَنَّ الْمَقَرَّ هُوَ الْجَهْدُ

کرین اور بیشک اصولیوں کی رائے استفاہ کر کے ہے کہ مفتی مجتہد ہی ہوتا ہے

فَمَا غَيْرُ الْجَهْدِ مَنْ يَحْفَظُ أَقْوَالَ الْمُجْتَهِدِ فَلَيْسَ بِمُجْتَهِدٍ

اور غیر مجتہد کہ مجتہد کے مسائل یاد رکھتا ہو سو مفتی نہیں ہوتا

وَالْوَجِبُ عَلَيْهِ إِذَا سُئِلَ أَنْ يَنْصَحَ قَوْلَ الْمُجْتَهِدِ عَلَى طَرِيقِ

اور اس پر بھی واجب ہو کہ جب اس سے مسئلہ پوچھیں تو مجتہد کا قول بطور

الحکایت کا اخصیفة علاج جسے حکایت فقہ ان مایکون فی

حکایت بیان کردی ہے ابو حنیفہ کے جہت پر حکایت میں معلوم ہوا کہ جو ہماری

سزا کا نام نہ ہو الموجدین کیس یقتوا بیل شہر نقل کلام

زمانہ میں حال کے مضیق کا فتویٰ ہوتا ہے وہ فتویٰ نہیں ہے بلکہ سفتے کا کلام کا

الفقہ لیاخذ بہ المستفتی طریق نقلہ کذا لے عن المجتہد

نقل کرنا ہے تاکہ نہ غم والا اور سیر عمل کرے اور مجتہد سے بطور حکایت نقل کرے یہ طریقہ

الحدا میں ان امان کیوں کہ سند فیہ لیکہ او یاخذ من

دو میں سے ایک اگر ہے یا کسی اور اس مجتہد کیطرت کی اور اس سلسلہ میں سند ہو یا

کتاب معتدوف اولیٰ اشیاء لایدعی کتب محمد بن حسن و نحو

کتابت ہو معروف کی کہی جو دست پرست ہیں آتے ہیں جیسے محمد بن حسن کے کتابت میں

من التصانیف المشہورۃ لایستغنی عن لای یمنزلہ الخیر

اور ان کی مانند اور مجتہدوں کے مشہور تصنیفات کیونکہ ایک کتاب ہنر لاد کے

المتواتر عنہم او المشہور ہکذا ذکر الازنی فعلم ہذا

جس متواتر کے یا خبر مشہور کے میں الہامی راہی نے ذکر کیا ہے اس بیان کے موافق

لو وجد بعض نسخ النواذری زماننا لایجل رفع ما فیہا

الریضی کی کتاب میں ہماری زمانہ میں لیکن نواذری کے مسائل کو امام محمد کیطرت مستحب کرنا

الی محمد ولا الی ابیہو لیسف لانہا لے تشہر فی عصرنا فی

حال نہیں ہے اور ابوریسف کیطرت کیونکہ یہی کتاب میں ہماری زمانہ میں ہماری ملک میں

دیارنا ولے تشہر ولے نعیم اذا وجد النقل عن النواذری مثلاً

مشہور نہیں ہے برعین اور نہ ہم میں رواج بخدا مان اگر کوئی ان ہی کتابوں کا مسئلہ

فی کتاب مشہور معروف کا لہدایۃ واللبس ط کاں ذلک

مشہور معروف کتاب میں مجاہوی مثلاً جیسے ہدایہ اور مبسوط نواذری

تَعْوِيلًا عَلَى ذَلِكَ الْكِتَابِ فَلَوْ كَانَ حَافِظًا لَلْأَقْوَالِ الْمُخْتَلِفَةِ
 اور کتاب پر حسب مادہ ہو گا جس اگر وہ سنتے مجتہدوں کے مختلف اقوال کا

لِجْتِهَادِهِمْ وَلَا يَجِدُ احْتِجَاجًا لَهُ عَلَى الرِّجَالِ
 حافظ ہر وہی اور حجت کو نہ جاتا ہو اور نہ اسکی اتنی قدرت ہی کہ حسبہا و کر کے

لَا يَحِمْ لَاقِطْعَ يَقُولُ لِمَا وَلَا يَسْتَرْبِئُ لِحُكْمِهَا لِيَسْتَقْتَفِ فِيهَا
 ترجیح دے کر تو اوں اقوال میں جس کے قول کو قطع نہیں کر اور نہ اسے فتویٰ دیکر کہ اس کی کتاب میں نہایت ان کر دے

الْمُسْتَقْتَفِ مَا يَقَعُ فِي قَلْبِهِ أَنَّهُ الْأَصَحُّ ذَكَرَ فِي بَعْضِ الْجَوَابِ مَعَ غَدَلِهِ
 یہ سوال جو ہو کہ دیکھو میرے دل میں کیا ہے کہ بعض میں میں نہ کر رہے اور نہ اس کی کتاب میں نہایت ان کر دے

أَنَّهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ حِكَايَةُ كُلِّهَا بَلْ يَكْفِيهِ أَنْ يَحْكِيَ قَوْلَ أَهْلِهَا
 انرا لکھا بیان کرنا اور نہیں ہے بلکہ کہ کتاب میں کافی ہے کہ اذہن کو کوئی ایک قول بیان کر دی کیونکہ مسئلہ

فَإِنَّ الْقَلِيلَ لَهُ أَنْ يَقْلُدَ أَيْ مَجْتَهِدٍ شَاوٍ فَإِذَا ذَكَرَ أَحَدَهُمَا
 کہ تو اختیار ہے جو مجتہد کی جائزہ نقد کرے پس حسبہا و سنتے ایک قول

فَقَلْدًا حَصَلَ الْمَقْصُودُ نَحْمًا لَا يَقْطَعُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ جَوَابُ
 بیان کر دیا اور اسے نقد کر لی تو مطلب حاصل ہو گیا ان اس کے قطع کر دی ہوں کہ یہی مسئلہ

مَسْئَلَتِكَ كَذَا بَلْ يَقُولُ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ حُكْمُ هَذَا كَذَا نَعَمْ
 جواب یہی ہے بلکہ اس طرح کہ امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ اس کا حکم یہ ہے ان اگر اسے

لَوْ حَكَمَ الْكُلُّ فَالْأَخْذُ بِمَا يَقَعُ فِي قَلْبِهِ أَنَّهُ الْأَصَحُّ وَأَوَّلُ
 سہا اقبال بیان ہے ہر جو کو دل میں اس صواب اور اولی معلوم ہو تا ہو وہ ہی اسے اختیار کرنا چاہیے ہو

الْعَاصِي لِأَجْلِ مَا يَقَعُ فِي قَلْبِهِ مِنْ صَوِّ الْحُكْمِ وَخَطَايَاهُ
 عامی کے دلی حفظہ کا چہرہ اسے اختیار نہیں کر اس کے دل میں حکم کا صواب ہو تا یا خطا ہو تا اس لیے ہر اس تقریر

وَعَلَى هَذَا إِذَا اسْتَفْتِيَ فَيَقِيهِ مَنِ اعْتَمَدَ مَجْتَهِدِينَ فَأَخْتَلَفَا
 کے سوائے اگر اسے دو فقہ ہوں یعنی دو مجتہد ہوں تو چاہے ہر

انہوں کی مختلف بیان کیا

عَلَيْهِ الْأُولَىٰ أَنْ يَأْخُذَ بِإِيمَانٍ إِلَيْهِ قَلْبُهُ مِنْهَا وَعِنْدَ عِي
 تِ الْأُولَىٰ بِهِ هِيَ كَأَنَّهُمْ سَبَّحُوا بِحَيْطُوفِ أَرْسِي دَلَا سِلْطَانِ هُوَ اخْتِيَارُ كَرِهَ أَوْ بِمَرَّةٍ زَوْدِ كَيْتِ هِيَ كَرِهَ

أَنَّهُ لَوْ اخَذَ بِقَوْلِ الذِّكْرِ لَا يُمْسِكُ إِلَيْهِ جَلَالُ مِيلِهِ وَعَدْلُهُ
 اگر اسکا قول ہی اختیار کرے حد نہ میلان نہیں کیا تو جائز ہے کیونکہ اس کا میل اور عدم میل

سَوَاءٌ وَالْوَاجِبُ عَلَيْهِ تَقْلِيدُ مَجْتَهِدٍ وَقَدْ فَعَلَ أَصْلًا ذَلِكَ
 کیا نہ ہے اور اس پر کسی ایک مجتہد کے تقلید واجب ہے سورہ کریمہ

الْمَجْتَهِدُ أَوْ لَخَطًا وَقَالُوا الْمُنْتَقِلُ مِنْ مَذْهَبٍ إِلَى مَذْهَبٍ
 مجتہد صیب یا غلط ہے اور فقہاء کہتے ہیں کہ ایک مذہب سے دوسرے مذہب کی طرف

بِاجْتِهَادٍ وَبِرَهَانٍ أَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ حُجَّتُ الْفَقِيهِ فَقَبِلُوا اجْتِهَادَهُ
 بند لیا استناد اور برہان کے منتقل ہوئی الا کہ نگار ہوتا ہے سزاوارتہ نیز کہ ہے سو یہ اجتہاد

بِرَهَانٍ أُولَىٰ وَلَكِنَّ أَنْ يَرَادَ بِهِ هَذَا الْأَجْتِهَادُ مَعْنَى التَّحْقِيقِ
 اور بلکہ برہان اولیٰ ہے تو سزاوار ہے اور ضرورت ہے اس اجتہاد سے تحری

وَتَحْكِيمِ الْقُلُوبِ لِأَنَّ الْعَامِيَ لَيْسَ لَهُ اجْتِهَادٌ ثُمَّ حَقِيقَةُ
 اور دل کا یقین مراد ہوا ہے کہ عامی کے وسطیٰ اجتہاد نہیں ہوتا خصوصاً انتقال

الْأَثِقَالِ إِنَّمَا تَحْقُقُ فِي حُكْمِ مَسْئَلَةٍ خَاصَّةٍ قَدْ فِيهِ وَفِعْلٌ
 کی حقیقت اور صرف ایک خاص مسئلہ کے بین حین تقلید کر کے عمل کر چکا ہو ثابت ہو گیا

بِهِ وَالْأَقْوَلُ قَدْ تَأْخُذُ بِحَقِيقَةٍ فِيهِ أَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ حُجَّتُ الْفَقِيهِ فَقَبِلُوا
 اور نہیں تو اس کا مسئلہ بھی کہنا میں اس مسئلہ میں جو جوں فتویٰ دیوی تقلید کی ہے

مَثَلًا وَالْأَقْوَلُ تَحْقُقُ الْعِلْمَ بِالْإِجْمَاعِ هُوَ كَالْعُرْفِ صَوْرَتُهَا
 اور اسے یہ مجمل عمل لازم کر لیا ہے حالانکہ وہ مسائل کے ضرورت میں نہیں جاتا

لَيْسَ بِحَقِيقَةِ التَّقْلِيدِ بَلْ هَذَا حَقِيقَةُ تَحْقِيقِ التَّقْلِيدِ
 حقیقت میں تقلید نہیں ہے بلکہ حقیقت میں تقلید یا عدم تقلید کا معلق کرنا ہے

اور عدیدہ کائناتہ التزامان تحصیل بقول بحقیقتہ فیما یقع

گویا اس سے بحقیقتہ کے قول پر

ادون مسائل میں

لکھ من السائر الیہ تتعین فی الوقائع فان امراد واطنا

جو حوادث میں متعین ہو سکتے عمل کرنا التزام کیا ہے پس اگر فقہا کی مراد تقابلاً یہی التزام ہے

الالتزام فلا دلیل علی وجوب اتباع المجتہد المعین بالزامہ

تو مجتہد معین کی اتباع وجوب ہو رہی آپ اتباع لازم کر لینے سے رہا باقی ثابت کر

ذالک قولاً اونیۃ شرعاً بل الدلیل واقتضا العمل بقول

کوئی شرعی دلیل نہیں ہے بلکہ دلیل اور مجتہد کے قول پر

المجتہد فیما اُختلج الیہ بقولہ تعالیٰ فاستلموا اهل الذکر

عمل کا تقاضا جان کر اس کی قول کی طرف حاجت پر آیت ہی میں پوچھ لو یا درکنے والوں سے

ان کلمات لا تعلمون والسؤال انما یحقق عند طلب حکم الحادیۃ

اگر تم نہیں جانتے اور پوچھا جائے پیدا ہوتا ہے کہ عادتہ معینہ کے حکم کے نشان پر

المعینۃ وحینئذ اثبت عند قول المجتہد وجوب علمہ

اور اب اگر مجتہد کا قول اس کی پاس ثابت ہو جاوے گا تو اس سے عمل وجوب ہو جاوے گا اور

الغالب ان مثل هذه الزامات منہم کیف الناس عند تکلیف

غالب یہی کہ ایسے ایسے الزامات فقہا کی طرف سے ہیں تاکہ لوگ رخصتوں کے خلاف عمل نہ

الرجوع الا اخذ العارض فی کل مسئلۃ بقول المجتہد اخف

بازر میں اور نہیں تو عامی ہر مسئلہ میں مجتہد کا وہی قول لیں گے جو اس سیر انسان اور

علیہ ولنا ادری یمنع هذا من النقل والعقل فکون

اور میں نہیں جانتا کہ اس کو نقل اور عقل میں سے کون مانع ہے پس

الانسان متلبع ما هو اخف علی نفسه من قول المجتہد لیس فی

انسان کا اپنی جان پر سہولت کا مثلاً شرعی مجتہد کے قول کے جبر سے زیادہ کرنا جائز ہو

عقاید مذہب قدما را اهل سنت اختیار کردن از تفصیل و تفتیش آنچه سلف گفتیش نکردند و اعراض
 نمودن در تشکیکات خام متولیان التفات نکردن در شروع بی روی علمائے محدثین که جامع
 باشند میان نقیصه و حدیث کردن و در انما تقریبات فقهیه ابر کتاب و سنت عرض نمودن
 آنچه موافق باشد در اختیار قبول آوردن الا کالای بدیش خوانند و این است که هیچ وقت
 از عرض مجتهدات بر کتاب و سنت استیفاء حاصل نیست و سخن منقشه فقه که تقلید عالمی را
 دست آویز ساخته تتبع معنی سازک کرده اند نشین و بدیشان التفات نکردن و قربت
 خدا جستن بدوی زبان و صحبت دیگر حکام معروف چنانچه بخاطر این فقیر بختند
 است که در فرائض حکما کثرت شعاع اسلام بعین امر معروف و نهی منکر باید که دو باک باشد که
 در آن باب تامل دارند صحبت نباید داشت و دشمن ایشان باید بود و در سایر احوال
 خصوصاً در آنچه سلف با خلف اختلاف کرده باشند امر معروف و نهی منکر تبلیغ آن حد
 است درین صنف آن سخن نیست و صحبت دیگر آن است که دست و پست است این
 زمان که ما انواع بدعت مبتلا هستند هرگز نباید داد و بیعت با ایشان نباید کرد و بخواهیم معذور باشیم
 بود و نه کبریات زیرا که اکثر علو عالم سبب است امور ستمی را بحقیقت اعتباری نیست و کرامات
 فروشان این میان همه الا ماشاء الله طلمات و نیز حجات را کرامات دانسته اند تفصیل این
 اجمال آنکه اشهر اصناف غرق اشرف بر خواطر است و انکشاف و اقیات این و اشرف
 و شرف را طرق بسیار است از جمله است باب ضمیر از علم نجوم درل نه پنداری که حکم در نجوم
 موقوف است بر تنبیه بیوت و درل از آنچه در کار است ما تجربه کرده ایم که ماحد و درین
 نجوم چون دست که الحال کدام دقیق است از دقائق روز از اینجا ذهن است متقل میشو
 لطلعه و همه بیوت و مواضع که اکب در خاطر فل صریح می بندد که یا صغیر است و یا بیوت متقابل

خود کار سازی ایشان کرد و برای ایشان یقین آید نجات مند و رحمان انسان خلیف که حضرت چنانچه
ست صلی الله علیه و سلم از ایشان بدیشان فرستاد تا لغت تمام شود و در بیت که اول مقتضی آنجا
ایشان بود و دیگر بار دست ایشان گرفته باشد پس صورت نوعیه بدان حال شرح را از سبب انزیا
در یزده کرده و حکم آن لازمست جمیع افراد نوع را با حکم شرعیان صورت نوعیه در ایشان خصوصیت افراد
را در آنجا داخل نیست تا فدا و بقا است هلاک غیر اینها سلب اند با صبا خصوصیت افراد زیرا که
بعض افراد در رعایت عاقل و تخلف و حقوق می شوند و خدا تعالی اینها را برای ایشان لایق می فرماید و
حکم نه نیست بلکه لسان حال این افراد به خصوصیت ذویت تقاضای آن کرده و کلام شرع هرگز
برای معانی محمول نیست و نه اشاره آری قوی این مطالب از کلام شرع فهمیده اند مثل
آنکه نصیر لیلی و جنون شوند و بر سخنی را بر سر گذشت و حمل ناید و آن را در عرف ایشان اعتبار گویند
بالجمله افراد و مقدار استالاج و ستمها که مشغول شدن به گرفتن آن در احوال است و در ملت
مصطفوی خدا رحم کند کسی که سعی و احوال آنها کند که موجب استعدادهای اصلی گذشته باشد چندی این
صحن بسیار از ضوئیه انوار شود اما اگر کسی فرموده اند جبر است اینگونه بازید و عمر و کار
نیست و صیبت دیگر آنکه در حق اصحاب آنحضرت صلی الله علیه و سلم اعتقاد نیک
ناید و دست و زبان بجز مناقب ایشان جاری نباید ساخت برین مسئله دو صنعت خطا کرده اند قوی
گمان میکنند که ایشان با هم سینه صاف بودند و بر گزشت احوال میان ایشان گذشته و این هم
حرف است زیرا که نقل مستفیض است از دست به مشاجرات ایشان و احوال این نقل مستفیض نمیتواند
قوی چون این پیشتر بدیشان منسوب دیدند زبان طعن یعنی کشادند و در ادبها که تمام اندرین فقره
اند که اگر چه اصحاب محصور بودند و از بعضی عمام ایشان بکین که چیز با وجود آمده باشد اگر از دیگران مثل آن
وجود آید مورد طعن نباشد و در دوا ما می گویم گفت انسان از مساوی ایشان ممنوعیم از سب و طعن ایشان

کتابخانه عمومی مسجد اعظم
این کتاب در روز
پنجشنبه
در کتابخانه
عمومی مسجد اعظم
تجدید و ترمیم شد
فهرست

پوشید و نقل پوشید و بگذارید موز ماراد بگذارید شوار ماراد لازم کسب سیر
لباس پدر خود اسمعیل را و خود را در او قرار دهید از تنعم و بهیبت عجم و لازم گیرید پیشین
در آفتاب هر یک است آفتاب حمام عربست در بیم قوم معد بشید و درشت لباس بشید
و سخت گذران باشید و که نه پشته نخور کنید و تناول کنید شتران ایمنه بگیرد
و رام سازید و جست کرده سوار شوید بر سپاهان و تیر اندازید بنشانها یکی
از عادات شنیعیه هندو آن است که چون شوهر زن میبرد نگذارند که آن زن شوهر
دیگر کند و این عادت اصلاً در عرب نبوده قبل از آن حضرت صلی الله علیه وسلم
خداستحاله رحمت کند و بر آن کس که این عادت شنیعیه را مبتلا شدی سازد و اگر نکند
نباشد که از رسوم ناس مرتفع شود و در میان قوم خود اقامت این عادت عرب باید کرد و اگر
این نیز ممکن نباشد این عادت ترسیج باید داشت و بدل دشمن آن باید بود که او
مراتب نه منکر همین است دیگر از عادات شنیعیه با مردم آن است
که مهر بسیاری معین کنند آن حضرت صلی الله علیه وآله وسلم که شرف مادر دین دنیا
آن حضرت صلی الله علیه وسلم منتقم نمی گھرا طبیعت خود که بهترین مردم اند و از ده اوقیم
ونشی معتز فرموده اند و آن بالصد درم است دیگر از عادات شنیعیه
با مردم هرات است در افراح و رسوم بسیار در آن مقرر گردن آنچه آنحضرت
صلی الله علیه وسلم در شانها مقرر فرموده اند و شادی است ولیمه و قبیله این هر دو
را باید گرفت عنبر آن را باید گذاشت یا است تمام التزام آن نباید کرد دیگر
از عادات شنیعیه با مردم هرات است در ماتما و رسوم و جشنهای و
فاحشالینه و این همه را در عرب اول وجود نبود مصححت آن است که غیر تعزیت

مسئله اخلاقی است که
در بعضی عادات با عباد
بوده و بطریق مذکور
منشای بیچارگان بوده
صفت با حق نماید
کمال ندارد بدین روش
کنند و دشمنی با یاد
که انگار آن خداوند
بین امور بطریق اجمال
نارد و ثانیاً آنچه
در مشرب و زمین بود
که در وقت سازد با
عرض شایع فغان است
یا بخاندان امر

نویسنده مدظله العالی کتاب
این سند شیخی نظر خود دارد
دوره بین مسجد اشهد محمد و
چولان بعد و راجعاً
مدظله العالی که در اینجا
خود عرض کند و چه

فہرست بعض کتب موجودہ و کان ناچر ان نامیں فقیر نے وجہ القادر و عبد العزیز واقع شہر لاہور بازار کشمیر
کل کتب موجودہ فہرست حسین قیمت ہی مرقوم ہے بار سال ملک قیمتی اور خطاریہ میں دوا کر کے جب کا دل یا اطلب د

نام کتاب	نام کتاب	نام کتاب	نام کتاب
رسالہ احمد سیوطی محدث بر اردو	موضوعات کبیر علیہ السلام	صحیح بخاری معنی	تفسیر محمدی کامل بوقت بی
فر القن مصطفوی	موضوعات مبین علیہ السلام	صحیح بخاری معنی شرح مطا	تفسیر کبیر مطبوعہ سنبول
ہر دو رسالہ ضروری محدث و لکھنؤ	جزو القراءۃ امام بخاری	صحیح مسلم جدید معنی شرح نوکر	تفسیر فتح البیان
فتح الغیب معنی شرح فارس	معنی ترجمہ	ابوداؤد معنی	تفسیر معالم
منہاج العابدین فارس	رسالہ رفع الیدین امام	ترمذی معنی	تفسیر معنی الدین عربی
کیا کے سعادت فارس	بخاری مترجم	ابن ماجہ معنی	تفسیر حسین فارس
نسب مکملان معنی بیان امام	تقیات جلال الدین	صحیح نسائی نظامی معنی شرح	ایقان اردو در دو جلد
وہم اخاوادہ	سیوطی علی ابن ابی حمزہ	موطامام مالک	تفسیر عزیزی فارسی پراہ
تحفۃ الاحرار محشی	بستان المحدثین	بعضی و مسوی ہر دو	تفسیر فقرہ کار فارس
سبحۃ الانوار	عالم الانبیاء موصول حدیث	شرح موطامالک	فوز الکبیر فارس معنی
مطبع الانوار محشی	رسائل ختم شاہ عبدالعزیز	کشف المغاطر ترجمہ اردو	فتح الخیر عربی از شاہ ولی
معجزات ہر دو	رسائل شیعہ سیوطی	موطامالک	بلخ بلعین فارسی از شاہ ولی
تحفہ مصلیہ	مسائل خمسہ	ترمذی اردو	عقد الحمید معنی و صیتا وغیرہ
حدیثۃ الاولیاء	حکم البنی بکرمین لا یصلی	مشارق الانوار ترجمہ اردو	فتح البین فی الوصایات
در الجہانس	صواعق محرقة فارس	مقدم فتح الباری	العقدین اردو
تحفۃ الضیاح	تنبیہ الغافلین فارس	مشکوۃ شریف معنی	سفر السعادت فارس
شرح تحفۃ الضیاح	معنی سالہ عمل بالحدیث	صحیح جہا پ	ایقان بر کاغذ ڈامی
صرف بہائے	تحفہ فقیر معنی فقیر لغت	عبدالرحمن شرح فارس	الصفا کاغذ رسمی
شرح صرف بہائے	حکایات الصالحین ج	مشکوۃ شریف	سفر السعادت اردو
صرف میر محشی معنی	روضۃ الراحین عربی	سند امام عظیم معنی شرح	سفر السعادت عربی چھاپہ
شرح صرف میر نور محمد عقی	صغیری شرح منیہ	ما علی قادری	داو السعادت کامل از ابن قیم
درایہ شرح ہدایہ الفخر	قدوری عربی	فقد الکبیر مترجم معنی	شرح ثمال نبوی فارس
تالیف شریفی طب	قدوری فارس	شرح فقد الکبیر لعل قاری	مشارق البنی نظم فارس
تریاق استیقا	کنز فارس	حقیقۃ الاسلام فارس	راہ سنت انظم
خلاصۃ الحساب منہ شرح	مختصر وقایہ عربی	نور الاسلام ترجمہ حقیقۃ الاسلام	دقائق الاخبار
اردو کامل الحساب	تبصرۃ الجہان فی جمیع الامور	اردو	لباب الاخبار نووی
زمرہ مختصر عربی	والا از منہ مترجم اردو	تذکرۃ الموتی والقبور	انیس الواعظین
زمرہ مختصر اردو	معنی مجموعہ خطب مترجم	رسالہ لکھ شریعت معنی	رفیق الواعظین
	مجموعہ خطب تمام سال	تحفۃ الاحباب	صحیح بخاری معنی و شرح
	مجموعہ خطب مترجم	موضوعات امام شوکانی	فارس ۱۵ پارہ

تمت